هو الهادی

الحمد للہ کہ یہ نوان رسالہ خیر و برکت کا مقالہ
جامع حالات میلاد شریف حضرت سید الابرار مسمیٰ بہ

مصدر الخیرات
فی
ذکر سید السادات

مولفہ شیدای احمد مجتبیٰ شیفتہ محمد مصطفیٰ مولوی حافظ
حاجی غلام محمد ہادی علی خانصاحب لکھنوی سلمہ اللہ القوی

مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوا
ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۳ھ

فہرست کتاب مصدر الخیرات فی ذکر سید السادات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی العلیم والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ ذی الخلق العظیم

افتخار و خوبیاں ہیں کل برائے مصطفےٰ — سرور سردار عالم ہیں گدائے مصطفےٰ

کیوں ترقی پر نہو ہر دم ولائے مصطفےٰ — کون فخر المرسلین ہے ماسوائے مصطفےٰ

کون روز حشر شافع ہے درائے مصطفےٰ

حال الطاف و عنایت حشر میں کہلجائیگا — کیف شوکت اور قدرت حشر میں کہلی لگا

مرتبہ اعلیٰ حضرت حشر میں کہلجائیگا — منکروں حال شفاعت حشر میں کہلجائیگا

واہ و سے جبدم لب معجز نمائے مصطفےٰ

کون ہے محبوب حق پر جو نہیں راز و نیاز — جبرئیل اوس شاہ کا سو جان سے ہے خدمتگذار

انتہی ہوتی ہے جسکو ہے فخر و افتخار — دو جہاں سو جان سے ہیں اوس جانجاں پر جاں نثار

تو ہی ایک تنہا نہیں اے دل فدائے مصطفےٰ

وقت مداحی ہر اک دم کس جناب پاک کا — ہے یقیناً فضل حق سے در اجابت کا کہلا

عابد ناشاد تو بھی اپنے ہاتھون کو اوٹھا
ہے خدائے دو جہان سے پنجگانہ یہ دعا

بخشدے تقصیر لطف اک اک برائے مصطفےٰ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اللہ تعالےٰ جلشانہ ارشاد فرماتا ہی اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ
یعنے تم ای محمد اوپر خلق عظیم کے ہو خلق کہتے ہین سیرت باطن کو جیسا اللہ تعالےٰ نے صورت ظاہر مین
حضرت سرور عالم کو بمثل اور یکتا کیا تھا اور حال اوسکا مذکور ہو چکا ہے ویسا ہی سیرہ و دگار عالم
نے جناب رسالت کو از روے سیرت کے بھی بیمثل کیا تھا یہانتک کہ خود حضور کے خلق کو عظیم فرمایا
پس اللہ تعالے جسکو بڑا کہے اوسکی بڑائی کون بیان کر سکتا ہی اور اوسکو سمجھ سکتا ہے

ترا چنانکہ توئی ہر نظر کجا بیند
بقدر دانش خود ہر کسے کند ادراک

اور فرمایا ہے علماے اہل تفسیر نے کہ اللہ تعالے قادر تھا کہ حضور کے اخلاق کو بالتفصیل بیان کر دیتا
لیکن تفصیل آپکے اخلاق کی نفرمائی اور بالاجمال ارشاد کیا کہ تم اوپر خلق عظیم کے ہو یہ اشارہ ہے
اسطرف کہ ہملوگ آپکے اخلاق کی بڑائی کو نہ سمجھ سکتے تھے اسواسطے اللہ تعالے نے مفصل نفرمایا اور
فرمایا ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اَنَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ اور ایک روایت مین اُکَمِّلَ
مَحَاسِنَ الْاَفْعَالِ وارد ہے شیخ محدث دہلوی فرماتے ہین کہ اس سے معلوم ہوا کہ تمام مکارم اخلاق اور
محاسن افعال حضور کی ذات شریف مین جمع تھی اور کیونکر نہوون کہ اللہ تعالے آپکا تعلیم کرنیوالا ہے
اور قرآن مجید آپکا ادب سکھانیوالا ہے اور حدیث مین ہی کہ پوچھا گیا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا سے حال خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ام المومنین نے تھی خلق رسول اللہ
قرآن ظاہر امعنی اسکے یہ ہین کہ جو کچھ قرآن مجید مین مکارم اخلاق اور محامد اوصاف سی مذکور ہے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین وہ سب جمع تھے اور شفا کے قاضی عیاض مین یہ عبارت زیادہ ہے
خوش ہوتے تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ خوشنودی قرآن کے اور غصہ ہوتی تھی بسبب خشم کرنے

قرآن کے یعنے رضاے آنحضرت ساتھ حکم خدا اور تعمیل کرنے حکم خدا کی تھی اور ناراضی حضور کی ساتھ نواہی اور اوسکے ارتکاب کی تھی اور شیخ نے مدارج مین لکھا ہے کہ علما نے معنے عظیم کے تحقیق مین کہا ہے کہ عظیم وہ ہی کہ حیطہ ادراک سے باہر ہو اگر محسوس ہی حیطہ ادراک باصرہ سی باہر ہو جیسا کہ جبل بزرگ کہ احساس باصرہ اوسکا احاطہ نہین کرسکتا ہی اور اگر معقول ہے ادراک عقل اوسکا محیط نہو سکے جیسے کہ ذات اور صفات حضرت الوہیت جل شانہ پس جب اللہ تعالے نے خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عظیم فرمایا اور فضل جو حضور کو دیا ہی اوسکو بھی عظیم کہا یعنے ارشاد کیا وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا تو احاطہ عقل اوسکی ادراک کنہ سے قاصر ہوا اور سابقا مذکور ہوا ہی کہ اتفاق ہی اہل کہ انبیا علیہم السلام اخلاق حمیدہ اور صفات حسنہ پر خلق کیے گئے ہین اور اونکو حصول اخلاق مین کسب اور ریاضت کی ضرورت نہین ہے خصوصا سید الانبیا کہ تمام اخلاق عظیمہ اور صفات حمیدہ کے ساتھ آراستہ اور پیراستہ تشریف لائے ہین

بتعلیم ادب اورا چہ حاجت — کہ او خود زآغاز آمد مودب

اور تغیر اور تبدل کو گرد سراپردہ عظمت آنحضرت کی راہ نہین ہے اور بعض احکام اور جبلیت بشریہ کا ظہور حضور مین نتھا احیانا کبھی کبھی موضع مخصوص مین ہو جاتا تھا کہ قیاس کو اوسپر دائر اور سائر نکرنا چاہیے اللہ تعالے جلشانہ جانتا ہی کہ اوسوقت اور اوس مقام مین بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کس مشہد اور تجلی مین ہوتے تھے ع او برتر از ان است کہ آید بخیال ما اور مدارج مین ہے کہ صاحب عوارف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ دور نہین ہے کہ قول عائشہ صدیقہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ مین کوئی رمض غامض اور اشارہ خفی ہو طرف اخلاق ربانیہ کے لیکن احتشام کیا یعنے چاہتی تھین بی بی عائشہ کہ کہین اخلاق رسول اللہ اخلاق الٰہی تھی لیکن احتشام کیا حضرت صدیقہ نے حضرت الٰہیہ کا کہ کہین کہ تھے حضرت متخلق باخلاق اللہ اور تعبیر کیا

اس معنے کو ساتھ اپنے قول کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنِ کے اور بعضون نے اس اثر کے معنی یہ فرمائے ہین
کہ جیسے معانی قرآن کے بیحد ہین ویسے ہی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
غیر متناہی ہین اور شیخ نے مدارج مین کہا ہے کہ ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ تشبیہ خلق نبی کریم کی قرآن
کے ساتھ جو مروی ہے مقصود اوس سے یہ ہے کہ جیسے قرآن مجید مین آیات متشابہات ہین
کہ جاننا اونکا اور تاویل اونکی ممکن نہین ہے اسیطرح ممکن نہین ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
احوال کی حقیقت کو دریافت کرنا پس آیہ قرآنی اور حدیث نبوی اور قول حضرت صدیقہ رضی سے
ظاہر ہوگیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق بہت بڑے اور کامل تر ہین تمام خلق کے اخلاق سے
اور اصل اور منشا اخلاق کا عقل ہے لہذا عقل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی تھی کہ سوائے
حضور کے کسی انسان مین پائی نہین جاتی تھی اور اوسکے دریافت مین عقل حیران ہے مختصر بقدر
ہماری فہم کے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی سے پڑھا لکھا نہین اور پیدا ہوئے
ملک عرب مین اور تمام ملک عرب کے رہنے والے اوس وقت ایسی جہالت مین گرفتار تھے کہ گھر گھر
بت پرستی ہوتی تھی مثل بہائم کے عمر بسر کرتے تھے آپسمین بغض اور نفاق اور جنگ اور جدال کا
ہنگامہ گرم تھا اوصاف حسنہ اوس ملک مین نایاب تھے تھوڑی سی مدت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونکو خداشناس کیا اور اونکو ایسا عالم بنایا کہ آج خلقمین وہ ہی لوگ اوستاد کل ہین اور اوصاف
ذمیمہ اونکے مٹاکر اخلاق حمیدہ اور صفات پسندیدہ سے اونکو آراستہ کر دیا صدہا برس سے جن قبائل مین
جھگڑے اور فساد پڑے تھے سبکو باہم متفق کر دیا اور قانون شریعت ایسا بنا دیا کہ قیامت تک جو اوسکی
پیروی کریگا فلاح دینی اور دنیوی اوسکو حاصل ہوگی اور کسی قسم کی تکلیف دنیا اور آخرت مین
نہ اوٹھاویگا احوال جناب رسالت اور احکام شرعی کو دیکھنے سے معلوم ہوتا کہ عقل حضور کی کس مرتبہ اعلے پر تھی ۵

نگارمن کہ بمکتب نرفت وخط نہ نوشت	بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

وہب بن منبہ کہ ثقہ تابعی ہین اونھون نے کہا ہی کہ مین نے اکثر کتابین کتب قدیمہ سے پڑہی ہین اونھین
سب مین یہ دیکھا ہی کہ اللہ تعالے نے ابتداے دنیا سے اوسکے آخر تک تمام انسانون کو جو عقل دی ہے
وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عقل کے مقابلہ پر ایسی ہی جیسے ایک ذرہ تمام دنیا کی ریگستان سے
اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم رائح ترین مردم ہین عقل مین اور فاضل ترین مردم ہین راے مین
روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین اور عوارف مین نقل کیا ہے
بعضے علما سے کہ عقل کل سو جز ہی ننانوے جز اوسمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ہین اور
ایک جز تمام اہل ایمان ہین شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اسکے بعد خود لکھتے ہین اگر کہتے کہ
عقل کے ہزار جز ہین نو سو ننانوے اوسمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ہین اور ایک اوسمین سے
تمام مردم ہین تو بھی گنجائش رکھتا تھا اسواسطے کہ اوسکے کمال کی بے نہایتی ثابت ہو گئی ہے
جو کچھ کہو روا ہے یہان اگر سینہ حاسدون کا جلے اور دل اہل زیغ کا ٹوٹے تو کیا کیا جاوے
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی اللہ تعالے خود فرماتا ہے ہمنے تمکو دی
بہتایت اور بہیدی جو تمہارا بدخواہ ہے وہ ابتر ہی

ابیات

شاہ رسل شفیع امم خواجہ دو کون — نور ہدے حبیب خدا سید انام
مقصود ذات اوست دگر ہا ہمہ طفیل — منظور نور اوست دگر جملگی ظلام
ہر مرتبہ کہ بود در امکان بر اوست ختم — ہر نعمتے کہ داشت خدا شد بر او تمام
برداشت از طبیعت امکان قدم آن — اسری بعبدہ است من المسجد الحرام
تا عرصہ وجوب کہ اقصاے عالم است — کانجا نہ جا است نی جہت نی نشان نہ نام
سر کیست پس شگرف در اینجا ہیچ ہان — از آشنائی عالم جان پرس اینمقام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ اب کچھ اخلاق پسندیدہ جناب سرور عالم جو علماے اہل سنت نے

لکھے ہین بیان کیے جاتے ہین منجملہ حضور کے اخلاق کے صبر اور حلم اور عفو ہی اور یہ بہت بڑی صفتین ہین
صفات نبوت سے اور سوائے ان صفات کے کوئی بار نبوت اوٹھا نہین سکتا ہی چنانچہ کل انبیا
بلا اور ایذائے کفار پر صبر اور حلم فرماتے رہی اور عفو کرتے رہی لیکن جناب سرور عالم مین
یہ صفات کل انبیا سے زیادہ تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہی نہین ایذا دیا گیا بد
کوئی نبی جیسا مین ایذا دیا گیا ہون اسواسطے کہ حرص رسول کریم کی امت کی اسلام پر بہت بڑھکر کی
تھی انبیاء سابقین نے ایذای کفار پر اگرچہ صبر کیا ہی اور حلم کو کام فرمایا ہی لیکن اکثر آخر مین
بد دعا بھی اونکے حق مین کی ہے جناب سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا ہمیشہ صبر ہی فرمایا کیے
اور عفو کرتے رہے روایت کیا ہی کہ جب آیہ کریمہ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ
نازل ہوئی حضرت نبی کریم نے جبرئیل سے پوچھا کہ مطلب اسکا کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ مین
عالم سے یعنے اللہ جلشانہ سے پوچھ لون پس گئے جبرئیل اور آئے اور کہا یا رسول اللہ
اللہ تعالے امر کرتا ہی ملین آپ اوس سے جو آپسے قطع کرے اور دین آپ اوسکو جو آپکو محروم
کرے اور عفو کرین اوس شخص سے جو آپ پر ظلم کرے جاننا چاہیے کہ انبیا معصوم ہین اونکو
وہی حکم ہوتا ہی جو ارادت اللہ مین اوسے ہونیوالا ہی پس بلاشبہ ایسی ہی کیفیت تھی
حضور کے صبر اور حلم اور عفو کی چنانچہ حدیث مین وارد ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس
کیواسطے کسی شخص سے انتقام نہ لیتے تھے مگر اوس شخص سے انتقام کرتے تھے جو حلال جانتا تھا
اوس چیز کو جسکو اللہ تعالے نے حرام کیا ہی اللہ کیواسطے اور بہت بڑا صبر حضور کا ظاہر ہوا ہے
جنگ احد مین مروی ہی کہ جب کافرون نے حضرت سے کارزار اور مقابلہ کیا اور ایسی ایذا دی
کہ حضرت کے عم مکرم سیدنا امیر حمزہ کو قتل کیا اور اونکی نعش مبارک کے ساتھ قابو پا کر سخت
بے ادبی کی اور ظلم کیا اور خود بدولت یعنے جناب رسالت بھی اونکے ہاتھ سے مجروح ہوئے

لیکن آپنے صبر کیا اور عفو فرمایا اور فقط صبر اور عفو پر اکتفا نہین کی بلکہ شفقت کی اونپر رحم فرمایا اور معذور کیا اونکو باوجود ایسے ظلم کرنیکے بسبب اونکی جہل کے اور عذر خواہی کی اونکی طرف سے اللہ تعالے کی حضور مین اور دعا کی اونکے حق مین اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون یعنی اے اللہ ہدایت کر میری قوم کو پس تحقیق وہ نہین جانتے ہین میرے مرتبہ کو یعنی اگر میرا مرتبہ پہچانتے تو ایسا نکرتے پس چونکہ یہ فعل قبیح بسبب اونکی جہل کے وقوع مین آیا ہے لہذا تو اپنے کرم سے انکو ہدایت کر دے اور جہل کو مٹا دے جو منشا ایسے افعال کے ظہور کا ہے اور ایک روایت مین ہی کہ آپنے اونکے واسطے دعائے مغفرت کی فرمایا اللھم اغفر لھم اے میرے اللہ بخشدے اونکو یہ دعا کرنا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ پر شاق گذرا اور عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ بد دعا کرتے اون پر کہ وہ ہلاک ہو جاتے فرمایا حضرت نبی کریم نے مین مبعوث نہین ہوا ہون لعان یعنے لعنت کرنیوالا بد دعا دینیوالا بلکہ مبعوث ہوا ہون نہین ملانیوالا انکی طرف اور رحمۃ واسطے تمام عالم کے یہ کمال صبر اور حلم اور عفو کہ ایسے ایذا دینیوالونکے ساتھ آپکا یہ معاملہ تھا اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے باتین کین پس اوٹھے آنحضرت اور ہم بھی اوٹھے پس دیکھا مین نے ایک اعرابی کو کہ پہونچا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کھینچا اوسنے حضور کی ردائے مبارک کو اور تھی ردا سخت چہلگئی گردن شریف آنحضرت کی پس دیکھا رسول مقبول نے اوس اعرابی کی طرف کہ کیا کہتا ہے کہا اوسنے کہ میرے ان دونون اونٹون کو بھر دو کہ عیال دار ہون مین اور تم بار دار نہین کرتے ہو مجھکو اپنے مال سے اور اپنے باپ کے مال سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہ بھر دونگا تیرے اونٹون کو جبتک نچھوڑیگا تو مجھکو اس کھینچنے سے کہ کھینچا ہے تو نے اعرابی نے کہا قسم خدا کی نہین چھوڑونگا جبتک میرے دونون

اونٹون کو بہر ندو گے پس بلایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اور فرمایا کہ
ایک اونٹ اسکا چہوارہ ون سے اور ایک اونٹ جو سے بہر دی روایت کیا اسکو ابو داود نے
اور روایت کیا ہی بخاری نے اسکو حضرت انس سے اس لفظ سے کہ کہا جاتا تہا مین ساتھ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اوڑہی ہوی تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک
چادر کہ حاشیہ اوسکا بہت سخت تہا اور پہونچا ایک اعرابی اور کہنیچا آپکو ساتھ ردائی مبارک کے
سخت کہینچنا کہا انس نے پس دیکہا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو
کہ تاثیر کی ہے اوسمین ردا کے حاشیہ نے اوسکی سخت اینچنے سی پہر کہا اعرابی نے یا محمد حکم کر مجہکو
خدا کے مال سے کہ تمہارے پاس ہے دیکہا حضرت نبی کریم نے اوسکی طرف اور ہنس دیے
اور حکم دیا اوسکے دینے کا یہ بیان ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صبر اور حلم کا اور عفو کا
اون لوگونکے ساتھ جو آپکو ستاتے تہے اور ایذا دیتے تہے اور روایت ہے کہ ایکبار حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ایک قبیلہ مین تہے پس بیدار ہوے دیکہا کہ ایک اعرابی تلوار کہینچ آپکے
سر پہ کہڑا ہے اور کہتا ہی کون منع کرتا ہے اور نگاہ رکہتا ہے تمکو مجہسے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ پس چہوٹ پڑی تلوار اوسکے ہاتہ سے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
اوٹہالیا اور فرمایا کون ہے منع کرے تجہکو مجہسے پس وہ ڈر گیا اور کانپنے لگا پس چہوڑ دیا
حضور نے اوسکو اور عفو کیا پس آیا وہ شخص اپنی قوم کے پاس اور کہا کہ آیا ہون مین
تمہارے بہترین مردم کے پاس سے اور کمال خلق اور حلم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
یہ تہا کہ منافقین آپکی پیچہے آپکو برا کہتے تہے اور ایذا دیتے تہے اور جب آپکے سامنے آتے تہے
خوشامد کرتے تہے اور یہ بات ایسی ہی کہ البشر کی نفس اس سے متنفر ہوتی ہین لیکن حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اونپر بہی رحمت کرتے تہے اور عفو فرماتے تہے حالانکہ اذن دیا گیا تہا

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ اون پر سختی کرین چنانچہ قرآن مجید مین ہے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ لیکن حضور اونکے واسطے استغفار کرتے تھے اور دعا فرماتے تھے یہانتک کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین ارشاد فرمایا اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ دعائے مغفرت کرو اونکے واسطے خواہ نکرو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مجھکو اختیار دیا ہے پس اختیار کیا مین نے استغفار کو پھر جب فرمایا اللہ تعالے نے کہ اگر تم ستر بار استغفار کروگے اونکے واسطے ہم ہرگز نہ بخشینگے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا مین ستر بار سے زیادہ استغفار کرونگا اور یہ کمال درجہ کا عفو ہے اور صریح اغماض ہے اونکے جرم اور تعذیب سے اور کمال رحمت سے اسپر نظر نکی کہ اس آیہ شریفہ مین عدد ستر کا فقط واسطے کثرت اور مبالغہ کے ہے نہ واسطے تعیین عدد کے اور ظاہر پر اوسکو حمل کیا غایتہ عفو سے اور عبداللہ ابن ابی کہ منافقین کا رئیس تھا اور بیٹا اوسکا صحابی رسول اللہ اور مرد صالح تھا حضور نے پسر عبداللہ ابن ابی کو حکم دیا کہ اپنے باپ کے ساتھ نیکی کیا کر اور جب عبداللہ ابن ابی مرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا جامہ مبارک اوتار کر اوسکا کفن کیا اور نماز اوسپر پڑہنے کا قصد کیا حضرت عمرؓ نے حضور کو معہ آپکے جامہ مبارک کے پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ آپ نماز پڑہتے ہین ایسے منافق پر کہ جو سردار اور رئیس تھا منافقون کا حضرت نے اپنا جامۂ مبارک حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے کھینچ لیا اور فرمایا ہٹ جا اے عمر پس نازل ہوئی آیہ کریمہ لَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ صلوۃ پڑہو اونمین سے کسی پر جو مر گیا کبھی اور نہ کھڑے ہو اوسکی قبر پر حضور کا خالی کھڑے ہوجانا بھی باعث نزول رحمت تھا اسواسطے اللہ تعالی نے اونکی قبر پر بھی جانیسے منع کیا اوسوقت نبی کریم باز آئے بعضون نے کہا ہے کہ یہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس منافق کے لڑکیکی خوشی کیواسطے کیا تھا کہ وہ مرد صحابی اور صالح تھا اور دیگر

حضرت سے درخواست کی تھی اور آپنے قبول کرلیا تھا اور بعض کہتے ہین کہ حضور نے اوس منافق کو
اسواسطے جامہ شریف عنایت کیا کہ اوسنے حضرت عباس عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
جب جنگ بدر مین اسیر ہوکر آئے ہین اور برہنہ تھے جامہ پنہایا تھا چونکہ اوسنے آپکے
چچا کی خدمت کی تھی حضور نے اوسکا عوض کردیا پس جب مکارم اخلاق سے حضرت نبی کریم کا
منافقین پر یہ کرم تھا کہ وہ ایذا آپکو دیتے تھے اور آپ اوسکے عوض مین رحمت فرماتے تھے تو
سمجھ لینا چاہیے کہ کیا کچھ رحمت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی آپکی امت پر حضور کی شان
رحمت سمجھنے کو اسقدر کافی ہے کہ اللہ تعالے خود فرماتا ہی بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ الرَّحِيمُ
یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مومنین پر رافت کرنیوالی اور رحمت کرنیوالے ہین علمانے
اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ رؤف کہتے ہین اوسکو جو غیر مستحق پر بھی رحمت کرے اور حدیث شریف
مین ہے کہ نبی کریم نتھے برا کہنے والے اور نہ بددعا کرنیوالے اور فحش کہنے والے لیکن جو کوئی
کسی ضعیف کو ستاتا تھا یا اسلام اور مسلمانون کے حق کو تلف کرتا تھا ایسی کے حق مین حضور نے
دعائے عذاب کی ہے اور وہ عین رحمت اور عدل ہے اور صفت تواضع حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
بیان مین لکھا ہے کہ جناب سرور عالم باوجودیکہ سردار ہین تمام خلق کے لیکن بسبب تواضع
کے ہمیشہ مساکین مین ملے رہتے تھے مروی ہے کہ اللہ تعالے نے حضور کو مخیر کیا تھا اسمین
کہ آپ چاہین نبی ملک ہون چاہین نبی عبد پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی عبد ہونا اختیار کیا
چونکہ حضور نے تواضع کی اللہ تعالے نے آپکو تمام عالم سے درجات مین بلند کیا اور سید کیا
تمام اولاد آدم کا اور باینہمہ فضل وعظمت کے فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری
تعریف مین مبالغہ نکرو اور حد سے زیادہ نہ بڑہاو جیساکہ نصارا نے ابن مریم کی نسبت مین
کیا کہ اونکو خدا کہا اور خدا کا بیٹا ٹھرایا مین بندہ ہون خدا کا پس کہو عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ

یعنے خدا کا بندہ اور اوسکا رسول اور ابی امامہ سے مروی ہی کہ حضرت رسول کریم باہر تشریف لائے
ہم لوگو نمین عصا پر تکیہ کیے ہوئے پس کھڑے ہو گئی ہم آپکی تعظیم کیواسطے فرمایا حضور نے
کہ نہ کھڑے ہو تم جیسا کہ کھڑے ہوتے ہین اہل عجم اور تعظیم کرتے ہین بعض انکی بعضونکی
یہ ممانعت حضور کے قیام سے بسبب کمال شفقت کے اور تواضع کی تھی نہ ممنوع ہونیکی
وجہ سے اسواسطے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہی حضور کا قیام کرنا جناب سیدہ فاطمہ زہرا
کیواسطے اور حکم فرمانا صحابہ کو قیام تعظیم کا جب آئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ پس جمیع احادیث
سے یہ امر ثابت ہوا کہ معظم کی تعظیم کیواسطے کھڑا ہونا بہتر ہے اور جسکو اللہ تعالے نے عظمت دی ہے
اوسکو تواضع کرنا چاہیے یعنے دوسرے بندگان خدا سے اپنی تعظیم خود نکرائے بلکہ اوسکو بچانا چاہیے
اور فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مین بندہ ہون کھاتا ہون جیسے بندے کھاتے ہین
اور بیٹھتا ہون جیسے بندے بیٹھتے ہین اور مروی ہی کہ جناب سید عالم خادم پر زجر اور قہر
نہین فرماتے تھے اور اوس سے نہ کہتے تھے کہ تو نے کیون ایسا کیا اور کسواسطے ایسا نکیا اور
اور نہ تھا کوئی اہل اور عیال پر حضور سے زیادہ تر مہربان کہا ہے ام المومنین عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے کہ نہین مارا نبی کریم نے کبھی کسیکو اپنے ہاتھ سے مگر جہاد فی سبیل اللہ مین
اور انتقام نہین لیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص سے اپنے نفس کیواسطے مگر واسطے
خدا کے دین کی پوچھا گیا ام المومنین بی بی عائشہ سے کہ کیا کیفیت ہوتی تھی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جب گھر مین تشریف لاتے تھے کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم ترین مردم
اور تھے تبسم کرنیوالے اور ہنسنے والے اور دیکھا نہین گیا کہ حضور صحابہ کی مجلس مین کبھی پیر پھیلا کر
بیٹھے ہون اور نہین لکارتا تھا کوئی شخص حضور کو صحابہ اور اہلبیت سے مگر یہ کہ حضرت
فرماتے تھے لبیک اور اکرام کرتے تھے نبی کریم ہر قوم کی بزرگ کا اور واپس کر دیتے تھے اوسکو

اوسکی قوم پر اور تفقد کرتے تھے اپنے صحابہ پر اور دیتے تھے اپنے ہم نشینوں کو حصہ اپنی التفات اور عنایت سے گمان نکرتا تھا کوئی ہمنشین آپکا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کوئی دوسرا مجھسے بزرگ تر ہے اور جو کوئی حضور کے پاس آتا تھا اور بیٹھتا تھا آپ اوسکی طرف متوجہ رہتے تھے اور آپ اوسکی طرف سے نہ پھیرتے تھے جبتک وہ نہ پھیرتا تھا اور اگر کوئی شخص حضور کے کان میں کچھ کہتا تھا آپ سر مبارک کو اوس سے نہ پھیرتے تھے مگر یہ کہ خود وہ پھیرتا تھا اور جو کوئی حضور کا دست مبارک پکڑ لیتا تھا آپ ہاتھ اوسکے واسطے چھوڑ دیتے تھے اور ہاتھ نہ کھینچتے تھے جب تک وہ ہاتھ ہٹا نہ لیتا تھا اور بجائے باپ کے ہوگئے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبکے واسطے بسبب کمال خلق کے اور سب حضرت کے نزدیک حق مین برابر تھے اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تازہ رو اور خوش خلق اور نرم دل اور نتھے درشت خو اور سخت گو بلند آواز اور عیب جو فرمایا ہے حضرت صدیقہؓ نے کہ نتھا کوئی شخص خوش خلق زیادہ رسول کریم سے فرمایا ہے حضرت انس نے کہ مین نے دس برس خدمت کی نبی کریم کی آپنے مجھسے اف نہین فرمایا اور نہ کبھی ارشاد کیا کہ کیون ایسا کیا اور کسلیے ایسا نکیا اور کہا ہے جریر بن عبد اللہ نے کہ نہین دیکھا مین نے کبھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مگر یہ کہ میرے سامنے ہنس دیے اور دیکھا ہی نہین حضور کو پیر پھیلائے ہوے ہم نشینون کے سامنے اور جو کوئی آپکے پاس حاضر ہوتا تھا آپ اوسکا اکرام کرتے تھے اور اکثر اپنا کپڑا اوسکے واسطے بچھا دیتے تھے اور دیدیتے تھے اوسکو تکیہ جو مسند مبارک کے نیچے رکھتے تھے اور قطع نکرتے تھے کسیکی بات کو جبتک کہ وہ حد سے زیادہ بڑہا نہ دیتا تھا پس قطع کرتے تھے اوسکو ساتھ قیام کے یا مثل اوسکے جب کوئی حد سے زیادہ کلام کرنے مین بڑہ جاتا تھا حضرت اوسکی بات کو قطع کرتے تھے

اسطرح کہ کھڑے ہوجاتے تھے یا کوئی اور کام مثل اسکے کرنے لگتے تھے تاکہ اوسکو ناگوار بھی ہلو اور
کلام قطع ہوجاوے اور کبھی آنیوالیکی خاطر کیواسطے نماز مین تخفیف کردیتے تھے اور اوسکی حاجت
دریافت فرماتے تھے اور جب اوسکی حاجت سے فارغ ہوتے تھے پھر نماز مین مشغول ہوتے
اور مساکین کی عیادت کر دیتے تھے اور فقراکے پاس بیٹھتے تھے اور غلام زرخرید کی دعوت کو
قبول کرتے تھے اور دعوت کیجاتی تھی حضور کی ساتھ جو کی روٹی اور پگھلی ہوئی چربی کے
حضور اوسکو بھی قبول فرماتے تھے اور صحابہ مین ملکر بیٹھتے تھے اور جہانپر مجلس پر بیٹھ جاتے تھے
بیٹھے لوگ انکے بیچ مین کسیکو ہٹا کر نہ بیٹھتے تھے جہان مجلس ختم ہوتی تھی اوس جگہہ بیٹھ جاتے تھے
اور مروی ہے کہ نبی کریم حج مین ایک اونٹ پر سوار تھے کہ پالان اوسکا پرانا تھا اور اوسپر
ایک پرانا قطیفہ تھا چار درم کی قیمت کا اور یہ واقعہ آخر عہد مین ہوا ہے کہ جب بہت سے شہر اور
ملک فتح ہو کر حضور کے قبضہ مین آگئے تھے اور سو اونٹ حج مین اپنی قربانی کی تھی اور جسروز
کہ حضور نے مکہ معظمہ کو فتح کیا اور تشریف لائے شہر مین مسلمانون کے لشکر کے ساتھ جھکا لیا تھا
حضور نے اپنے سر مبارک کو ازروے تواضع کے روایت ہے قیس بن سعد انصاری سے کہ وہ
اور انکے باپ دونون اکابر انصار سے ہین کہ ایک روز رسول کریم ہمارے گھر مین تشریف لائے تھے
پلٹتے وقت سعد نے حضور کیواسطے حمار حاضر کیا آپ اوسپر سوار ہوے اور باپ نے مجھکو حضور کے
ساتھ کر دیا پس فرمایا آنحضرت نے مجھسے کہ اے قیس سوار ہوئے مین نے ادب کی وجہ سے
انکار کیا حضرت نے فرمایا سوار ہو یا پلٹ جائیے پیدل چلنا اپنی ہمراہ رکاب گوارا نکیا
اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آپنے میرے آگے سوار ہو کہ مالک سواری کا اولی ہے
آگے بیٹھنے کو اور ایک مرتبہ ایک صحابی سوار جاتے تھے حضور کو دیکھکر اوتر پڑے آنحضرت
اوسپر سوار ہوے اور اون صحابی کو حضور نے اپنے آگے سوار کیا روایت ہے کہ رسول کریم

سفر مین تھے حکم دیا حضور نے صحابہ کو ایک بکری ذبح کر کے پکانیکا ایک صحابی نے کہا کہ مین
اسکو ذبح کرونگا ایک نے کہا مین اسکو صاف کرونگا ایک نے کہا مین پکاؤنگا حضرت
سرور عالم نے کہا لکڑیون کا جمع کرنا میرے ذمہ ہی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہم کفایت کرتے ہین آپکو اس کام سے حضور نے فرمایا جانتا ہون مین کہ تم کفایت کروگے
لیکن مکروہ جانتا ہون مین کہ ممتاز اور ممیز اور بیچ جا بیٹھون مین تم مین اللہ تعالے نا خوش
ہوتا ہی جب دیکھتا ہے بندی کو ممتاز اپنے یارون مین اور ایک مرتبہ حضور کے نعال شریف کی بند
ٹوٹ گئے تھے ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھکو دیجیے مین اوسکو درست کردون فرمایا
مین نہین چاہتا ہون کہ ممتاز ہون اور کسی سے خدمت لون اور ایکبار نجاشی حاکم حبشہ کے
ایلچی خدمت بابرکت مین حاضر ہوے حضرت سرور عالم خود اوٹھ کھڑے ہوے تاکہ اونکی خدمت
کرین صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کام کو ہمپر چھوڑ دین کہ ہم انکی خدمت کرین
حضور نے فرمایا اونھون نے میری صحابہ کی خدمت اور تکریم کی ہے مین اچھا جانتا ہون
کہ اوسکا عوض کرون اور جناب سید عالم اپنی گھر والونکی خود خدمت کرتے تھے اور اپنی
کپڑے پر اور نعل شریف پر خود اپنی دست مبارک سے پیوند لگاتے تھے اور اپنی بکری کو خود
دوہتے تھے اور اپنی اونٹ کو خود باندہتے تھے اور چارہ اوسکے آگے ڈالتے تھے اور خادم کے ساتھ
کھانا تناول فرماتے تھے اور خادم کے ساتھ خود خمیر گوندہتے تھے اور اور خدمتون مین بھی
اوسکی مدد فرماتے تھے صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ یہ امورات آپ کبھی کبھی کرتے تھے اسواسطے
کہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضور کے خادم بھی تھے اور دس غلام تھے کبھی حضور خود کام کر لیتے تھے
کبھی اونسے کام لیتے تھے کبھی اونکے ساتھ کام مین شریک ہو جاتے تھے اور اپنا اسباب ضروری
خود بازار سے اوٹھا لاتے تھے اور گوارہ نکرتے تھے کہ دوسرا اوسکو اوٹھا دے انس بن مالک

کہتے ہین کہ ایک عورت مدینہ طیبہ کے ایک راستہ مین جناب سرور عالم کو ملی اور کہا آپ سے
کہ یا رسول اللہ مجھکو آپسے ایک حاجت ہے اور لکھا ہی کہ اوس عورت کی دماغ مین کچھ فتور تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کی جس گلی مین تجھکو منظور ہو ملیٹھہ تاکہ مین بھی
بیٹھون اور تیرا کام کر دون اور مروی ہے کہ لونڈیان مدینہ کی حضور کا ہاتھ پکڑ لیتی تھین
اور جہان چاہتی تھین لے جاتی تھین اور آپ بکمال تواضع سے زمین پر تکیہ کرتے تھے اور
استراحت فرماتے تھے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت کی حضور مین حاضر ہوا بسبب جناب رسالت
کی ہیبت کے بدن اوسکا کانپنے لگا حضور نے کرم سے فرمایا کہ آسان کر اپنے اوپر کام کو اور کانپ
نہین مین بیٹھا ہون ایک عورت کا قریش سے جو کہاتی تھین سو کہا ہوا گوشت یعنے مساکین کا
کہانا اور جو کوئی آپکے پاس آتا تھا آپ اول اوسپر سلام کرتے تھے اور ابتدا کرتے تھے
مصافحہ مین شیخ نے مدارج مین فرمایا ہے کہ یہ مژدہ ہی حضرت نبی کریم کی زیارت کرنیوالونکو
جب رسولکریم کی حیات مین یہ عادات تھی تو جو کوئی آپکی زیارت کو اب حاضر ہو کر سلام کرتا ہے
ضرور آپکے جواب سلام سے وہ مشرف ہوتا ہے اور بعض مقربان درگاہ ہونگے جو بطریق کرامت
کانون سے ساتھ سماعت سلام کے مشرف ہوتے ہونگے حضرت رحمت ہین امت پر حیات مین
اور بعد وفات کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور صادق الوعد ایسے تھے نبی کریم کہ روایت
کرتے ہین کہا عبد اللہ بن ابی الحسماء نے مول لی مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل
بعثت کے ایک شی اور باقی رہگیا اوسکی قیمت سے کچھ پس وعدہ کیا مین نے آنحضرت سے کہ
مین یہین لیے آتا ہون اور بہول گیا مین تین دن کی بعد مجھکو یاد آیا ناگاہ دیکہا مین نے کہ
حضور اوس جگہ بیٹھے ہین فرمایا مجھے مشقت مین ڈالا تو نے مجھکو مین یہین بیٹھا ہون آور
جود آور کرم آور سخاوت آور مروت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان سبکے ساتھہ متصف تھے

اور یہ صفات کمال کے ساتھہ حضور مین پائے جاتے تھے مدارج مین ہی کہ جود وہ ہی جو بے غرض
اور بے عوض ہو اور یہ صفت ہی اللہ تعالے جلشانہ کی کہ بعید جود بغرض اور عوض کے تمام نعمتین
ظاہری اور باطنی اور کمالات حسی اور عقلی خلائق پر افاضہ کے ہین اور بعد اللہ تعالے کی اَجوَد
الاَجوَدِین یعنے بڑی جود کرنیوالے بڑی جود کرنیوالون سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور بعد آپکے
علمائے امت آنحضرت ہین کہ علم دین کو پہیلا دین جیسا کہ حدیث مین وارد ہی فرمایا ہی آنحضرت نے کہ
اللہ تعالی بہت بڑا جود کرنیوالا ہی از روی جود کی اور پہر مین شخ اجود کرنیوالا ہون اولاد آدم مین اور بڑے
جود کرنیوالے اونمین بعد میرے وہ لوگ ہین کہ سیکہا اونہون نے علم اور اوسکو پہیلایا اور
بخاری اور مسلم مین ہی کہا حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اَجوَدُ النَّاسِ اور احادیث صحیحہ مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی سائل کے
خطاب مین لا نہین فرمایا جو شخص جو کچہ آپسے مانگتا تہا آپ قبول کرتے تہے اور عطا فرماتے تہے ؎

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز	مگر باشہدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

اور اگر بالفرض اوسوقت کچہ حاضر نہوتا تہا تو ساتہہ قول معروف کی دلجوئی سائل کی فرماتے تہے
اور عذر کرتے تہے اور سائل کے سوال کو رد نکرتے تہے اور اگر کوئی چیز حاضر نہوتی تہی فرماتے
تہے میری طرف سے قرض لیلے جب میری پاس ہوگا ادا کر دونگا ایک مرتبہ ایک سائل آیا حضرت
نے فرمایا میری پاس کچہ نہین ہے جا قرض لیلے حضرت فاروق نے عرض کیا یا رسول اللہ تعالے
نے اوس چیز کی تکلیف آپکو نہین دی ہی جو آپکے اختیار مین نہین ہے اور یہ بات حضرت فاروق
نے بسبب کمال محبت کے عرض کی کہ حضور بار کیون اوٹہاوین لیکن چونکہ جود وسخا آپکو نہایت
پسندیدہ تہی یہ بات آپکو بری معلوم ہوئی پس کہا ایک مرد انصاری نے یا رسول اللہ اَنفِق
وَلَا تَخشَ مِن ذِی العَرشِ اِقلَالًا حضرت سرور عالم خوش ہوگئے اور آثار خوشی کے آپکے

چہرہ مبارک سے ظاہر ہوئی اور فرمایا یہی حکم ہے مجھکو اور ترمذی نے روایت کیا ہی کہ لائی گئی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نبی ہزار درم پس رکھی گئے اوپر ایک بوریے کے پس تقسیم کیا آپنے سبکو
اور رد نکیا کسی سائل کو یہانتک کہ اوسکی تقسیم سے فارغ ہوے اور صحیح بخاری مین حضرت
انس سے مروی ہی کہ لایا گیا حضرت سرور عالم کے پاس ایک مال بحرین سے فرمایا اسکو
مسجد مین رکھدو پس باہر تشریف لائے مسجد کی طرف اور نگاہ نفرمائی اوس مال کی جانب
اور جب نماز پڑھکر سپرے تشریف لائے اور بیٹھے اوس مال پاس اور جسکو آپنے دیکھا اوس مال سے
دیا حاضر ہوی عباس ابن عبد المطلب اور کہا یارسول مجھکو دیجیے اس مال سے کہ مین نے فدیہ دیا ہی
اپنے نفس کا اور عقیل کا پس ڈالدیا حضور نے اونکی جامہ مین اسقدر کہ اوٹھا نہ سکے اور عرض کیا
کہ یارسول اللہ کسی سے فرمادیجیے کہ اسکو اوٹھالے میرے واسطے حضرت نے فرمایا اے عم
جو تم خود اوٹھا سکتے ہو اوٹھالو اور یہ ارشاد حضور کا تہذیب اور تادیب کی نظر سے تھا پس
اوٹھالیا اوسکو حضرت عباس نے اپنی کندہے پر اور چلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے
اونکی طرف اور متعجب ہوتے تھے اونکی حرص سے پس اوٹھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور باقی
نرہا اومین سے ایک بھی درم اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین ہے کہ لاکھ درم کا مال تھا
اور بھیجا تھا اوسکو علائی بن حضرمی نے بحرین کی خراج سے اور یہ اول مال تھا جو لایا گیا تھا
جناب نبی کریم کی حضور مین اور فتح حنین مین نبی کریم نے بہت مال لوگونکو مرحمت کیا
تفصیل اوسکی انشاء اللہ تعالے قصہ جنگ حنین مین مذکور ہوگی الغرض حضرت سرور عالم
ایسے سخی تھے کہ جو کچھ آپکی ہاتھ مین آتا تھا دیدیتے تھے اور فقر سے نڈرتے تھے اور جب
کسی محتاج کو دیکھتے تھے اپنا کہانا اور پینا باوجود احتیاج کے اوسکو عطا کر دیتے تھے اور بہت
قسم سے عطا اور بخشش کرتے تھے کبھی ہبہ کرتے تھے اور کبھی صدقہ دیتے تھے اور کسی سے ہدیہ قبول کرکے

اوسکا دونا انعام فرماتے تھے الحاصل ہر طرح پر خیرات اور عطا کرتے تھے اور خود فقیرانہ
طور پر عمر شریف بسر کرتے تھے ایک مہینہ اور دو مہینے گذر جاتے تھے کہ حضور کے گھر مین آگ نہ جلتی تھی
اور اکثر بسبب بھوک کے شکم مبارک پر پتھر باندہ لیتے تھے اور فقر نبی کریم کا بسبب تنگی اور اضطرار
کے نتھا بلکہ اختیاری تھا بسبب زہد اور جود اور سخاوت کے اور کبھی ازواج مطہرات کے
واسطے ایک سال کا نفقہ مہیا کر دیتے تھے لیکن اپنے واسطے کچھ نکر رکھتے تھے اور تھا جود اور سخا
آپکا ہر نوع کا یعنے علم اور مال اور نفس سب خدا کیواسطے بذل فرماتے تھے کمال مرتبہ جود
اور سخا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی ہی کہ اللہ تعالی نے نفس اور سبکی نسبت مین فرمایا ہے لَنۡ تَنَالُوا
الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ہرگز نہ پہونچوگے فلاح کو جبتک خرچ نکروگے اوس چیز کو
جسکو دوست رکھتے ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی وَلَا تَجۡعَلۡ يَدَكَ مَغۡلُوۡلَةً اِلٰی
عُنُقِكَ وَلَا تَبۡسُطۡهَا كُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا اور نکر تو اپنے ہاتھہ کو بندہا ہوا اپنی گردن کی طرف
اور یہ کنایہ ہے بند مٹھی سے یعنے ہم دینے کو منع نہین کرتے ہین اور یہ واسطے اپنے حبیب کی دلجوئی اور خوشی کے
فرمایا اسواسطے کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ دینکو منع کرنیسے حضور کو ملال ہوتا تھا اسواسطے اللہ تعالے
نے پہلے یہ ارشاد کیا اور بعد اوسکے فرمایا اور نہ پھیلا دو اوسکو بالکل پھیلانا یعنے سب ہی دیدو
پھر تم ہی بیٹھوگے ملوم اور محسور ہو کر یعنے تمہاری ہی واسطے ہم اسقدر دینے سے روکتے ہین
پس یہ کمال تھا سے جناب رسالت ہی کہ اور ونکو اللہ تعالے انفاق مال کا حکم کرتا ہے
اور نبی کریم کو بسبب محبت کی دینے سے روکتا ہے اور فرمایا ہے علماؤ نے اس آیہ کریمہ کا
شان نزول یہ ہے کہ جناب سرور عالم نے سائلون کو اپنا ملبوس شریف تک جو پہنے ہوئے
تھے اوتار دیا اور فقط تہبند باقی رہگیا پھر ایک اور سائل آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر
حجرہ شریف کی تشریف لیگئے اور تہبند بھی سائل کو دیدیا اوسوقت یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی

کہ ہم دینے کو منع نہیں کرتے ہیں و لیکن بالکل ند و کہ لوگ تمکو الزام لگادین کہ کیوں اسقدر
دیدیا کہ اپنے پاس بلسوس تک نہ رہا اور تم محصور ہو کر بیٹھ رہو اور بعض علماء اہل معرفت نے فرمایا ہے
کہ یہ ممانعت اللہ تعالے نے مال دنیا کے دینے سے نہیں فرمائی ہے اسواسطے کہ اگر اسطرح پر
دینیکی ممانعت ہوتی تو پھر کبھی جناب سرور عالم نہ دیتے کیونکہ آپ معصوم ہیں اور اللہ کے
حکم کے تابع ہیں حالانکہ ثابت ہے کہ نبی کریم تمام عمر اسیطرح دیا کیے اور کبھی بیدریغ بہت میں
بحجہ مصلحت شرعی کے دینے سے انکار نہیں فرمایا پس ممانعت مال دنیا کی دینے سے اس
آیہ شریفہ میں نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جناب سید عالم نے بسبب جود و سخا کے شان
امت پروری میں صفت عشق کو اپنی امت کی اشخاص پہ بذل فرمایا چنانچہ بڑے بڑے
مرتبہ کے عشاق خدا کی اس امت مرحومہ میں ہوئے کہ جنہوں نے مال تو کیا شی ہی اپنے
نفسوں کو اور اولاد کو خوشی سے خدا کی راہ میں مٹا دیا اور راضی برضا رہے حالات صحابہ
اور اہل بیت طہارت اور اولیاء امت کے دیکھنے اور سننے سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے الغرض
جب عشق خدا سے امت کو حصہ کافی عنایت کر لیا اور اس دولت لازوال سے امت کو غنی
کر دیا دست مبارک صفت محبوبیت پر پھیلایا تاکہ اوسکو بھی امت کو عطا کرین غیرت محبت
محبوبیت کا مثل تو کیسا محبوب کا شریک اور سہیم بھی گوارہ نہیں کرتی تھی پس غیرت محبت نے
جوش کیا لہذا اللہ تعالے جلشانہ نے اپنی حبیب سے فرمایا کہ ہم دینے کو منع نہیں کرتے مگر آپ
بالکل ہاتھ نہ پھیلا دو پھر تم ہی بیٹھوگے ملوم اور محسور ہو کر یعنے اسوقت تو شان کرم اور جود دلی
دیدو گے مگر جب مقام محبوبیت میں دوسرے کو اپنا شریک پاؤگے ضرور تمکو ناگوار ہوگا اور
پچتاؤگے سبحان اللہ کیسے کریم اور سخی اور جواد اور امت پرور تھے ہمارے نبی کریم صلے اللہ
وسلم و بارک علیہ اور شجاعت اور دلاوری اور قوت اور زور بازو میں جناب سید عالم کامل تھے

اور تمام خلق سے بڑہی ہوے تھے انس ابن مالک نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشجع الناس تھے یعنی سب انسانون مین آپ بڑے شجاع اور حضرت سیدنا علی مرتضی سے مروی ہی وہ فرماتے ہین کہ لڑائی کے روز ہم حضور کے پناہ لیتے ہوتے تھے اور آپ سب سے زیادہ قریب تر ہوتے تھے دشمنون سے اور عمران بن حصین سے روایت کرتے ہین کہ وقت مجادلہ کے جب دشمن کی فوج سے مقابلہ ہوتا تھا اول شخص جو دشمن پر حملہ آور ہوتا حضرت ہوتے تھے اور مروی ہی کہ جنگ حنین مین جب کفار کی تیر ونسے لشکر اسلام مین تزلزل ہوا اور صحابہ کا قدم ہٹ گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ثابت قدم رہے تنہا کفار کے مقابلہ پر اور حضور خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث حضرت کے چچا کے بیٹے لگام اوسکی پکڑے کھڑے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ دوڑادین اور فرماتے تھے مین ہون نبی جھوٹ نہین ہے اور مین بیٹا ہون عبد المطلب کا اور یہ کمال شجاعت تھی کہ آپ ظاہر کرتے تھے کہ جو نہین پہچانتا ہے مجھکو جان لے کہ مین ہی ہون اللہ کا نبی ہون اور جب کفار نے آپ پر حملہ کیا حضور نے تھوڑی سی مٹی زمین پر سے اوٹھا کر اون پر ڈالی کوئی کافر نہ تھا اوس خاک نے جسکی آنکھون کو نہ بھر دیا یہ قوت اعجاز تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آخر کار کفار کو ہزیمت ہوئی اور آپ نے فتح پائی تفصیلی حال اسکا اپنے محل پر انشا اللہ تعالے بیان ہوگا اور مروی ہے کہ صحابہ مین جو بہادر ہوتا وہ شمار کیا جاتا تھا کہ جو لڑائی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوتا تھا بسبب قرب اعدا کے اور صحیح روایت ہے کہ ایک رات کو مدینہ منورہ مین خبر پہونچی کہ ایک جماعت دشمنون کے ہتیار باندھے ہوے مدینہ طیبہ کے لوٹنے کو آتی ہے شہر مین ہلچل پڑ گئی جناب سید عالم تلوار حمائل کرکے حضرت ابی طلحہ کی گھوڑی پر بے زین کے سوار ہوکر تمام اہل مدینہ سے سبقت کرکے باہر تشریف لیگئے اور تحقیق کرکے کہ وہ خبر بے اصل ہے

مراجعت فرمائی اور یاروں نے کہ حضرت کے پیچھے سے باہر آرہے تھے فرمایا کہ نڈر و کچھ نہیں ہے شیخ عالم رح
مین کہتے ہین کہ گھوڑا ابی طلحہ کا بہت سُست چلتا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ران کے
نیچے ایسا تیز گام ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اوسکے برابر نہ پہونچتا تھا یہ معجزہ تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
اور درحقیقت جسکو حضور قوت دین اور مدد فرماوین اگرچہ وہ سُست اور ضعیف اور نامراد
اور ناتوان ہو ایسا ہی قوی اور توانا اور کامگار ہو کہ کوئی شخص اوسکی برابری نکر سکے
اور نہ اوسکو پہونچے اور قوت اور زور بازو مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسے تھے کہ عالم مین
کوئی کشتی گیر آپ سے نلڑ سکتا تھا محمد ابن اسحاق نے اپنی کتاب مین نقل کیا کہ مکہ معظمہ مین
ایک شخص تھا رکانہ نام بہت بڑا قوت والا صفت کشتی گیری مین یکتا تھا لوگ شہرون
سے اوس سے لڑنیکو آتے تھے وہ سبکو گرا دیتا تھا ایک روز ایک راستے پر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو ملا حضرت نے فرمایا اے رکانہ تو اللہ سے نہین ڈرتا اور میری دعوت کو
قبول نہین کرتا اوسنے کہا اے محمد کوئی چیز ایسی دکھاؤ کہ تمہاری سچائی پر گواہ ہو حضرت
نے فرمایا اگر مین تجھسے کشتی لڑون اور تجھکو گرادون تو ایمان لاویگا اوسنے کہا ہان حضرت
نے فرمایا اچھا آمادہ ہو کشتی پر پس رکانہ مستعد ہوا کشتی پر حضور اپنے کپڑے پہنے تھے اور ردا
اوڑھے ہوئے تھے اور تہبند باندھے ہوئے تھے پس آپ اوسکے قریب آئے اور اوسکو پکڑا اور
زمین پر دے مارا رکانہ متعجب ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو چھوڑ دیجیے اور پھر لڑیے الغرض تین مرتبہ
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دے مارا پس رکانہ متعجب ہوا اور کہنے لگا کہ عجب شان ہے
تمہاری اسیقدر حدیث مین وارد ہے اور یہ بیان نہین کیا ہے کہ وہ مسلمان ہوا
یا نہین اور سوا رکانہ کے حضور ایکدن ایک جماعت سے کشتی لڑے ہین اور سب پر
غالب آئے ہین ابو الاسد جمحی ایک مرد تھا سخت طاقت ور ایسا کہ گائی کی کھال پر کہ کھڑا ہوتا تھا

اور دس آدمی اوس کمال کے کنارے پکڑکر کھینچتے تھے تاکہ پھیلین اوسکے پیرون کی نیچے سے کمال ٹکڑے ہوجاتی تھی اور پیر اوسکی جگہہ سے جنبش نکرتے تھے ایکروز دونے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلایا کہ آپسے لڑے اور کہا کہ اگر تم مجھکو زمین پر گرا دو تو مین ایمان لے آون پس حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو زمین پر دے مارا لیکن وہ کافر ایمان نلایا اور حیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین بہت تھی بخاری شریف مین ہے کہ کہا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت تر از روے حیا کی کنواری باکرہ بیچ پردہ کے یہ تشبیہ حضرت ابو سعید نے واسطے مبالغہ کے دی ہے کہ حد سے زیادہ حیا تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کہ وہ بیان نہین ہوسکتی ہے ایسی حیا دائی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہ آپکی ستر مبارک کو کسی نے نہین دیکھا اور نہ حضور نے کسیکی ستر پر نظر کی یہانتک کہ ازواج مطہرات کی ستر پر بھی نظر نہین ڈالی اور کمال حیا کا یہ مرتبہ تھا کہ اگر کسی شخص سے کوئی ایسا چیز دیکھتے تھے کہ جسکو مکروہ جانتے تھے چہرہ حضور کا متغیر ہوجاتا تھا لیکن اوسکے سامنے اوس سے کچھہ نفرماتے تھے کہا ہے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ آیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کہ اوسپر اثر زردی کا تھا گویا کہ رنگ زعفرانی تھا اسکو پہونچا تھا ایک عورت سے پس نفرمایا آپنے اوس سے کچھہ متغیر ہوگئے آپ جب وہ شخص باہر گیا فرمایا آپنے کیا خوب ہو اگر دہو ڈالے اسکو اور ایک روایت مین ہے اوتار ڈالے اس جامہ کو اور نہ ڈالدے اور کہا ہے علما نے یہ مضمون آپسے غیر واجب اور غیر حرام ملین ہوگا یعنے مکروہات مین آور مروی ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حیا مین ایسے کہ نہ ٹہیرتی تھی آنکھہ حضور کی کسیکے چہرہ پر یعنے قائم نرہتی تھی اور اگر پہونچتی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص سے چیز جو آپکو مکروہ معلوم ہوتی تھی نفرماتے تھے کہ کیا حال ہے

اوس شخص کا کہ ایسا کہتا ہو یا ایسا کرتا ہے بلکہ فرماتے تھے کیا حال ہے اوس قوم کا ایسا کہتے ہین
یا ایسا کرتے ہین اور اوس فعل یا قول کو منع فرماتے تھے تاہم اوسکی فاعل اور قائل کا نہ لیتے تھے
یعنے اوسکے فعل اور قول کی ممنوعیت ثابت کر دیتے تھے اور تعلیم فرما دیتے تھے لیکن کمال حیا سے
کیا و فضیحت نکرتے تھے اور یہ روایت ہے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ فرمایا اونہون نے
کہ نتھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاحش اور متفحش یعنے نفحش حضور کی خلقت مین تھا اور
نہ تکلف فحش فرماتے تھے اور نتھے آواز بلند کرنیوالے بازارون مین اور جزا دیتے تھے بدی کو ساتھہ بدی
کے ولیکن عفو کرتے تھے اور درگذر کرتے تھے اور شفقت اور رحمت حضرت سے ہر دو عالم مین اس مرتبہ
تھی کہ اللہ تعالے خود فرماتا ہی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ نہین رسول کیا
ہمنے تمکو اے محمد مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اور ارشاد کیا لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ
مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ الرَّحِيمٌ اور شفقت کہتے ہین مہربانیکو اسواسطے کہ شفقت کے معنی ہین ڈرنا
پس جو شخص کسی پر مشفق ہوتا ہے وہ ڈرتا ہی کہ کوئی ضرر اوسکو نہ پہونچے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اپنی امت پر شفیق تھے یعنے سہولت اور آسانی کے حکم فرماتے تھے اور ترک کردیا حضور نے
بعضے افعال کو بسبب اس ڈر کے کہ مبادا فرض ہو جاوے امت پر جیسا کہ ترک کیا آپنے امر مسواک کو
ہر نماز کے واسطے اور ترک کیا تاخیر نماز عشا کو واسطے امت کی آسانیکے اور نہی کی حضور نے
صوم وصال سے اور کبھی سنتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آواز لڑکیکے رونی کی نماز جماعت مین
اور ہوتی تھی اوسکی مان شریک نماز مین پس سبک کر دیتے تھے آنحضرت نماز کو تاکہ فتنہ مین
نپڑ جاوے اوسکی مان اور فرماتے تھے کہ چاہیے کہ نہ پہونچاوے تم مین کوئی کسیکی ایسی بات
مجھکو کہ وہ معلوم ہو اسواسطے کہ مجھکو یہ اچھا معلوم ہوتا ہی کہ آؤن مین تمہارے پاس صاف
اور پاک سینہ یعنے کسی سے مجھکو ملال اور رنج نہو اور خلق پر حضور کی رحمت کی یہ کیفیت تھی

کہ جب دیکھا حضرت نے کہ جو دعا مین کرتا ہون اللہ تعالے اوسکو قبول کرتا ہے اور جو مانگتا ہون وہ دیتا ہے خیال مبارک مین گذرا کہ اگر کسی شخص سے مجھکو ایذا پہونچی اور مین نے اوسکو بددعا کی تو اللہ اوسکو سزا دیگا جوش رحمت مین اللہ تعالے سے خواستگار ہوے کہ کردیوے برا کہنے کو اور بددعا کرنیکو رحمت اور قربت اور طہارت یعنے اگر مین کسیکو کبھی بددعا کرون تو اوسکو بہتر دعا کر دے اوسکے واسطے اور مروی ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مبتلا کیا قریش نے اور حد سے زیادہ حضور کو ایذا دی حاضر ہوے خدمت بابرکت مین جبرئیل علیہ السلام اور کہا کہ اللہ تعالے نے حکم فرمایا ہی فرشتہ کو جو موکل ہے جبال پر اور پہاڑ جتنے ہین سب اوسکی حکومت کے تصرف مین ہین کہ جو کچھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم فرماوین وہی کر پس کہا اوس فرشتہ نے جو موکل جبال تہا یا رسول اللہ جو چاہو حکم فرماؤ اگر آپکو منظور ہو ہم ماردین اخشبین کو اوپر انکی اخشبین نام ہے دو پہاڑون کا مکہ جنکے درمیان مین آباد ہے یعنے ان دونون پہاڑون کو ملادون تاکہ یہ سب ہلاک ہوجاوین فرمایا نبی کریم نے نہین چاہتا ہون کہ ہلاک ہوجاوین امید رکہتا ہون کہ نکالے اللہ تعالے انکی اصلاب سے کسی شخص کو کہ عبادت کرے خدا کی اور شریک نکرے اوسکا کسیکو اور ایک روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پروردگار عالم نے امر فرمایا آسمانون کو اور زمینون کو اور پہاڑون کو کہ تمہاری اطاعت کرین اور جو کچھ آپ فرماوین اوسپر عمل کرین اور ہلاک کرین آپکے دشمنون کو فرمایا حضور نے دوست رکھتا ہون کہ صبر کرون اور تاخیر کرون اپنی امت سے عذاب کو شاید کہ بخشے اللہ تعالے اونکو اور رحمت کیطرف رجوع کرے اور فرمایا ہی حضرت صدیقہ نے مخیر نہین کیے گئے نبی کریم درمیان دو امر کے مگر یہ کہ اختیار کیا آسان تر اونمین سے اس قول کے معانی اور تاویلات بہت ہین ظاہر تر یہ ہے کہ مراد اس سے آسان تر امت کیواسطے ہے

اور روفا اور حسن عہد اور صلہ رحم کرنیمین آنحضرت کے مروی ہی حضرت انس سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لایا جاتا تھا آپکے پاس ہدیہ فرماتے تھے اسکو فلان عورت کو دو کہ وہ خدیجہ کی دوست تھی رضی اللہ عنہا اور مروی ہے حضرت صدیقہ سے رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ مین نے کسی عورت پر رشک نہین کیا جیسا کہ رشک کیا مین نے خدیجہ پر اس سبب سے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکو بہت یاد کرتے تھے اور اگر کوئی بکری ذبح کیجاتی تھی گوشت اوسکا عنایت فرماتے تھے اون عورتون کو جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست تھین ایک مرتبہ ایک عورت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی حضرت بہت خوش ہوے اور بہت اچھی طرح سے اوسکا حال پوچھا جب وہ عورت چلی گئی حضرت نے فرمایا یہ وہ عورت ہی جو آیا کرتی تھی میرے پاس خدیجہ کے زمانہ مین چونکہ ام المومنین خدیجۃ الکبرے نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑی رفاقت اور وفاداری کی تھی اور اپنی مال کو حضرت کی محبت مین بذل کیا تھا نبی کریم بعد انتقال ام المومنین کے ہمیشہ اونکی دوستونکے ساتھ رعایت اور مروت فرماتے رہے بسبب وفا اور حسن عہد کے اور فرمایا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن عہد ایمان سے ہی اور صلہ فرماتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ذوی الارحام کو اور ترجیح نہ دیتے اونکو اوس پر جو اون سے فاضلتر تھے مروی ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دودہ بہن کہ شیما اونکا نام تھا اور ایام طفولیت مین وہ تربیت اور خدمت کرتی تھین حضور کی اور اپنی مان حلیمہ کے ساتھ ایمان لائی تھین ہوازن کی قید ہوئین حضرت کے پاس آئین اور اونہون نے پہچنوایا اپنے تئین آنحضرت کو پس بچھادی نبی کریم نے اونکیواسطے اپنی ردائی مبارک اور فرمایا اگر تمکو منظور ہو میرے پاس رہو ہین تمکو مکرم اور محبوب رکھونگا اور بہرہ مند کرونگا تمکو مال سے اور اگر چاہو اپنی قوم مین چلی جاؤ اونہون نے قوم کو اختیار کیا ابو الطفیل نے

کہا ہے کہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مین لڑکا تھا ناگاہ آئی ایک عورت اور قریب ہوئی آنحضرت سے پس بچھایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے واسطے اپنی ردائے مبارک کو مین نے پوچھا کہ یہ عورت کون ہے لوگون نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مان ہین آپکو انہون نے دودہ پلایا ہے اور عمرو بن السائب نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوے تھے ایک روز پس آئے آپکے پدر رضاعی حضرت نے اپنا کپڑا بچھا دیا وہ بیٹھ بستر پر اور آئین حضرت کی مادر رضاعی پس بچھایا اپنا دوسرا کنارہ کپڑا کا اور وہ بیٹھین بعد اوسکے آئے آپکے برادر رضاعی اوٹھ کھڑے ہوے حضور اور بٹھایا اونکو اونکے آگے اور مروی ہے کہ بھیجتے تھے نبی کریم ثویبہ کو کہ حضرت کی مرضعہ تھین صلہ کھانے سے اور کپڑے سے اور جب مرین وہ حضرت نے دریافت کیا کہ ثویبہ کے عزیزون سے کوئی باقی ہے لوگون نے کہا کوئی نہین ہے الغرض یہ کیفیت تھی حضور کی صلہ رحم مین اور قطع رحم شریعت مین نہایت مذموم ہے اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بڑے امانت دار اور بڑے عدل کرنیوالے اور بڑے سچے انسانون مین یہانتک کہ دشمن بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان صفات کے قائل اور معترف تھے اور قبل از نبوت آنحضرت کو لوگ محمد امین کہتے تھے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ امین حضور کا اسوجہ سے نام ہوا تھا کہ جمع کیے گئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین اخلاق صالحہ اور اللہ تعالے کے کلام قدیم مین جو مطاع ثم امین ارشاد ہوا ہے اکثر مفسرین اسکے قائل ہین کہ مراد اوس سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور مروی ہے کہ جب بنائے کعبہ کی وقت قبائل شریف قریش مین نزاع ہوئی کہ کون حجر اسود اوسکے مقام پر رکھے فیصلہ باہم یہ قرار پایا کہ جو شخص اول آوے وہ حکم ہے جو وہ حکم کرے وہ ہم سبکو منظور ہے ناگاہ تشریف لائے

جناب سرور عالم سے سب لوگون نے کہا یہ محمد ہین اور امین ہین یہ جو کچھ حکم کرین ہم راضی ہین
اور فرمایا ہے نبی کریم نے واللہ مین امین ہون آسمان مین اور امین ہون زمین مین اور
فرمایا ہے سیدنا علی مرتضی نے کہ کہا ابوجہل لعین نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مین تمہاری
تکذیب نہین کرتا ہون اور جہوٹا نہین جانتا ہون تم ہم مین جہوٹ بولنے والے نہین ہو
لیکن اوس دین کی تکذیب کرتا ہون جو تم لائے ہو یہ کلام اوس ملعون کا خلاف عقل
اور بیہودہ ہے اسواسطے کہ جب حضور کو سچا جانتا تھا تو ضرور تھا کہ آپکے قول کی تصدیق کرتا
حاصل یہ کہ اوسکا کلام لغو ہے لیکن اسقدر ظاہر ہے کہ ایسا دشمن بہی آپکو سچا جانتا تھا اور
اور روایت کرتے ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے ملاقات کی بدر کے روز اور کہا
اے ابوالحکم یہان سوائے میرے اور تیرے کوئی دوسرا نہین ہے کہ ہمارا کلام سنے
مجہسے بیان کر کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم صادق ہین یا کاذب پس کہا اوس ملعون نے قسم خدا کی
بالتحقیق محمد سچے ہین ہرگز اونہون نے جہوٹ نہین کہا ہے اور حدیث مین ہے کہ ہرقل نے
ابوسفیان سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا احوال اور اونکے اوصاف پوچہے اور استدلال کیا
اوسکے آپکی نبوت پر منجملہ اوسکے ایک سوال ہرقل نے یہ بہی کیا ہے کہ آیا تہے تم کہ متہم کرتے تہے
ساتھ کذب کے اس شخص کو قبل نبوت کے کہا ابوسفیان نے واللہ وہ کبہی جہوٹ نہین
بولتے ہین ہرقل نے کہا پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ جو شخص خلق سے سوائے راستی کے کلام
نکرے وہ خدا پر جہوٹ لگادے یعنی جہوٹ کہے کہ اوسنے مجہکو رسول کیا ہے اور کہا نضر بن الحارث
نے قریش سے تحقیق تہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم درمیان تمہارے جوان خورد سال پسندیدہ تر
تہے تم مین بیچ اقوال کے اور بہت بڑے سچے تہے تم مین بیچ اقوال کے اور بڑے عظیم تہے
تم مین بیچ امانت کے یہانتک کہ دیکہا تمنے اونکی کنپٹی کی لو مین بڑہاپا یعنی بچپن سے

بڑہا ہے شک حضرت کو تمنے ایسی ہی اوصاف پر دیکھا اور لایا وہ تم مین جو کچھ لایا یعنے دین کو ظاہر کیا تم کہنے لگے کہ یہ ساحر ہے واللہ وہ ساحر نہین ہے اور نضر بن الحارث کافر ہی ایمان لایا ہے حضرت پر مگر مرد عاقل اور منصف تھا اور ولید بن مغیرہ کہ رئیسان کفار سے ہے بلکہ قرآن مجید سنتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کلام بشر کا نہین ہے اور نہ انسان کا بنایا ہے اس کلام مین وہ شیرینی اور دل نشینی ہے کہ کسی کلام مین نہین ہے اور یہی حال تھا مشرکین مکہ کا بسبب نفسانیت کے ظاہر مین آپکی تکذیب کرتے تھے لیکن حقیقت مین دلسے سچا جانتے تھے اور جان بوجھ کر حسد سے اور رشک سے آپکو ایذا دیتے تھے اور اہل کتاب یہود اور نصارا تو بہت بڑے جاننے والے تھے حضرت کی رسالت کے یہانتک کہ حضرت کی تشریف آوری کا انتظار کرتے تھے اور وقت موت کے وصیت نامہ اپنی اولاد کو لکھہ دیتے تھے کہ جب نبی آخر الزمان کو پانا ہمارا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ ہمنے آپکی اشتیاق مین جان دی ہے سلام ہمارا قبول کیجیے اور ہمکو اپنے غلامون مین سمجھیے اور جب وہ نور رسالت چمکا جو منصف تھے اور اللہ تعالے کو انکو ہدایت کرنا منظور تھی مشرف باسلام ہوے اور جو گمراہی مین مبتلا تھے وہ منکر رہے اور عدل بمعنی عدالت اور دادگستری کے بھی آیا ہے اور بمعنی اعتدال اور توسط صفات اور اخلاق کے بھی آیا ہے یہ دونون مضمون جناب سرور عالم مین کمال کے ساتھ تھے اور صاحب روضہ نے لکھا ہے کہ زہد جناب رسالت کا اس مرتبہ پر تھا کہ تمام دنیا حضور کی نظر مین پیش کی گئی آپنے منہ اوس سے پھیرا اور التفات اوسکی طرف نکیا دنیا سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال کیا اور زرہ آپکی یہودی کے پاس رہن تھی اور حضرت صدیقہ نے کہا ہے کہ سیر نہوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین روز برابر گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ چھوڑا اس عالم کو اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جو کی روٹی سے دو روز برابر اور اگر

چاہتے حضور تو دیتا اللہ تعالے آپکو وہ شے جو خیال مین کبھی نہ آدے اور وہم مین نسما دے اور
ایک حدیث مین ہے کہ سیر نہو ئی آل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گیہون کی روٹی سے
یہانتک کہ ملاقات کی حضور نے پروردگار عالم سے اور فرمایا ہے حضرت صدیقہ محبوبہ جناب
نبوت نے کہ نہ چھوڑا رسول خدا نے اپنے درم اور نہ دینار اور نہ ایک بکری اور نہ ایک بچہ اور
عمرو بن الحارث کی حدیث مین ہے کہ نہ چھوڑا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر ہتیار اور خچر اور ایک
ٹکڑا زمین کا کہ اوسکو صدقہ کیا تہا اور فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پیش
کیا گیا میرے کہ کیے جاوین میرے واسطے بطحا مکہ سونا پس کہا مین نے نہین اے رب مکہ
ایسا بہوکا رہون مین ایک روز اور سیر ہون مین دوسرے روز پس جسدن مین بہوکا رہتا ہون تضرع
کرتا ہون تیری طرف اور دعا کرتا ہون تجہسے اور جس روز سیر ہوتا ہون تیری حمد او ثنا کرتا ہون
اور ایک حدیث مین ہے کہ جبرئیل آپکے پاس آئے اور کہا اللہ تعالے آپکو سلام فرماتا ہے اور ارشاد
کرتا ہے آیا منظور ہے تمکو اور چاہتے ہو کہ کردون مین تمہارے واسطے ان پہاڑون کو سونیکا
اور زمین کو تمہاری جہان تم رہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک جہکا لیا ایک عرصہ بعدہ
کہا اے جبرئیل دنیا گہر اوس شخص کا ہے جسکا گہر نہو اور مال اوسکا ہے جسکی واسطے مال نہو
اور جمع کرتا ہے اوسکو وہ شخص جسکو عقل نہین ہے پس کہا جبرئیل نے اے محمد ثابت رکہے تمکو
اللہ تعالے اوپر قول ثابت کے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا انہون نے
ہم لوگ کہ آل محمد ہین دیر کرتے تہے ایک مہینہ کہ نجلاتے تہے ہم آگ کو یعنی کہانا پکانیکی نوبت ہی
نہ آتی تہی اور نہتی غذا ہماری مگر خرما اور پانی اور عبد الرحمن بن عوف کے پاس ایک بڑا
برتن کہانیکا لائے پس آپ رونے لگی اور فرمایا انتقال کیا اللہ کے رسول نے اور سیر نہوے
اور انکی اہلبیت جو کی روٹی سے اور کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ تہے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کہ شب کرتے تھے حضور اور انکی اہلبیت کہ برابر راتوں مین بھوکے رہتے تھے نہین پاتے تھے
کھانا رات کا اور حضرت انس سے مروی ہے کہا اونہون نے کہ نہین کھایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے خوان پر اور نہ چھوٹی رکابی مین اور پکائی نہین گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے
روٹی باریک یعنے چپاتی اور نہ دیکھا گوسفند بلیمہ کو ہرگز اور فرمایا ہے حضرت صدیقہ نے کہ سیر ہو کر
نہین کھایا رسول کریم نے ہرگز اور شکایت نہین کی کسی سے اور تہا فاقہ آپکو پسندیدہ زیادہ غنی سے
اور تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ روز بسر کرتے تھے بھوکے لپیٹ تی تھی شکم مبارک کو بھوک سے
تمام شب یہ کنایہ ہے بھوک کی شدت سے اور روزہ منع نکرتا تھا حضرت کو اوس دنکی روزی سے
یعنے تمام دن اور رات بھوک مین گزرتا تھا اور پھر صبح کو روزہ رکھ لیتے تھے وہ بھوک دوسرے
دن کے روزے کو منع نکرتی تھی اور اگر چاہتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پروردگار سے
دیتا آپکو تمام زمین کے خزانے اور میوے اور فراخ کر دیتا آپکی زندگانی کو اور بہ تحقیق مین
روتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بسبب شفقت اور مہربانی کے اس وجہ سے کہ دیکھتی تھی
مین آپکی حالت کو اور ملتی تھی مین حضور کے شکم مبارک کو اپنے ہاتھ سے بسبب اسکی کہ جو کچھ تھا
اوسکو بھوک سے اور کہتی تھی جان میری فدا ہو تم پر اے رسول اللہ کہ کاشکے دنیا سے آپ
اسقدر چیز پسند کرتے کہ تمہارا قوت ہوتا اور قوت بخشتا حضرت فرماتے تھے ای عائشہ کیا کام
ہے مجھکو دنیا کے ساتھ کیا کرونگا مین دنیا کو بھائی میرے کہ اولوالعزم مین رسولون سے
صبر کیا ہے اونہون نے اوپر جو اس سے بھی سخت تر ہے پس گذر گئے وہ ساتھ اپنی حال کے
اور پہونچے اپنی پروردگار کے پاس پس بزرگ رکھا اللہ تعالے نے اونکے پھرنیکو اور بہت کیا
اونکے ثواب کو پس پاتا ہون اپنی کو کہ شرم کرتا ہون تن آسانی کرون مین اپنی زندگی مین
پس جدا کیا جاؤن نہین قیامت کے دن اونسے اور نہین ہے کوئی چیز میری نزدیک محبوب تر بہائیون

اور دوست ہونیکے ساتھ ملنے سے فرمایا حضرت صدیقہ نے پس تمام ہوے بعد اسکی حکایت مگر ایک مہینہ یہانتک کہ رحلت فرمائی حضور نے یعنے بعد اس گفتگو کے ایک مہینہ اور باہم مکالمت ہوئی پھر وصال ہوا حضور کا اللہ تعالے سے اور بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جس پر حضور آرام فرماتے تھے اوسمین خرمے کی چھال بھری ہوئی تھی اور ام المومنین حضرت حفصہ نے فرمایا ہی کہ تھا بچھونا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آپکے گھرمین ایک پلاس کہ اوسکو ہم دوہرا کرکے بچھا دیتے تھے اور حضور اوسپر استراحت فرماتے تھے ایک رات کو مینے چارتہ کر دیا تاکہ نرم ہو جاوے پس جب صبح ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمنے بچھا دیا تھا میرے واسطے آج رات کو مین نے کہا ہے وہ بچھونا حضور کا تھا اوسکو چارتہ کر دیا تھا مینے فرمایا اوسکو دوہرا ہی رہنے دو اسواسطے کہ اوسکی نرمی نے باز رکھا مجھکو نماز شب سی اور تھے رسول اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے تھے بوریے پر کہ خرمے کی موٹی رسی سے بنا ہوا تھا اوسکے نقش حضور کے پہلو پر پڑجاتے تھے اور خوف اور طاعت اور عبادت جناب سید عالم کی نہایت درجہ کی تھی اور حضرت کے تھی اور فی الحقیقت جو اللہ تعالے کو زیادہ پہچانتا ہی زیادہ ڈرتا ہے اور زیادہ عبادت کرتا ہی اللہ تعالے خود فرماتا ہی ڈرتے ہین اللہ تعالے سے اوسکے بندون سے جو علما ہین بخاری شریف مین ہی کہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ فرماتے تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر تم جانو وہ جو مین جانتا ہون بہت کم ہنسو تم اور بہت گریہ کرو اور روایت ترمذی مین اسقدر زیادہ ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہون مین وہ جو تم نہین دیکھتے ہو اور سنتا ہون مین وہ جو تم نہین سنتے ہو اور فرمایا آواز کرتا ہی آسمان اور سزاوار ہی اوسکو کہ آواز کرے نہین ہے آسمان مین چار انگل جگہ مگر یہ کہ رکھی ہی فرشتہ اپنی پیشانیکو سجدہ کرتا ہی پروردگار کو دوسری روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی اگر جانو تم اوس چیز کو جسکو مین جانتا ہون کم ہنسو

اور بہت روؤ اور لذت نہ لو ساتھ عورتوں کے اپنی بچھونوں پر اور آؤ تم زمین پر اور بلندیوں پر
اور راہوں پر اور فریاد کرو اور گریہ کرو خدا کی طرف اور بلند کرو اپنی آوازوں کو دعا میں
یعنے میں بسبب قوت اور صبر کے تحمل اوسکا کرتا ہوں اور اس بار کو اوٹھاتا ہوں اگر تم جان لو
تو اوٹھا نہ سکو کہا ابوذر نے رضی اللہ عنہ کہ راوی اس حدیث کے ہین ہر آئینہ دوست رکھتا ہوں
کہ ایک درخت ہوتا میں جو کاٹا جاتا اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا کیا دیکھتے ہیں
آپ یا رسول اللہ فرمایا دیکھتا ہوں میں بہشت کو اور دوزخ کو اور ایک حدیث میں ہے
کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں اسقدر کہ سوج گئے حضور کے پائے مبارک
صحابہ نے عرض کیا یہ سب تکلیف اور محنت آپ کیون کرتے ہین اللہ تعالے فرماتا ہی آپ سے
لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنے آپکے اگلے اور پچھلے ذنب کل بخشدیے ہین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آیا میں اللہ کا بندہ شکر کرنیوالا انہوں ذنب کے معنی میں علما کے
قول مختلف ہین اسواسطے کہ نبی کریم معصوم تھے اور گناہون سے پاک تھے اللہ تعالی آپکی عصمت
خود ظاہر کرتا ہے فرماتا ہے واللہ یعصمک من الناس اللہ تعالے نے نگاہ رکھا ہے آپکو یعنے
معصوم کیا ہے انسانوں میں سے اور نفی گناہ کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے
قرآن مجید میں فرماتا ہے ما ضل صاحبکم وما غوی یعنے نہیں گمراہ ہوا تمہارا صاحب اور
سورہ نجم میں فرماتا ہے وما ینطق عن الھوی کلام نہیں کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنی خواہش سے نہیں ہے وہ کلام حضرت کا مگر وحی جو کی گئی ہے آپکی طرف پس جسکی
یہ شان ہے کہ کلام بھی بغیر وحی کے اوسنے نہیں کیا اضافت ذنب کی بمعنی گناہ کے
اوسکی طرف کیونکر ہوگی جو ذنب کے معنی گناہ کے قرار دیتے ہین وہ فرماتے ہین کہ لفظ
[illegible] سیاق سے محذوف ہے یعنے امت کے گناہ اور بعضے علمانے ذنب کے معنی متعلق کیے ہین

حاصل سب کا ایک ہی کہ اللہ تعالے نے آپکی امت کی اور آپکے اگلے پچھلے متعلقین کے گناہ بخشدیے
الغرض صحابہ نے اسواسطے اس آیہ شریفہ کو پیش کیا کہ آپکی امت او آپکی متعلقین بخشدیے
گئے ہین آپ کیون اسقدر مشقت عبادت مین فرماتے ہین حضور نے یہ کلمہ رحمت کا ارشاد فرمایا
کہ مین اللہ کا بندہ شکر کرنیوالا نہون یعنے یہ عبادت واسطے ادای شکر نعمت کے ہی اسواسطے
کہ جزاے شکر اللہ تعالے نے یہ فرمائی ہی کہ اگر تم شکر کروگے تو بہر آئینہ ہم تم پر نعمت کو زیادہ کرینگے
غرض اس عبادت سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ امت پر زیادتی نعمت کی ہو
اللھم صل وسلم وبارک علیہ اور عوف بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا ہی کہ تھا مین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ ایک رات کو پس بیدار ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور مسواک کی اور
وضو کیا اور نماز کو کہڑے ہوے مین بھی حضرت کی ساتھہ کہڑا ہوا پس شروع کیا آپنے سورہ بقر کو پس جس آیت رحمت پر حضور
پہونچتے تھے توقف کرتے تھے اور اللہ تعالی سی رحمت مانگتے تھے اور جس آیت عذاب پر پہونچتے تھے توقف فرماتے تھے اور پناہ مانگتے
تھے اللہ تعالے سے اوسکے عذاب سے پس رکوع کیا آپنے بقدر قیام کے اور کہا سبحان
ذی الجبروت والملکوت والعظمۃ والکبریاء پھر اوٹھایا سر کو رکوع سی اور کہڑے ہوے مثل اوسکے
اور کہا وہی بعدہ سجدہ کیا اور کہا مثل اوسکے اور بیٹھے درمیان دونون سجدون کے مثل اوسکے
اور کہا مانند اوسکے اور پڑہا سورہ بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ کو اور ہند ابن ابی ہالہ نے
کہا ہی کہ تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پے در پے آتے تھی آپ پر غم اور ہمیشہ پہونچتے تھے آپکو ملال اور
اندوہ اور نتھی آپکو آسائش اور فرمایا ہے نبی کریم نے کہ مین اللہ تعالے سی مغفرت مانگتا ہون
ایکدن مین ستر مرتبہ اور ایک روایت مین ہی کہ سو مرتبہ اور یہ سب غم اور محنت اور ملال اور
استغفار حضور کا اپنی امت کیواسطے تھا بظاہر واللہ اعلم اور صحیح بخاری مین عطا سے
ایک حدیث نقل کی ہے کہ جامع ہی اکثر اخلاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا پوچھا مینے

اوصاف کیے گئی ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بعضے صفات کے ساتھ وہ صفات کہ اللہ کے
کلام مین مذکور ہین اور وہ یہ ہین یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَحِرْزًا لِلْاُمِّیِّیْنَ
آگاہ ہو اے پیغمبر ہر آئینہ بھیجا ہمنے تمکو گواہ اوپر اوس کتاب کے کہ بھیجا ہے ہمنے تمکو دیکر اوسکی ساتھ
تصدیق اور تکذیب اور نجات اور ضلال اونلوگونکے یعنے اسبات کی آپ گواہ ہین کہ کون اس کتاب کی
تصدیق کرتا ہے اور کون تکذیب کرتا ہے اور خوشخبری دینے والا مطیعین کو اور ڈرانیوالا گنہگارونکو اور پناہ خاص کر
بے پڑھون کو مراد امیون سے اہل عرب ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونمین پیدا ہوے ہین
اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ تو خاص بندہ میرا ہے کہ حقیقت اس مقام کی اور کمال اس مرتبہ کا
سوے تیرے دوسرے کو سزاوار نہین ہے اور بھیجا ہوا میرا ہی تمام خلق کیطرف سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ
نام تیرا رکھا مین نے توکل کرنیوالا اسواسطے کہ کل اپنے کامونکو تو نے میرے سپرد کیا ہے اور
مطلق اپنے حول اور قوت سے باہر نکل آیا ہے تو سب کامون مین تیرا متولی ہون لَیْسَ
بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ اور تو ایسا بندہ ہی کہ نہین ہے درشت خو اور سخت گو وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ
اور نہ آواز بلند کرنیوالا ہی بازارونمین قید بازار کی اتفاقی ہے کہ اکثر وہان آوازین بلند
ہوتی ہین اور حقیقت مین مراد اس سے اجتناب ہی بازارین آنیسے اسواسطے کہ وہ جگہ دنیا
اور ملکے کاروبار کی ہے اور بے ضرورت وہان جانا لائق حال اہل آخرت نہین ہے
وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَةَ بِالسَّیِّئَةِ اور ایسا بندہ ہی کہ دور نہین کرتا ہے بدی کو ساتھ بدی کے
یعنے بدلا بدی کا نہین دیتا ہے اگرچہ یہ امر شریعت مین درست ہی مگر اندازہ سے باہر نہو و
لٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ و لیکن درگذر کرتا ہے اور بخشتا ہی بلکہ احسان کرتا ہے وَلَا یَقْبِضُهُ اللّٰهُ
حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ اور نہین ماریگا اوسکو اللہ تعالے یہانتک کہ راست کر دیگا بسبب
اوس کجی کے تیری امت کو بِاَنْ یَّقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ساتھ اسکی کہ کہین وہ لوگ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے راست ہونا اونکا یہ کلمہ کہنے سے ہے وَیُفْتَحُ بِہٖ عَیْنًا عُمْیًا
اور کہولیگا اور بینا کریگا ساتھ اوسی بندے کے اندہی آنکھون کو اٰذَانًا صُمًّا وَقُلُوْبًا غُلْفًا اور
بہرے کانون کو اور اون دلونکو کہ جنکو جہل کا پردہ چہپالے ہے اور بعضے طریقون مین اس حدیث
کے یہ زیادہ آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اُسَدِّدُہٗ لِکُلِّ جَمِیْلٍ درست کرتا ہون مین اوس پیغمبر کو
ساتھ خوبی کے وَاَھَبُ لَہٗ کُلَّ خُلُقٍ کَرِیْمٍ اور بخشتا ہون مین اوسکو ہر ایک خوٗ نیک وَاَجْعَلُ السَّکِیْنَۃَ لِبَاسَہٗ
اور آہستگی اوسکی گہیری ہے اور کرتا ہون مین نیکی کو علامت اوسکی مانند جامہ دردی کہ ساتھ بالون
کے چمٹ جاوے وَالتَّقْوٰی ضَمِیْرَہٗ اور کرتا ہون مین پرہیزگاری کو ضمیر اوسکا ضمیر کہتے ہین اوسکو
جو دل مین پوشیدہ ہو وَالْحِکْمَۃُ مَعْقُوْلَہٗ اور کرتا ہون مین حکمۃ کو معقول اوسکا حکمت کہتے ہین احوال
اشیا جاننیکو جیسا کہ نفس الامر مین ہے اور راست گفتاری اور راست کرداری کو بہی کہتے ہین
وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِیْعَتَہٗ اور کرتا ہون سچائی اور عہد پورا کرنیکو طبیعت اوسکی وَالْعَفْوَ وَالْمَعْرُوْفَ
خُلُقَہٗ اور کرتا ہون مین عفو اور نیکی کو خو اوسکی وَالْعَدْلَ سِیْرَتَہٗ وَالْحَقَّ شَرِیْعَتَہٗ وَالْھُدٰی اِمَامَہٗ
وَالْاِسْلَامَ مِلَّتَہٗ اور کرتا ہون مین عدل کو سیرت اوسکی اور حق کو شریعت اوسکی اور
ہدایت کو پیشوا اوسکا اور اسلام کو دین اوسکا وَاَحْمَدُ اِسْمُہٗ اور احمد نام اوسکا محمد اور احمد دونون
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام ہین وَاَھْدِیْ بِہٖ بَعْدَ الضَّلَالَۃِ اور راہ راست دکہاتا ہون
بسبب اوسکے بعد ضلالت کی خلق کو وَاُعَلِّمُ بِہٖ بَعْدَ الْجَھَالَۃِ اور دانا کرتا ہون مین بسبب اوسکی بعد
نادانی کے خلق کو وَاَرْفَعُ بِہٖ بَعْدَ الْخُمَالَۃِ اور بلند کرتا ہون مین بسبب اوسکی خلق کو بعد
اونکے گر پڑنیکے وَاُسَمِّیْ بِہٖ بَعْدَ النَّکِرَۃِ اور بلندی پر پہونچاتا ہون مین اور شناسا کرتا ہون مین بسبب
اوسکے لوگونکو بعد جہل اور ناشناسائیکے وَاُکَثِّرُ بِہٖ بَعْدَ الْقِلَّۃِ اور زیادہ کرتا ہون انکو بسبب
اوس نبی کے بعد کمی کے وَاُغْنِیْ بِہٖ بَعْدَ الْعَیْلَۃِ اور غنی اور بے نیاز کرتا ہون مین بسبب اسکے

لوگون کو بعد فقر اور محتاجی کے وَاَلَّفَ بِہٖ بَیْنَ قُلُوْبٍ مُّخْتَلِفَۃٍ وَاَھْوَاءٍ مُّتَشَتِّتَۃٍ وَاُمَمٍ مُّتَفَرِّقَۃٍ

اور الفت دلاتا ہون نبیں بسبب اوس نبی کے درمیان دلون مختلف اور عقلون پراگندہ

اور امتون متفرقہ کے وَاَجْعَلُ اُمَّتَہٗ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور کرتا ہون مین اوسکی امت کو بہترین

امت کہ نکالے گئے ہین واسطے آدمیون کے پس جیسا اس حدیث قدسی مین ارشاد ہوا ویسا ہی

نبی کریم سے وقوع مین آیا اور ظاہر ہوا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ اور حدیث ہے کہ

فرمایا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے کہ پوچھا مین نے اپنے ماموں ہند ابن ابی ہالہ سے حضور کے

حلیہ مبارک کو اور تھے وہ بہت وصف کرنیوالے حلیہ شریف کے اور مین امید رکھتا تھا

کہ بیان کیا جاوے حلیہ مبارک کچھ تاکہ متعلق ہون ساتھ اوسکے اور تمسک کرون

اوسکے ساتھ کہا ہند ابن ابی ہالہ نے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُّفَخَّمًا الخ

فرمایا ہے امام علیہ السلام نے پس کہا مین نے ہند ابن ابی ہالہ سے یعنی بعد بیان کرنے

حلیہ مبارک کے کہ بیان کرو مجھسے حضرت صلے علیہ وسلم کے کلام کرنے اور سکوت کرنیکی

کیفیت کہا اونہون نے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اندوہناک اور دائم الفکر

اور نتھی اونکو راحت اور آسائش اور کلام نفرماتے تھے بے حاجت کے خاموش زیادہ

رہتے تھے اور شروع کرتے تھے سخن کو اور ختم کرتے تھے اوسکو ساتھ اشداق کے مراد

اس سے یہ ہے کہ کلام پورا اور کامل دہن مبارک سے نکلتا تھا نہ شکستہ اور ناقص اور

کلام کرتے تھے ساتھ جوامع الکلم کے یعنے مختصر الفاظ مین معنی بہت ہوتے تھے اور کلام کرتے

فاصل اور منفصل کہ نتھا اوسمین نقص اور فضول اور تھے رسول اللہ صلے علیہ وسلم نرم طبیعت

خوش خلق نہ سخت کلام اور تندخو اور تعظیم کرتے تھے نعمت کی اگرچہ کم ہوتی اور برا نکہتے تھے

کسی چیز کو اور جب کوئی حق سے تجاوز کرتا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا تھا

کسی کی اگرچہ ہمت نہ تاب نلا سکتا تھا سوا اسکے کہ آپ انتقام لیتے تھے اوس سے اور انتقام نہ لیتے تھے
اپنے نفس کے حق کیواسطے کہ متعلق ساتھہ دنیا کے ہوتا اور اگر اشارہ کرتے تھے کسی چیز کی طرف
پوری کف دست کرتے تھے یعنے نہ تنہا اونگلی سے اور جب تعجب کرتے تھے پھیرتے تھے کف دست کو
یعنے اوس ہاتھ سے جسپر وہ مخلوق ہی یا اوس وضع سے کہ جسپر اوسوقت ہوتے تھے اور جب کلام
کرتے تھے مارتے تھے دہنے ہاتھ کی انگوٹھی کو بائین ہاتھ کی ہتھیلی پر کہا ہے شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
نے اس قول کے تحت مین کہ عادات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب جو سیکھیں ہم اکی ایسے
پڑ گئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عادت ضرور ہے کہ اسمین کچھہ بھید او نکتہ ہوگا کہ عقل اوسکی
دریافت سے قاصر ہے واللہ اعلم اور جب حضور غصہ کرتے تھے پھیر لیتے تھے منھہ کو اور پہلو کو اور جب
خوش ہوتے تھے اور لذت پاتے تھے کسی چیز سے بند ہوجاتی تھین چشمان مبارک اور اکثر ہنسنا
حضور کا تبسم تھا اور ظاہر ہوجاتے تھے تبسم مین دندان شریف صفا اور لطافت کے ساتھہ فرمایا ہے
امام الائمہ سیدنا امام حسن مجتبے علیہ السلام نے کہ سنا مین نے اس حدیث کو ابن ابی ہالہ سے
پس چھپایا مین نے اسکو امام حسین سے کچھہ دنون اور بیان نکیا فورًا اور جب بیان کیا
مین نے اونسے تو پایا مین نے اونکو کہ سبقت کی تھی اونہون نے اسکی سماعت مین مجھسے اور
پوچھا تھا اپنے باپ سے یعنے حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے زیادہ اس سے
یعنے حضور کے گھر مین داخل ہونیکا اور باہر نکلنے کا اور مجلس شریف اور شکل مبارک کا حال بھی
پوچھا تھا اور نچھوڑا اونہون نے کسی چیز کو پس کہا سیدنا امام حسین علیہ السلام نے کہ پوچھا مین نے
خبر اپنے باپ سے حال مدخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یعنے جب حضور گھر مین تشریف
لاتے تو حضور کیا کام کرتے تھے فرمایا جناب ولایت مآب نے کہ جب آپ گھر مین تشریف لاتے تھے
اور قیام کرتے تھے وقت کو تین حصہ کرتے تھے ایک حصہ مین اللہ تعالے کی عبادت کرتے تھے

اگرچہ رسولکریم ہر وقت اور ہر حال مین عبادت مین رہتے تھے مراد یہان خالص عبادت ہے کہ
اوسمین مداخلت حق اہل اور حق خلق اور حق نفس کے نہوتے تھے اور ایک حصہ اہل وعیال کی
اور اونکے ادائے حق کیواسطے مقرر تھا اور ایک حصہ اپنی نفس نفیس اور اوسکے ادای حق کیواسطے
تھا یعنے اس حصہ مین استراحت فرماتے تھے اور سوتے تھے اور مثل اسکی اور جوامر تھے کرتے تھے
اور اپنے حصہ کو تقسیم کرتے اپنے اور آدمیونکے درمیان مین اور شریک کرتے تھے لوگ بکہ اپنے حصہ
مین آپس عوض کرتے تھے خواص صحابہ حضور جناب رسالت مین عوام حاجتونکو اور پہونچاتے تھے وہی خواص
صحابہ مجلس شریف کے فائدونکو عوام کیطرف یعنے اول بلا واسطہ فائدہ خاص کو پہونچتے تھے اور دوبارہ اونکے واسطے
اونکے عوام کو پہونچتے تھے اور روکتے نہ تھے اونکا فیض کہتے تھے آدمیونسے کسی چیز کو فوائد اور نفائس سے یعنے جو کچھ انکی حال
اور استعداد کے مناسب ہوتا تھا اونکو بتلادیتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت شریف اور عادت
کریم سے تھا بخشش اور اختیار کرنا اہل فضل اور علم اور صلاح اور شرف کو ساتھ اذن کے
یعنے اذن دیتے تھے ایسے آدمیونکو اندر آنیکا اور حضور مجلس شریف مین مخصوص ہونیکا اور تقسیم
کرتے تھے بقدر اونکے فضل اور مرتبہ کے دین مین یعنے جو شخص دین مین مخصوص اور ممتاز ہوتا
تھا اوسکو حصہ بھی حضور کی عنایت اور عایت سے زیادہ ہوتا تھا اور مشغول رہتے تھے آدمیونکی
قضائے حاجت اور صحابہ کے حصول مقاصد کیطرف اور مشغول رکھتے تھے اونکو ایسی کام مین
کہ جسمین اونکے حال کی اصلاح ہوتی تھی اور حکم فرماتے تھے اونکو اپنے سے سوال کرنیکا اور
اوس چیز سے خبر دینے کا جو چاہیے اونسزاوار ہے اور فرماتے تھے جو حاضر ہے اوسکو چاہیے
کہ جو کچھ سنے اوسکو پہونچادیوے اوس شخص کو جو غائب ہے اور فرماتے تھے پہونچاؤ تم مجھکو حاجت
اوس شخص کی جو خود نہین پہونچا سکتا ہے اپنی حاجت کو اور ذکر کیا نجاتا تھا حضرت کی مجلس
مین مگر وہ کہ اوسکی احتیاج ہے دنیا اور دین مین اور وہ چیز کہ اصلاح کیجاے دین ساتھ اوسکی حاجتین

اور بند کو رہتا تھا حضور کی بزم شریف مین وہ جو لایعنے ہی اور بیفائدہ ہے اور آتے تھے آپکی
حضور مین طلب کرنیوالے علم اور خیر کے اور پاتے تھی اپنا نصیب اوس سے اور باہر آتے تھے
مجلس شریف سے راہ دکہانیوالے اوپر خیر کے بسبب اوس علم اور ادب کے کہ حاصل ہوتا تھا
اونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہی حضرت امام الائمہ سید الشہدا امام حسین علیہ السلام
نے پس سوال کیا مین نے اپنے باپ سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخرج سے یعنی جب حضور
باہر تشریف لاتے تھے اور صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے کیا کرتے تھی فرمایا جناب مرتضوی
رضی اللہ تعالے عنہ نے کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْزِنُ لِسَانَہٗ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ
تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہ بند رکھتے تھے اپنی زبان معجز بیان کو مگر بیچ ایسی چیز
اور ایسے کلام کے کہ فائدہ رکھتا تھا اور نفع دیتا تھا یعنے کلام بیفائدہ نفرماتے تھی حدیث مین
لفظ یخزن کے وارد ہے اسکے معنی ہین خزانہ رکھنے کے یہ اشارہ اسکا ہی کہ زبان شریف
حضور کی گویا کنجی تھی خزانہ دل اقدس کی کہ حقائق اور معارف سی بھرا ہوا تھا جس مین امت کا
نفع تھا اوسکو کھول دیتے تھے ورنہ دروازہ بند رکھتے تھے اور تالیف کرتے تھے اونکی قلبونکو
یلپٹ جانیسے اور احسان اور عطا بہت فرماتے تھی ضعیف ایمان والوں پر جو مولفۃ القلوب
کہلاتے ہین اور بزرگ اور گرامی رکھتے تھے ہر قوم کے بزرگون کو اور اونکو اونکی قوم کا
والی کرتے تھے اور پرہیز کرتے تھی آدمیونسے اور پاس رکھتے تھے اپنے کو اونسے اور
بچاتے تھے اپنی نفس کو اعداسے تاکہ نقصان نہ پہونچاوین اور یہ امر واسطے رعایت حکمت
اور تعلیم امت کے تھا اور درحقیقت یہ کنایہ ہے رعب کی نگاہ رکھنے سے اور خلق کے
ساتھ بہت نملنے سے تاکہ وہ ڈرتے رہین اور بیباک نہو جاوین اور باوجود حذر اور نگاہ
رکھنے کے اوجھتے نتھے کسی شخص سے اور تفقد کرتے تھے اور بازپرس کرتے تھے صحابہ

اور پوچھتے تھے آدمیون سے حال ایک دوسرے کا تاکہ جو شخص نیک ہو اوسکی تحسین کرین اور اوسکے
ساتھہ نیکی کرین اور اوسکی تائید کرین اور اگر نیک نہو اوسکی اصلاح کرین اور ممانعت کرین
اوسکو بُرے کام سے اور عادت شریف حضور کی ایسی تھی کہ تحسین کرتے تھے اچھے کو اور تقبیح
کرتے تھے بُرے کو اور خوار رکھتے تھے اوسکو جس کسی سے واقع ہوئی یعنی بُرائی اور مبالات
نکرتے تھے اوسکے فاعل سے اور باک نرکھتے تھے اوس سے اگرچہ بڑے مرتبہ والا ہو ظاہر مین اور
تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معتدل الامر چیزمین یعنے سب افعال اور اوضاع آپکے معتدل
اور برابر تھے زیادتی اور کمی نتھی اور غافل نرہتے تھے تعلیم اور تادیب اور تہذیب امت سے
اور ہمیشہ اونکے کامونکی سیاست اور تدبیر مین رہتے تھے اس ڈر سے کہ وہ غافل نہوجاوین
اور خدا کے کام سے باز نرہین اور التزام نکرتے تھے کسی عبادت شاقہ کا اس خوف سے کہ ایسا نہو
امت پر فرض ہوجاوے اور ہر حال مین اور ہر کام مین حضور طیار اور آمادہ رہتے تھے اور مثل جنگ
کے ہتیار ونکے اور آلات حرب کے اور جو شے کہ واقع ہوتی تھی امور مصالح سے وہ طیار رکھتے تھے
اور تقصیر نکرتے تھے حق مین اور تجاوز نکرتے تھے اوس سے اور ہمیشہ حق کے قائم کرنے اور ثابت کرنے میں
مشغول رہتے تھے اور مقرب سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخیار اور ابرار تھے اور فاضل تر
اور مقرب تر حضرت کے نزدیک وہ شخص تھا کہ جو خلق کا نصیحت کرنیوالا اور خیر خواہ زیادہ تھا
اور فرمایا ہے حضرت امام علیہ السلام نے پس پوچھا مین نے اپنے باپ سے حال حضور کی مجلس شریف کا
اور آداب اور اوضاع حضرت کے آدمیونکی ہمنشینی کر نمین کیا تھے فرمایا جناب ولایت مآب نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ بیٹھتے تھے نہ اوٹھتے تھے مگر اوپر ذکر خدا کے یعنے ہر نشست اور برخاست مین
ہمیشہ اللہ تعالے کا ذکر کرتے تھے اور جب مجلس مین تشریف لاتے تھے جہان پہونچتے تھے وہین
بیٹھہ جاتے تھے اور ارادہ بالانشینی کا نکرتے تھے اور کوئی جگہ اپنی بیٹھنے کیواسطے تعین نکرتے تھے

اور امت کو بھی یہی حکم دیتے تھے اور منع کرتے تھے بالا نشینی کا قصد کرنیسے اور دیتے تھی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم سب اپنی اہل مجلس کو حصہ آپنے عنایت اور توجہ اور التفات سی گمان نکرتا تھا
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی آپکا ہمنشین کہ کوئی اور گرامی تر ہی حضرت کے نزدیک مجھسے
اور ہر شخص پر بقدر اوسکے حال اور قابلیت کی عنایت کرتے تھے کہ وہ راضی ہو جاتا تھا اور
خوش ہو کر اٹھتا تھا اور جو شخص حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھتا تھا یا حاجت آپکے
پاس لاتا تھا تو آپ صبر کرتے تھے اوسپر جبتک وہ شخص خود نہ ٹہرتا تھا یعنے بیٹھے رہتے اور نہ اوٹھتے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جبتک وہ شخص خود نہ اوٹھ جاتا تھا اور جو کوئی آپسے سوال کرتا تھا یا کچھ
حاجت پیش کرتا تھا تو آپ اوسکی حاجت کو رد نکرتے تھے اور اگر بالفرض کچھ اوسوقت حاضر نہوتا
تھا تو حضور اچھی باتین اور دلجوئی کر کے اوسکو پھیرتے تھے اور پر کر دیا آدمیونکو حضور کی خوش خلقی
نے اور آپ سبکو بجائے باپ کے ہو گئے تھے اور سب لوگ حضور کے نزدیک حق مین برابر تھے
کسیکے حق مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فروگذاشت نکرتے تھے اور تھی مجلس شریف جناب سرور عالم
کی مجلس علم اور حلم اور صبر اور امانت کی بلند نکی جاتی تھین اوسمین آوازین اور نہ ذکر نکیا
جاتا تھا مجلس شریف مین حرام اور کلام ناشائستہ اور کھوئے نجاتے تھے اور پھیلائے نجاتے تھے
ذلات مجلس کے یعنے بالفرض اگر کسی سے کوئی امر برا اور ناشائستہ بشریت کا وقوع مین آجاتا تھا
تو حضور کے صحبت والے اوسکو چھپاتے تھے اور نہ پھیلاتے تھے اور سب اہل مجلس حضور کی اعتدال پر
اور برابر اور باہم موافق تھے اور فضل ایک کا دوسرے پر اونمین بسبب تقویٰ کے تھا جو کوئی
متقی زیادہ تھا وہ فاضل تر تھا اور آپسمین ایک دوسرے سے تواضع کرتے تھے اور تعظیم کرتے تھے
بڑونکی اور رحم کرتے تھے چھوٹون پر اور دیتے تھے محتاجون کو اور رعایت کرتے تھے غریبونکی
ختم ہوئی حدیث اہل بیت رسالت سبحان اللہ کیا فیض صحبت تھا جناب سید عالم کا کہ حضور کے یار

اور ہمصحبت ایسے اخلاق پسندیدہ اور صفات حمیدہ کے ساتھہ متصف تھے اہل انصاف کے نزدیک
جناب رسالت کے یارونکی عظمت اور فضل کے ثبوت کو فقط یہی ایک حدیث شریف کافی ہے
کہ روایت کیا ہی اسکو امامین ہمامین سبطین رسو اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسنین علیہما السلام
نے جناب سید الاولیا سیدنا علی مرتضی سے کرم اللہ تعالے وجہہ اور کیونکر نہوتے یاران رسول اللہ
متصف ساتھہ صفات کمالیہ کے اسواسطے کہ جناب سید الانبیا کے جلیس اور ندیم تھے اور معلم
اور مودب اونکے جناب رسالت پناہ تھے کہ جنکا معلم خود اللہ تعالے جلشانہ ہی اور مودب اونکا
قرآن مجید ہے اور یزکیکم اللہ تعالے نے خود اونکی شانمین فرمایا ہی یعنے امت سی کہا ہے
کہ وہ رسول ایسا ہی کہ تمکو پاک کرتا ہے اوصاف ذمیمہ اور اخلاق ناپسندیدہ سی پس نہی شک
اور شبہہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنمین اور خادمان جناب نبوت کے پاک ہونمین
اور قدیم سے سنت الہی اپنی حبیب کے ساتھہ یہ قائم ہے کہ جسکو توسل ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے اللہ تعالے نے اوسکو فضل دیا اور عظمت عنایت کی اوسکے ہمجنسون پر چنانچہ جب اللہ تعالے کو
پیدا کرنا خلق کا منظور ہوا اور نور محمدی کو متعین فرمایا اور تمام عالم کو اوسی نور سے خلق کیا اور
پھر ظاہر کرنا اوس سید موجودات کا اہل زمین پر چاہا آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنا کر حامل نور محمدی
کیا اور بسبب حاملیت نور جناب نبوت کے آدم علیہ السلام کو یہ فضل دیا خلق مین کہ اپنا خلیفہ
کیا اور ملائکہ جنکی خلقت نور سی ہے اور مقدس ہین اونکو حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو اونہون نے سجدہ
کیا پس آدم علیہ السلام مسجود الیہ ہوے ملائکہ کی یہ شرف اور عظمت حاصل ہوئی آدم کو اوس نور
شریف کے توسل سی اور پھر اوس نور نے اولاد آدم مین ترتیب آبائی محمدی انتقال فرمایا حضرت کے فیض مقدم سی تمام
نوع انسانی کو اللہ تعالی نے برگزیدہ کر لیا اور تمام خلق پر اس نوع کو گرامی کیا چنانچہ خود فرمایا ہی وَلَقَدْ
كَرَّمْنَا بَنِيْ آدَمَ بزرگ کیا ہمنے اولاد آدم کو لکھا ہی اہل عقائد نے کہ بنی آدم فضل رکھتے ہین تمام خلق پر

یہانتک کہ ملائکہ پر بھی اور تصریح کردی ہے کہ خواص انسان خواص ملائکہ سے افضل ہین اور
عوام انسان عوام ملائکہ سے کفار البتہ اس فضل سے محروم ہین بسبب کفر کے چنانچہ اللہ تعالے
قرآن مجید مین فرماتا ہے وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی اور قسم ہے
طور سینین کی اور قسم ہے اس شہر امانت والی کی بعضے مفسرین فرماتے ہین کہ انجیر سے مراد ہے
یہان چشمان حضرت نبوت اور زیتون سے قامت زیبائے جناب رسالت اور طور سے سینۂ اقدس
کہ مہبط انوار الٰہی ہے اور یہ کمال شان محبوبیت آنحضرت ہے کہ اللہ تعالے آپکی آنکھون کی اور قامت زیبا
کی اور سینہ اقدس کی قسم کہاتا ہے اور اگر وہی الفاظ جو عبارت مین مذکور ہین مراد لین تو بھی
حضور کی عظمت ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ فرمایا ہے علمانے کہ درخت انجیر اور درخت زیتون نے
حضرت آدم علیہ السلام کو جب صورت عتابیہ مین مبتلا ہوے تھے ستر چھپانیکو اپنی پتے دیدی تہی
چونکہ حامل نور محمدی کی تعظیم اور خدمت گذاری ایک قسم کی ان دونو درختون سے وقوع مین آئی تھی
اتنی مناسبت جو انکو حضرت سید عالم کے ساتھہ ہوئی اللہ تعالے نے اونکو یہ فضل دیا کہ اونکی
قسم کہائی اور بلد امین کی قسم کہانے مین تو فضل اور عظمت جناب رسالت کہلی ہوئی ہے چونکہ
وہ شہر مولد جناب نبوت ہے اور تریپن برس وہ زمین قرارگاہ جناب رسالت رہی ہے
اسوجہ سے اللہ تعالے نے اوسکی قسم کہائی ہے چنانچہ مروی ہے کہ حضرت فاروق رضی نے عرض کیا
جناب سرور عالم سے کہ آپ ایسے اللہ کے محبوب ہین کہ اللہ تعالے قسم کہاتا ہے آپکی خاک پا کی
فرماتا ہے لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ پس اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے مکہ معظمہ کی
قسم فقط اسیوجہ سے کہائی ہے کہ وہ بلد محبوب ہے خیال کرنیکا مقام ہے کہ کسقدر اللہ کو توجہ اور
التفات ہے رسول کریم کے متوسلین اور منتسبین کیجانب الغرض بعد قسم کے اللہ تعالے نے فرمایا ہے

البتہ پیدا کیا ہمین نے انسان کو بہت اچھی اندازہ پر پھر گرا دیا اوسکو بہت نیچے سب نیچونکے یعنے تھے وہ از روے خلقت کے اچھے مگر جب اونہون نے کفر کیا تو ہمنے اونکو نیچونسے نیچے کر دیا مراد یہ ہے کہ فضل و بشری اونکا صلب کر لیا گیا اور وہ جانورون سے بھی بدتر کر دیے گئے جیسا کہ وہ بیچ قرآن مجید مین فرماتا ہے کفار کی نسبت مین کہ وہ مثل چوپاؤن کے ہین بلکہ اونسے بھی بدتر ہین وہ بدتری اونکی بسبب کفر اور شرک کے ہے فضل نوع انسانی مین اوس سے نقصان نہین آتا ہے اور جسطرح کہ اللہ تعالے نے تمام خلق مین بسبب تعلق جناب نبوت کے نوع انسان کو مکرم کیا ہے اسیطرح اولاد آدم مین اجداد محمدی کو اونکی عصر کی انسانون مین بسبب وہ نور کی حاملیت کے فضل دیا ہے چنانچہ شیث علیہ السلام باوجود یکہ اولاد آدم مین سب بہائیونسے عمر مین چھوٹے تھے حاملیت نور شریف نے اونکو سب سے بڑا کر دیا بعد آدم کے وہی قائم مقام آدم کے ہوے اور مرتبہ نبوت پایا حضرت ادریس علیہ السلام کہ حاملان نور محمدی سے ہین اونکو یہ مرتبہ دیا کہ زندہ آسمان پر گئے اور جنت مین پہونچے اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا نوح علیہ السلام بھی حامل نور محمدی ہین اونکو یہ فضل دیا کہ تمام روے زمین کے کفار کو اونکی بددعا سے ایک مرتبہ طوفان بھیجکر برباد کر دیا اور جو اون پر ایمان لائے تھے اور اونکے ساتھ کشتی پر سوار ہوے تھے اونکو سبکو حضرت نوحؑ کی برکت سے اوس طوفان عظیم سے بچا لیا اور ابراہیم علیہ السلام پر اوس نور کی برکت سے آتش نمرود کو گلزار کر دیا اور مرتبہ خلت اونکو مرحمت کیا اور اسمعیل علیہ السلام اور اونکی والدہ حضرت ہاجرہ کی فیض قدم سے مکہ معظمہ کو آباد کیا اور بیت اللہ وہان بنوایا اور چشمہ زمزم کو وہان جاری کیا جو تمام دنیا کے چشمون پر فضل رکھتا ہے اور صفا اور مروہ کو کہ دو پہاڑ ہین مکہ مین عظمت اونکی تحت قدم آنا نے سے عنایت کی کہ قرآن مجید مین خود اونکو شعائر اللہ فرمایا ہے تفصیل اسکی کتب سیر مین لکہی ہے

من حاملان نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ... حضرت اسمعیل علیہ السلام

کہ جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوے نور محمدی اونکی پیشانی پر چمکتا تھا حضرت سارہ کہ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کی زوجہ تھین اونکو رشک آیا اسوجہ سے کہ اونکے لڑکا کوئی نتھا اور اونکو طمع اس امر کی تھی کہ اونکے لڑکا پیدا ہو اور نور محمدی اوسکے سپرد ہو جب نور محمدی حضرت اسمٰعیل مین دیکھا اوسے تحمل نہو سکا ہر وقت ملول رہتی تھین اور ابراہیم علیہ السلام جناب احدیت سے مامور تھے کہ اسمٰعیل اور ہاجرہ کے مقدمہ مین جو سارہ کی مرضی ہو وہ کرین آخرکار نوبت یہ پہونچی کہ ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل اور ہاجرہ کو ہمراہ لیا اور اوس جگہ جہان اب حرم مکہ ہے پہونچا دیا اور وہان اوس زمانہ مین نہ عمارت تھی نہ زراعت تھی نہ آبادی تھی اور نہ پانی تھا اور اسواسطے وہان لیگئے کہ حضرت سارہ کی مرضی یہی تھی کہ ایسی جگہ پر اونکو جا کر چھوڑ آوین اور در حقیقت یہ ابتلا تھی حضرت خلیل اللہ کو اللہ کی طرف سے جو عشاق کو ہوا کرتی ہے ابراہیم علیہ السلام چونکہ راضی برضا تھے حضرت اسمٰعیل اور اونکی والدہ کو وہان پہونچا کر اور ایک تھیلی بھر خرمے اور ایک مشک پانی اونکو دیکر خود وہانسے وطن کو پلٹے بی بی ہاجرہ نے چند بار حضرت خلیل اللہ سے کہا کہ مجھکو اس حال مین چھوڑ کر کیون چلے جاتے ہو ابراہیم علیہ السلام نے جواب ندیا اور اونکی طرف التفات نکیا اسوجہ سے کہ اسیکے مامور تھے آخرکار ہاجرہ نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالےٰ نے تمکو حکم کیا ہی کہ ہمارے ساتھہ یہ معاملہ کرو اوسوقت خلیل اللہ نے فرمایا ہان حضرت ہاجرہ نے جب یہ سنا راضی ہوگئین اور کہا میرا خدا مجھکو ضائع نکریگا جبتک وہ پانی اور خرمے رہے حضرت ہاجرہ اوسکو کہاتی تھین اور فرزند کو دودہ پلاتی تھین جب خرما اور پانی ہوگیا شدت پیاس سے یہ نوبت پہونچی کہ حضرت اسمٰعیل خاک پر تڑپتے تھے حضرت ہاجرہ کو تحمل نہو سکا کہ فرزند کو اس حال مین دیکھین اوٹھکر کوہ صفا کیطرف گئین اور تھوڑی دیر وہان ٹھہرین اور ہر طرف دیکھا اگر کوئی فریادرس ہو کسیکو نپایا بعد کوہ صفا سے اوتر کر دوڑین

یہانتک کہ اوس میدان کو طے کرکے کوہ مروہ پر کہڑی ہوئین اور میدان کی طرف دیکہا کہ شاید
کوئی فریادرس پیدا ہو کسیکو نپایا ساتہہ مرتبہ اسی طرح پر آپ دوڑین اللہ تعالے کو
حضرت ہاجرہ جدہ جناب رسالت کا فعل ایسا مقبول ہوا اور پسند آیا کہ مناسک حج مین اسکو
جاری رکہا اور لکہا ہی حضرت ہاجرہ ہر بار اسمعیل کو آکر دیکہہ لیتی تہین آخر بار اونکو قریب
بہ ہلاکت پایا اور اس مرتبہ جب مروہ پر پہونچین ایک آواز سنی اور کہا اوس آواز دینیوالے سے کہا کہ آواز
تیری سنی مین نے اگر فریادرس ہے تو میری فریادرسی کر اور وہ آواز حضرت جبرئیل کی تہی
وہ اسمعیل کے پاس مقام زمزم پر کہڑے تہے جبرئیل نے اونکو جواب مین پوچہا کون ہے تو
حضرت ہاجرہ نے کہا مین ہون ہاجرہ ابراہیم کی ام ولد جبرئیل نے کہا او سنو تمکو تنہا یہان
کس پر چہوڑا حضرت ہاجرہ نے کہا خدا پہ جبرئیل نے کہا ایسے پر تمکو چہوڑ گیا ہی کہ وہ کافی ہے تمکو
پس جبرئیل علیہ السلام نے اپنی پیر کی ایڑی سے یا اپنے پیر سے زمین کو کہودا اور وہانسے
ایک چشمہ جاری ہوا ہاجرہ جب اسمعیل کے پاس آئین دیکہا کہ ایک چشمہ اوسکے سامنے روان ہے
حضرت ہاجرہ ڈرین کہ ایسا نہو پانی بہہ جاوے اور اوسکے گرد اونہون نے ایک تہالہ باندہ دیا
اور مشک مین پانی بہرنے لگین جبرئیل علیہ السلام نے اونکی تسکین کی اور کہا کہ ڈرنہین یہ چشمہ
وہ ہی جو جاری رہیگا اور اللہ تعالے اپنے مہمانون کو اس چشمہ سے پانی پلاویگا اور ایک روایت
مین ہے کہ جبرئیل ؑ نے کہا نہ ڈرو تم اللہ تعالے تمکو ضائع نکریگا یہ مقام بیت اللہ ہے یہ لڑکا
اور اسکا باپ اس گہر کو بناوینگے پس چاہ زمزم اوسی جگہ ہی جہان حضرت ہاجرہ نے تہالہ باندہ
دیا تہا لکہ بی بی ہاجرہ اوس چشمہ کا پانی پیتی تہین اوس سے بہوک اور پیاس دونو کو تسکین ہوتی
تہی چندے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمعیل نے اسطرح گذر کی پہر قبیلہ جرہم کا وہان گذر ہوا
اور بسبب اوس پانی کے اونہون نے وہان سکونت اختیار کی اسمعیل علیہ السلام نے بہی مین

پرورش ہوے یہانتک کہ جوان ہوے اور زبان عرب اونسے سیکھی اور اوسی قبیلہ کی ایک لڑکی کر
حضرت اسمعیلؑ نے نکاح کیا اور لڑکی پیدا ہوئی کبھی کبھی ابراہیم علیہ السلام بسبب محبت کے
اونکو دیکھنے کو تشریف لاتے تھے حضرت سارہ سے اجازت لیکر اس شرط پر کہ اپنی براق پر سے
نہ اوترین اور نہ اونکے پاس بیٹھین نقل کرتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام ملک شام مین رہتے تھے
صبح کو کھانا حضرت سارہ کے ساتھ کھا کر اپنی براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ مین آتے تھے اور اسی طرح
پلٹ جاتے تھے کہ شکو قیلولہ مکان پر کرتے تھے یہی حال رہا یہانتک کہ آپ مامور ہوے
بیت اللہ شریف کی تعمیر کیواسطے اوسوقت آپ حرم مین تشریف لائے اور اسمعیل سے ملے اور کہا
کہ اللہ تعالے نے مجھکو ایک کام کا حکم فرمایا ہی تو بھی اوسمین میری اعانت کر اسمعیل علیہ السلام نے
کہا آپ خدا کے حکم کی تعمیل کرین مین آپکی فرمان برداری مین حاضر ہون حضرت خلیل اللہؑ نے کہا
کہ مجھکو حکم ہوا ہے کہ ایک گھر اس جگہ پر تعمیر کرون اور اوس سرخ ٹیلہ کیطرف اشارہ کیا جہان
ہاجرہ اور اسمعیل کو چھوڑ گئے تھے اور وہ وہ مقام تھا جہان حضرت آدمؑ علیہ السلام کیواسطے
عبادتخانہ بنایا گیا تھا اور وقت طوفان نوح کے وہ آسمان پر اوٹھہ گیا تھا حال اسکا مذکور
ہو چکا ہی الغرض ابراہیم علیہ السلام جبرئیل کی تعلیم سے اور اسمعیل کی مدد سے بیت اللہ شریف
تعمیر کرنے لگے اسمعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام دیوار بناتی تھی جب دیوار
بلند ہوئی اور حضرت خلیل اللہؑ اوسکے بنانے مین عاجز ہوے ایک پتھر لائے اور اوسپر کھڑے ہوکر
بنانے لگے نشان آپکے قدم کا اوس پتھر پر رہ گیا اوسکو مقام ابراہیم کہتے ہین اللہ تعالی نے حضرت
خلیل اللہ کے قدم کی برکت سے اوس پتھر کو یہ فضل عنایت کیا ہی کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے
واتخذوا من مقام ابراهيم مصلے چنانچہ اسی وجہ سے مقام ابراہیم پر نفل پڑہنا سنت ہے جب
ابراہیم علیہ السلام [illegible] اوس گھر کو بنا چکے دعا کی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم [illegible]

روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام حجر اسود کی جگہ پر پہونچے اسمعیل سے کہا کہ ایک اچھا پتھر لا کہ نشان ہے آدمیون کیواسطے اسمعیل علیہ السلام ایک پتھر لائے حضرت خلیل اللہ نے کہا اس سے بہتر لا اسمعیل پتھر ڈھونڈنے کو گئے جبل ابو قبیس سے آواز آئی کہ اے ابراہیم تیرا پاس تمہاری ایک امانت ہے اسکو لو پس حجر اسود کو ابراہیم علیہ السلام نے لیلیا اور اوسکو مقام پر رکھدیا جب ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ سے فارغ ہوئے جبرئیل علیہ السلام نے اونکو مناسک حج تعلیم کیے اول اونکو طواف بیت اللہ اور سعی صفا اور مروہ کے سکھائے بعد اوسکے اونکو مقام عرفہ پر لیگئے اور وقوف وہانکا بتایا پھر مقام جمع مین کہ اوسکو مزدلفہ کہتے ہین ابراہیم علیہ السلام کو لیگئے اور کہا یہ وہ مقام ہے جہان حاجی نماز کو جمع کرکے پڑھتے ہین پھر ابراہیم اور جبرئیل علیہما السلام مقام منا مین گئے راہ مین شیطان اونکے سامنے آیا جبرئیل علیہ السلام نے سات کنکریان اوٹھا کر ایک ایک کنکری اللہ اکبر کہہ کر اوسکو ماری اسیوجہ سے مناسک حج مین حکم ہے حاجیونکو کہ اوس جگہ پر کنکریان مارین اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے وہ کنکریان شیطان تک پہونچا دیتا ہے پھر ابراہیم علیہ السلام اوس پتھر پر جسے مقام کہتے ہین کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگون حج خانہ کعبہ کا تمپہ فرض ہوا اللہ تعالیٰ نے آواز ابراہیم علیہ السلام تمام بنی آدم کو سنادی یہانتک کہ جو لوگ اصلاب آبا اور ارحام امہات مین تھے سبنے اوسکو سنا اور اللہ تعالیٰ کی علم مین جن لوگونکے مقدر مین قیامت تک حج بیت اللہ کرنا تھا اونھون نے ابراہیم علیہ السلام کے جواب مین کہا لبیک اللّٰہم لبیک اور وہی لوگ حج بیت اللہ سے مشرف ہوتے ہین عرض یہ ہے کہ جبتک اسمعیل علیہ السلام زندہ رہے ولایت خانہ کعبہ اونہین سے متعلق رہی بعد اونکے انتقال کے ثابت بڑے بیٹے اسمعیل علیہ السلام کے اونکے قائم مقام ہوئے اور ولایت خانہ کعبہ اور سرداری قبیلہ جرہم کی اونسے متعلق ہوئی اور بعد اونکے مضاض ثابت کے نانا متولی کعبہ ہوئے اسوجہ سے کہ اولاد اونکی صغیر سن تھی مدت تک

ولایت بیت اللہ قوم جرہم مین رہی اور اولاد اسمعیل علیہ السلام بلحاظ قرابت اور اونکی عقوق کے
دعوے ولایت کعبہ اونسے نکرتے تھے بعد ایک مدت دراز کے قوم جرہم کے لوگ ظلم کرنے لگے
اور مسافرونکو ستانے لگے اور بیت اللہ شریف کی مال مین خیانت کرنے لگے قبائل عرب سب
اونسے ناراض ہوگئے اولاد اسمعیل علیہ السلام مین سے اولاد بکر بن عبد مناف بن کنانہ نے
اور لوگونکو متفق کرکے قوم جرہم کو پیغام بھیجا کہ ولایت کعبہ کے ہملوگ مستحق ہاین جبتک ہم لوگ
راہ راست پر تھے ہمنے تمہارے حقوق تربیت اور قرابت کی وجہ سے دعوی ولایت کعبہ کا نہین کیا
اب تم ظلم کرتے ہو اور لوگونکو ایذا پہونچاتے ہو پس تم اب مکہ سے باہر جاؤ اور ولایت اور حکومت
یہانکی ہمکو دو ورنہ ہمسے اور تمسے مجادلہ ہوگا قوم جرہم مین بسبب اونکی کثرت کے غرور اور
کبر بہت ہوگیا تھا اس بات کیطرف توجہ بھی نکی اور ایک لشکر ترتیب دیکر اولاد بکر کی مقابلہ پر
آئے وہ بھی مقابلہ پر آمادہ ہوئے چونکہ نور جناب رسالت پناہ اونمین انتقال کرتا تھا اللہ تعالےٰ
نے اوسکی برکت سے ایک ایسی ہیبت قوم جرہم کے دلونمین ڈالدی کہ وہ ڈر گئے اور سمجھ گئے
کہ ہم انسے مقابلہ مین سر سبز نہونگے اور اونہون نے پناہ مانگی اور اس امر پر بعد گفتگو کی صلح
ہوگئی کہ مکہ معظمہ وہ لوگ اولاد اسمعیل کو دیدین اور خود معہ اہل و عیال اور مال اور اسباب کے
نکلجاوین یہ بات قرار پاگئی عمرو بن حارث جو سردار قوم جرہم کا تھا اوسنے بسبب رشک کے
حجر اسود کو رکن کعبہ سے اوکھاڑ کر معہ دو ہلالے غزال ان کعبہ اور ہتیارو غیرہ کے کہ کعبہ شریف
مین تھی چاہ زمزم مین ڈالکر اوسکو پاٹ دیا اور زمین کو برابر کر دیا اور تمام جرہم مکہ سے نکلکر
یمن مین آباد ہوئے اور بعضی روایت کرتے ہین کہ بسبب ظلم کے اللہ تعالےٰ نے قوم جرہم پر
دیا مسلط کی بعضے اونمین سے ہلاک ہوئے اور بعضے وہانسے نکلگئے اوسوقت اولاد اسمعیل علیہ السلام
متولی کعبہ ہوئی اور چاہ زمزم شریف اوسوقت سے ناپدید رہا یہانتک کہ عبد المطلب جد امجد جناب

نبوت اہل مکہ پر رئیس ہوے اور بالہام الٰہی اونہوں نے چاہ زمزم کو صاف کیا تفصیلی حال اسکا آئندہ
مذکور ہوگا اور مدح کرتا ہی اللہ تعالےٰ حضرت اسمعیل کی قرآن مجید مین اِنَّہٗ کَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَکَانَ
رَسُوْلًا نَّبِیًّا بالتحقیق وہی اسمعیل تھا سچا وعدہ کا اور تھا رسول نبی فرمایا ہی مفسرین نے کہ آپ
جو وعدہ کرتے تھے اوسکو ضرور پورا کرتے تھی اسواسطے اللہ تعالےٰ نے آپکو صادق الوعد فرمایا ہی
اور لقب ہی حضرت اسمعیل کا ذبیح اللہ چنانچہ نبی کریم نے فرمایا ہے اَنَا ابْنُ الذَّبِیْحَیْنِ مین دو ذبیح کا
بیٹا ہون مراد اس سے اسمعیل اور عبد اللہ ہین اور قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ نے قصہ ذبح کا
ارشاد کیا ہی علماء مفسرین اسمین اختلاف کرتے ہین کہ ذبیح اسحاق ہین یا اسمعیل لیکن اکثر اسکے
قائل ہین کہ ذبیح اسمعیل علیہ السلام ہین اور کیفیت ذبح یہ مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
خواب مین مامور ہوے فرزند کے ذبح کرنیکی آپنے حضرت اسمعیل سے کہا ای بیٹا رسّی اور چھری
اوٹھالے اور میرے ساتھ آ اس راہ مین جب وہان سے چلے راستہ مین شیطان آپکے سامنے آیا
تاکہ آپکو فریب دے اور اس کام سے باز رکھے حضرت خلیل اللہ نے فرمایا اخسأ ای دشمن دور ہو
میرے سامنے سے مین اپنے اللہ کے حکم کو پورا کرونگا ابلیس جب وہانسے مایوس ہوا اسمعیل علیہ السلام
کے پاس آیا اور کہا کہ ابراہیم تمکو ذبح کرنیکو لیے جاتے ہین اور اونکے زعم مین یہ بات ہی کہ اللہ تعالےٰ
نے اونکو یہ حکم کیا ہی اسمعیل علیہ السلام نے کہا ہم اپنے اللہ کے مطیع اور تابعدار ہین اور راضی ہین
جو کچھ اوسکی مرضی ہو شیطان وہانسے بھی مایوس ہوکر حضرت ہاجرہ کے پاس گیا اور اونسے بھی
بیان کیا کہ ابراہیم تیرے فرزند کو ذبح کرنیکو لیے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ مجھکو حکم خدا ہوا ہے
اسکو ذبح کرنیکا حضرت ہاجرہ نے کہا اگر پروردگار عالم کا حکم ہے سوای تسلیم کے کیا چارہ ہے
ابلیس لعین شرمندہ ہوکر چلا گیا ابراہیم جب اوس مقام پر پہونچے اسمعیل علیہ السلام سے کہا اے
بیٹا مین مامور ہوا ہون کہ تجھکو اللہ کے واسطے ذبح کرون اسمعیل علیہ السلام نے کہا ای باپ

جس بات کے لیے مامور ہوئے ہین اوسکو کریں پاؤ گے آپ مجھکو انشاء اللہ تعالے صبر کرنیوالون سے
اور فرمایا حضرت اسمعیل نے کہ اے باپ میرے ہاتھ اور پیر مضبوط کر کے باندھ دو تاکہ مجھسے کوئی ایسی
حرکت صادر نہو کہ میرے اجر مین نقصان پہونچاوے اسواسطے کہ موت بہت سخت اور دشوار امر ہے
اور چھری کو خوب تیز کر لو تاکہ جلد مین رہائی پا جاؤن اور جب مجھکو لٹانا تو منھہ میرا زمین کیطرف
کردینا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ تم جب میرے منھہ کو دیکھو شفقت پدری جوش
اور ہماری پروردگار کے حکم مین قصور واقع ہو اور میری محبت تمہارے اور خدا کے حکم کے درمیان حائل
ہو جائے اور اگر تمہاری مرضی ہو تو میرا پیراہن میری مان ہاجرہ کے پاس پہونچانا تاکہ وہ اوس پیراہن سے
تسلی خاطر کرے ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے فرزند اچھا مددینے والا ہے تو میرا خدا کے حکم مین
اور باندھا اپنے فرزند کو جیسا کہ اونہون نے کہا تھا اور چھری اونکے گلے پر رکھی اور ہر چند کہ چھری کو آپ
دبتے تھے لیکن وہ نہ کاٹتی تھی اور ایک روایت مین ہے کہ جب آپ زور کرتے تھے چھری پلٹ جاتی تھی
اور نقل کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے ایک ٹکڑا لوہے کا اسمعیل علیہ السلام کے حلق پر قائم کر دیا تھا
اوسنے حلق مبارک کو کٹنے نہ دیا الغرض جب اللہ تعالے جلشانہ نے اپنے خلیل کو فرزند کی نذر کرنے مین
اور اسمعیل کو جان نذر کرنے مین سچا اور کامل اور ایکرنگ پایا ندا فرمائی ای ابراہیم تصدیق کی تو نے
اپنی خواب کی اور ایک گوسفند اسمعیل علیہ السلام کے فدیہ مین بھیجا چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے وَفَدَیْنَاہُ
بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے کہا ہے کہ فدیہ اسمعیل ایک گوسفند تھا جنت کا جسنے چالیس برس
مرغزار جنت مین چرا تھا اور منقول ہے کہ جسوقت جبرئیل علیہ السلام فدائے اسمعیل آسمان سے لاتے تھے اس خوف سے
کہ کہین ابراہیم تعجیل نکرین اور فرزند کو ذبح نکر ڈالین جبرئیل نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت خلیل اللہ کہ تقبیر کرنے
کیواسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آواز سنکر نظر کی دیکھا کہ جبرئیل ہین اور فدیہ لائے ہین کہا اپنے
لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اسمعیل علیہ السلام جب اس حال سے واقف ہوئے آپنے کہا اللہ اکبر و للہ الحمد

بیان ذکر ولادت باسعادت

اور یہ سنت اونکی اوقات ذبح مین اونکی یادگار باقی ہی اور اوس گوسفند کو ابراہیم علیہ السلام نی ذبح کیا اسلیے
ایام نحر مین قربانی واجب ہی باقی رکھی اونکی سنت کو اللہ تعالی نی شرف اولاد ابراہیم جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اور آنکی امت پھر چنانچہ حدیث مین ہی کہ پوچھا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی حال قربانی کا فرمایا
کہ یہ سنت ہی تمہارے باپ ابراہیم کی اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ عمر حضرت اسمعیل علیہ السلام کی
ایک سو سینتیس برس کی یا ایک سو تیس برس کی ہوئی بعدہ وہ نور شریف اولاد اسمعیل علیہ السلام مین
منتقل ہونے لگا اسی شان سے جسمین وہ نور مبارک ظہور کرتا تھا وہ خلق مین معظم ہو جاتا تھا یہانتک
کہ وہ امانت الٰہی حضرت عبداللہ سے منتقل ہوکر حضرت آمنہ کو سپرد ہوئی ایام حمل مین حضرت آمنہ کی
یہ شان تھی کہ عبدالمطلب کہتے ہین مین بڑے بڑے حاکمون کے سامنے گیا ہون کبھی کسی کی ہیبت مجھپر
طاری نہوئی الا ایام حمل مین جب مین آمنہ کے سامنے جاتا تھا مجھپر اونکی ہیبت اثر کرجاتی تھی اور جب
وقت ولادت باسعادت کا قریب آیا اللہ تعالے نے حضرت حوا اور آسیا اور مریم کو جو بڑی معظم بیبیان
ہین حوران جنت کی ہمراہ حضرت آمنہ کے پاس بھیجا واسطے اونکی تسکین خاطر کی اور وقت ولادت
شریف کے تارے زمین سے اسقدر نیچے ہو گئے تھے کہ دیکھنے والے جانتے تھے زمین پر گر پڑینگے یہ عظمت دی تھی
اللہ تعالے نے مولد جناب رسالت کو کہ اجرام علوی نے اپنی مقامات کو چھوڑکر زمین کیطرف توجہ کی تھی
اور وقت ولادت شریف کے جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا ظاہر ہوا ہی نبی اللہ کے ظاہر ہوا ے
رسول اللہ کے جناب سرور عالم اللہ کی یاد مین ایسے مستغرق تھے کہ التفات نفرمایا جبرئیل علیہ السلام
نے اوسوقت عرض کیا بسم اللہ اظہر یا محمد بن عبداللہ اللہ جل شانہ کا اسم مبارک آتے ہی توجہ کی
جناب رسالت نے اس عالم کیطرف اور تشریف لائے مثل چودھوین رات کی چاند کے روشن

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوۃ والسلام علیک

ابیات

یا سید الانام الصلوۃ والسلام علیک یا مصباح الظلام الصلوۃ والسلام علیک یا قمر التمام

سید عالی نسب پیدا ہوئے | سرور امی لقب پیدا ہوئے
ایک یہ عالم جن پہ شیدا ہے سب | آج وہ ماہ عرب پیدا ہوئے

السلام اے کاشف اسرار پنہان السلام | السلام اے شافع روز جزا خیر الانام
السلام اے درگہت دار الشفا ہر خستہ را | السلام اے دست تو عقدہ کشا ہر بستہ را
السلام اے خادم درگاہ تو روح الامین | نائب خاص خدا سلطان خیل مرسلین
السلام اے دارو ے ہر درد در لبہاے تو | بحر بخشش بہر مسکینان ید والاے تو
السلام اے منتشی نورت ز نور کبریا | منتشی از نور تو جملہ وجود ما سوا
آمدم بر درگہت بس زار و بیمار سقیم | دارو ے خواہم ز لعل جانفزایت اے کریم
زندہ کرد عیسیٰ مریم یکے زندہ نماند | کشتۂ ناز ترا عشق زندۂ جاوید خواند
اے زہے خوش قسمتش کو تیغ تو کشتہ شد | کشتنی زنگ حدیث از جہان پاک شستہ شد
بہر عذر کشتگان خود بمن رحمے نما | در کثافت ہائے عصیان تا نمانم مبتلا
ہادیے عاجز بدرگاہت پناہ آوردہ است | از کرم سویش نگہ کن کو نہایت خستہ است

اللّٰہم صل وسلم وبارک علیہ حبیب وہ آفتاب جہانتاب افق رسالت سے طالع ہوا ظلمت کفر وشرک سے دنیا مٹنے لگی اور نور ایمان کا ہر طرف بلاد و امصار میں پھیلنے لگا کچھ لوگ مکہ کے رہنے والے جنکی دل روشن اور بینا تھے بے تکلف ایمان لائے اور درجۂ فضل فضیلت کو حاصل کیا سابق الایمان کہلائے جسقدر خدا کی راہ میں اونہوں نے دنیا میں تکلیفیں اٹھائیں اوسیقدر اونکو اللہ تعالے نے فضل دیا لیکن اکثر اہل مکہ حضرت کے مخالف رہے اور آپکو ہر طرح پر ایذا دیتے رہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکی ایذا پر صبر کرتے تھے اور ہمیشہ بسبب کمال رحمت کے اونکی خیر خواہی میں مصروف رہتے تھے اور کفر اور شرک کی شناعتیں

اور دین حق کے پھیلانےمین اللہ تعالٰے کی رضامندی کیواسطے کوشش کرتے تھے یہ خبیث چنانچہ تجھے چاہا کہ دین حق کو ظاہر نہونے دین لیکن اللہ تعالٰے نے اپنے حبیب سے فرمایا ہُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ پس موافق اپنے ارشاد کے اللہ جلشانہ نے دین حق کو کل ادیان پر غالب کیا اور تمام روی زمین پر پھیلا دیا کیفیت اوسکی اسطرح مروی ہی کتب معتبرہ مین کہ نبوت کے بارھوین برس بارہ آدمی اہل مدینہ موسم حج مین کعبہ شریف کی زیارت کیواسطے مکہ مین آئے اور مقام عقبہ مین جناب سرور عالم سے اونہون نے ملاقات کی اور حضور کے دست حق پرست پر بیعت کی جب وہ لوگ مدینہ طیبہ کو چلنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمر کو اونکے ہمراہ کیا تاکہ اہل مدینہ کو احکام دین سکھاوین اور قرآن مجید اون پر پڑہین اور ایک روایت مین ہی کہ اوس اور خزرج نے ایک خط حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا کہ کسی شخص کو ہمارے پاس بھیجدیجیے کہ وہ قرآن اور احکام شریعت ہمکو تعلیم کرے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا جب وہ مدینہ منورہ مین پہنچے اسعد بن زرارہ کے مکان مین اوترے اور قرآن اور احکام کی تعلیم مین مشغول ہوے اور خلق کو دعوت اسلام کرنے لگے اسید بن حضیر اور سعد ابن معاذ مسلمان ہو گئے اور حضرت سعد بن معاذ نے بنی عبد الاشہل اپنی قوم کو اسلام کی دعوت کی وہ سب ایکبارگی مسلمان ہوے اور کوئی گھر مدینہ کے گھرونمین نتھا مگر یہ کہ اوسمین مسلمان مرد اور عورتین پیدا ہو گئے سوای چند گنتی کے گھرونکے اور مروی ہی کہ جب نماز جمعہ بجاے نماز ظہر کے فرض ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو اطلاع دی کہ نماز جمعہ پڑہین اسعد بن زرارہ نے مسلمانونکے ساتھ مدینہ منورہ مین نماز جمعہ پڑہی اور ایک روایت مین ہے کہ مصعب بن عمر نے نماز پڑہائی جب نبوت کا تیرھوان سال آیا اللہ جلشانہ کو منظور ہوا کہ اپنے حبیب کی نصرت کرے اور دین محمدی کے

اعزاز کو ظاہر نہ فرمایئے پانسو آدمی اور ایک روایت مین ہی کہ تین سو آدمی مدینہ کے رہنے والی مسلمان اور کافر قریش اور خزرج کی موسم حج مین بیت اللہ شریف کی زیارت کرنیکو مکہ معظمہ مین آئے بہتر مرد اور ایک روایت مین ہے کہ تہتر مرد اور دو عورتون نے اونمین سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے وعدہ کیا کہ ایام تشریق کی دوسری شبکو شعب عقبہ مین حاضر ہو تم تاکہ باہم بیعت کرین ہم کعب بن مالک کہتی ہین کہ جب وہ رات آئی آدہی رات کو ہم مشرکون سے چھپکر اپنی قوم سے باہر آئے اور عقبہ کی طرف متوجہ ہوی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمسے پہلے اوس مقام موعود پر پہونچگئے تھے اور عباس ابن عبد المطلب حضور کے چچا آپکی ہمراہ تھے اور عباس اوسوقت تک قریش کے دین پر تھے مگر بسبب شفقت کی حضرت کے ساتھہ آئی تھے اول سب سی ہم مین سے براء بن مالک نے حضرت کی حضور مین حاضر ہوے اور اونکے پیچھے ہم بھی پہونچا اور جناب سرور عالم سے ملا اول سبسی عباس نے کلام شروع کیا اور کہا ای اہل مدینہ محمد اپنی قوم مین عزیز ہی اور ہم اوسکی حفاظت کرتے ہین اوسکے دشمنون سے لیکن وہ بھی چاہتا ہے کہ ہمسے قطع کریں اور تمسے ملے اگر تم جانتے ہو کہ جو کچھہ وعدہ اونسے کروگے اوسکو وفا کروگے تو وہ تمہاری طرف آوینگے اور اگر تمکو اپنے نفس پر اعتماد نہین ہے تو اسوقت اونکو ترک کرو اور اونکو اونکی قوم مین رہنے دو کہ اپنی قوم مین عزیز ہے انصار نے کہا ای عباس تمنے جو کچھہ کہا وہ ہمنے سن لیا یا رسول اللہ آپ خود فرماوین اور جو شرط آپکو منظور ہو اپنی اور خدا کے بارہ مین کیجیے اور ایک روایت مین ہی کہ براء بن معرور نے کہا واللہ جو کچھہ ہماری زبان پر ہے اگر ہمارے دل مین اوسکے سوا کچھہ اور ہوتا تو ہم کہتے کہ داعیہ ہمارا یہ ہے کہ وفا کرین ہم جو کچھہ کہین اور خدا اور رسول کی راہ مین جانبازی کرین بعدہ جناب سید عالم خود متکلم ہوی اور قرآن مجید اونکو سنایا اونھون نے کہا یا رسول کس چیز کی بیعت کرین ہم آپکے ہاتھہ پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بیعت کرو تم میری اوپر اسپر کہ جو کچھ کہون اوسکو سنو اور فرمان بردار رہو نشاط اور کسل کے حال مین
اور اسپر کہ خرچ کرو تنگی اور آسانی مین نفقہ کرو تکلیف اور فلاح کی حالت مین اور اسپر کہ امر معروف
اور نہی منکر کرو اسپر کہ امر الٰہی کو بجا لاؤ یعنی جو مین حکم کرون یا جس امر کو منع کرون دونون پر عمل کرو
اور حق بات کہو اور کسی ملامت کرنیوالیکی ملامت سے نڈر رہو اور اسپر کہ مجھکو مدد دو اور جب مین
تمھارے پاس آؤن تو مجھکو نگاہ رکھو اوس چیز سے جس سے اپنی نفسونکو اور فرزندونکو اور اہل کو
نگاہ رکھتے ہو تو تمکو بہشت ہوگی وہان ملیگی کعب بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ کہتے ہین کہ اول براء
بن معرور رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑا اور کہا قسم ہے اوس خدا کی
جسنے آپکو خلق حق دیکر نبی کرکے بھیجا ہے مین نے اس امر پر کہ جو کچھ آپنے فرمایا ہے بیعت کی پس
اول شخص جسنے ایک روایت کے بموجب بیعت کی وہ تھے اور کہتے ہین کہ اول شخص انصار سے کہ ابتدائی اہل
اسلام کے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے وہ تھے اور بنو نجار کے زعم مین یہ ہے کہ اول شخص
جسنے بیعت کی اوس حضور کی شب عقبہ ثانیہ مین اسعد بن زرارہ تھے اور بنو عبد الاشہل کہتے ہین
کہ اول شخص جسنے بیعت کی ابو الہیثم بن التیہان ہین پھر سب انصار نے بیعت کی کعب بن مالک
سے مروی ہے کہ ابو الہیثم بن التیہان نے کہا یا رسول اللہ ہمارے اور آدمیونکے درمیان مین عہد
اور پیمان ہین اونکو ہم قطع کرتے ہین مبادا جب ہم یہ امر کرلین اور اللہ تعالے آپکو نصرت
اور غلبہ دے تو آپ اپنی قوم اور قبیلہ مین پھر جاوین اور ہمکو چھوڑ دین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے تبسم کیا اور فرمایا ایسا نہوگا تم مجھسے ہو اور مین تمسے ہون جان جانکے ساتھ اور تن تنکے
ساتھ حیات میری تمہارے ساتھ ہے اور ممات میری تمہارے ساتھ ہے قبر میری تم مین
ہے اور منزل میری تم مین ہے لڑونگا مین اوس سے جو تمسے لڑیگا اور صلح کرونگا اوس سے
جو تمسے صلح کریگا انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ہم آپکی محبت مین قتل ہون اور جان و مال فدا کرین

جزا اوسکی کیا ہے حضور نے فرمایا جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ پس انصار نے
بیعت حضور کے دست حق پرست پر کر لی اللہ تعالے نے یہ آیہ کریمہ نازل کی اِنَّ اللّٰهَ
اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ بعدہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بارہ شخص اونمین سے دس خزرج کے اور دو اوس کے چنکر اونکو نقیب
اونکا کیا اور ایک روایت مین ہے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص تم مین رنجیدہ
نہو اسبات سے کہ اوسکو مین نے نقیب نکیا اسواسطے کہ مین نے یہ کام اپنے اختیار سے نہین کیا
ہے بلکہ جبرئیل ؑ نے انکو میرے واسطے اختیار کیا ہے اور حضور نے جب نقبا
مقرر کر لیے اونسے فرمایا کہ تم اپنی قوم کی کفالت کرنیوالے ہو جیسے حواریین
عیسےٰ ؑ کے کفیل تھے اور مین اپنی تمام امت پر کفیل ہون اور یہ بیعت انصار کی
ماہ ذی الحجہ مین ہجرت سے تین مہینہ پیشتر واقع ہوئی اور انصار بعد بیعت کے مدینہ طیبہ کو
واپس گئے اور اسی سال مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بسبب ایذا رسانی
قریش کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رخصت لی اور جانب حبشہ روانہ ہوے راہ مین
ابن الدغنہ کہ سردار قبیلہ قارہ کا تھا آپکو ملا اور پوچھا کہاں جاتے ہو آپنے جواب دیا
کہ میری قوم نے مجھکو شہر سے نکال دیا مین چاہتا ہون کہ روے زمین پر پھرتا رہون
اور فراغت کے ساتھ اپنے خدا کی پرستش کرون ابن الدغنہ چونکہ صدیق اکبرؓ کے
اخلاق پسندیدہ اور اوصاف حمیدہ سے واقف تھا مانع آیا اور کہا تجھسا آدمی اپنے شہر
سے نکلجاوے کون تجھکو نکال سکتا ہے مین نے تجھکو اپنی پناہ مین لیا پلٹ جاؤ اور اپنے
شہر مین اپنے خدا کی پرستش کرو حضرت صدیق اکبرؓ اوسکے ساتھ مکہ معظمہ کو پلٹ آئے ابن الدغنہ
شرفاء قریش کے پاس گئے اور اونسے کہا ابو بکر جیسے شخص کو شہر سے نکالو وہ اچھی صفات کے

ساتھ موصوف ہے اور مین اونکو اپنی پناہ دیکر لایا ہون قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ کو قبول کر لیا
مگر یہ کہا کہ ابوبکرؓ سے کہدو کہ اپنے خدا کی پرستش اپنے گھر مین کرے اور نماز اور قرآن گھر مین پڑھے
اور ہمکو اس سبب سے ایذا نہ دے اور امورات مذہبی اپنے آشکارا نکرے ہم ڈرتے ہین ایسا نہو
ہمارے لڑکے اور عورتین فتنہ مین پڑجاوین ابن دغنہ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے پیام قوم کا
بیان کیا چند روز حضرت صدیق اکبرؓ نے صبر کیا بعدہ اونسے رہا نگیا اپنے گھر کے پچھواڑے ایک
مسجد بنائی اور اوسمین نماز پڑھنے لگے اور قرآن بھی وہان پڑھتے تھے لڑکے اور عورتین قریش کی
حضرت صدیق اکبرؓ کی آواز سنکر جمع ہوجاتی تھین اور حضرت صدیق اکبرؓ کو دیکھکر متعجب
ہوتی تھین اسوجہ سے کہ حضرت صدیق اکبرؓ بہت نرم دل اور بہت رونے والے تھے جب
قرآن مجید پڑھتے تھے بے اختیار آنسو اونکی آنکھون سے جاری ہوتے تھے اور وہ ضبط نکرسکتے تھے
قریش کو جب یہ حال معلوم ہوا ڈرے کہ عورتین اور لڑکے ایسا نہو اسلام کیطرف مائل ہوجاوین
کیونکہ دل اونکے نرم ہوتے ہین ابن دغنہ کو بلا کر کہا کہ ہمنے ابوبکرؓ کو تیری امان دینے سے
امان دی تھی اس شرط پر کہ اپنے گھر مین خدا کی پرستش کرے اونہون نے اوسکی خلاف کیا
اب اونسے کہدو کہ یا وہ تمہاری امان کو رد کرین یا گھر مین عبادت کرین ابن دغنہ نے حضرت
حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا کہ قریش چاہتے ہین کہ میری امان کو رد کرین اسوجہ سے کہ تمنے
اونکی شرط کو پورا نہین کیا اب یا تو تم اونکی شرط کو پورا کرو یا میری امان کو رد کرو حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے تیری پناہ کو رد کیا اور خدا اور رسول کی پناہ کے ساتھ
راضی ہوا اہل سیر نے لکھا ہے کہ جب اہل مدینہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور عقد
متابعت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل مدینہ مین باہم مستحکم ہوگیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنے یارونکو جانب مدینہ ہجرت کی اجازت دی اسواسطے کہ وہ لوگ بسبب کفار کے

ایذا پہونچانیکی مکہ مین رہ نسکتے تھی اور مروی ہے کہ جناب سرور عالم نے اپنے صحابہ سے فرمایا
مجھکو تمہاری ہجرت گاہ دکہادی وہ زمین نخلستان ہے درمیان دو پہاڑون کے یعنے
مدینہ منورہ اور منقول ہے کہ اول حضور کے صحابہ سے مصعب بن عمیر نے ہجرت کی مدینہ مین
بعدہ ابن مکتوم نے اوسکے بعد عمار یاسر اور بلال اور سعد ابن ابی وقاص نے اونکے بعد
حضرت فاروق نے مع بیس اور صحابہ کے رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین بخاری شریف
مین مروی ہے کہ صدیق اکبر نے بھی سامان سفر کیا کہ مدینہ کیطرف ہجرت کرین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا کہ صبر کرو مین امیدوار ہون کہ مجھکو بھی ہجرت کا حکم ہو یعنے ہم تم
ساتھ چلین صدیق اکبر نے کہا میری مان باپ آپ پر فدا ہون یہ امید ہے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہان صدیق اکبر نے توقف کیا تاکہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہون
اور کہتے ہین کہ صدیق اکبر نے احد نونمین خواب دیکہا کہ چاند آسمان سے بطحائے مکہ مین اوترا
اور شہر مکہ مین آیا اور صحرائے مکہ اوسکے نور سے منور ہو گیا پھر اوس چاند نے آسمان کیطرف
میل کیا اور مدینہ مین منزل کی اور زمین یثرب کو اپنی شعاع سے منور کیا اور بہت آسمان
کے تارون نے اوس چاند کے ساتھ موافقت کیواسطے حرکت کی اوسوقت وہ ماہ انجم سپاہ
کئی ہزار یارونکے ساتھ ہوا پر اوڑا اور زمین مکہ پر اوترا اور زمین مدینہ ویسی ہی روشن
اور تابان رہی مگر تین سو ساٹھ گھر اور ایک روایت مین ہے چار سو گھر جب وہ ماہ کامل
اوس بلدہ حرام مین پہونچا پھر اطراف حرم منور ہوے بعدہ وہ چاند مدینہ کیطرف چلا اور
عائشہ کے گھر مین آیا پس زمین شق ہوئی اور وہ چاند اوس کوین مین ناپدید ہو گیا
صدیق اکبر جب خواب سے بیدار ہوے رونے لگے اسواسطے کہ آپ تعبیر خواب کی خوب
جانتے تھے الغرض آپنے اوس خواب کی تعبیر مین خوب غور کیا اور سمجھ گئے کہ وہ چاند جناب

ف ہجرت کرنا صحابہ کا طرف مدینہ منورہ کے

سرور عالم ہین اور وہ تارے چمکنے والے آپکے اقربا اور صحابہ ہین کہ آپکے ہمراہ غربت کو اختیار کرینگے اور مدینہ مین ہجرت فرماوینگے اور سیہ نا اوس چاند کا مع تارون کے دلیل ہے اسپر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کو فتح کرینگے اور عائشہ کے مکان مین آنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مدینہ منورہ مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہم بستری سے مشرف ہونگی اور زیرشق ہونا زمین کا اور چھپ جانا چاند کا دلیل ہے حضرت سرور کائنات کی وفات پر حضرت صدیق اکبرؓ کو اس واقعہ کے دیکھنے سے دو غم پیدا ہوے ایک غم مہاجرت وطن کا اور دوسرا غم مفارقت جناب سید عالم کا اور قصد کرلیا حضرت صدیق اکبرؓ نے کہ اگر غربت پیش آویگی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نہ چھوڑونگا نقل کرتے ہین کہ حضرت صدیق اکبرؓ کی دو اونٹ تھی آپ اونکی خوب خدمت کرتے تھے اور کھلاتے تھے تاکہ فربہ ہوجاوین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ماموریہ ہجرت ہونیکا انتظار کرتے تھے اہل سیر نے لکھا ہے کہ جب اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کیواسطے وطن کو چھوڑا اور غربت کو اختیار کرکے مدینہ منورہ مین جاکر قیام کیا کفار کو یقین ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صحابہ سے جاکر ملین گے اور اہل مدینہ اونکی حمایت کرینگے اس امر مین مشورہ کرنیکے واسطے ایک مکان مین جمع ہوئے اور دروازہ بند کرلیا تاکہ کوئی بنی ہاشم نہ آوے اور اس مشورہ سے واقف نہو شیطان ملعون ایک بڈھے کی صورت مین وہان پہونچا اور بیٹھ گیا کفار نے کہا اے بڈھے تو کہانسے آیا ہے اور بے اجازت ہماری تمکو کون یہان لایا ہے اوس ملعون نے کہا مین نجد کا رہنے والا ہون مجھکو تمہاری صورت اور بو اچھی معلوم ہوئی اسواسطے مین چلا آیا کہ تمہاری باتین بھی سنون اور کچھ حاصل کرون قریش نے باہم کہا کہ یہ شخص نجد کا رہنے والا ہے مکہ کا نہین ہے اگر سنیگا تو کیا باک ہے پس اونہون نے باتین شروع کین اور کہا حال محمد کا تم پر ظاہر ہے قسم ہے خدا کی عجب نہین ہے اونسے جب اونکو قوت ہوگی ہم سے مقابلہ کرینگے اسبارہ مین کچھ فکر معقول

کرنا چاہیے سب اسپر متفق ہوے اور جوسبکی راے مین آیا کہنے لگا ایک لعین نے کہا کہ اونکو بند آہنی مین مقید کرکے ایک گہر مین بند کردو کہ تا حیات رہائی نپاوین شیخ نجدی نے کہا یہ تجویز اچھی نہین ہے اونکی قوم کے لوگ جب آگاہ ہونگے اونکو چہڑالین گے اور تمہارا اونکا سخت مقابلہ ہوگا دوسرے نے کہا کہ اونکو اپنے شہر سے باہر کردو جہان چاہین جائین شیخ نجدی لعنتہ اللہ علیہ نے کہا یہ تجویز بہی اچھی نہین ہے کیا تم اونکی کلام شیرین سے واقف نہین جس وہ جہان جاوینگے لوگونکو اپنی باتونمین فریفتہ کرلین گے اور لوگ اونکی بیعت کرینگے اور اتفاق کرکے تمسے لڑینگے سب نے کہا یہ بڈہا سچ کہتا ہے اور جو حق ہے تدبیر کا ادا کرتا ہے سب نے اوسکی نہایت تعظیم کی بعدہ ابوجہل ملعون نے کہا کہ میری یہ راے ہے کہ ہر ایک قبیلہ سے ایک جوان دلاور چن لیا جاوے اور تلوارین تیز اونکو دیجاوین اور وہ سب ایکمرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حملہ کرکے فراغت کرین اور جب یہ کروگے خون اونکا کل قبائل پر متفرق ہوجاویگا اولاد عبد مناف کو قوت بدلا لینے کی کل قبائل سے نہوگی مجبور ہوکر دیت لینے پر راضی ہونگے ہم اونکو دیت دیدینگے غضب اللہ علیہ شیخ نجدی نے کہا یہ البتہ فکر معقول ہے پس سب نے اوسپر اتفاق کیا اور مجلس برخاست ہوئی اور وہ سب اس مہم کی اسباب جمع کرنے لگے جبرئیل علیہ السلام اللہ کے بھیجے ہوے جناب سرور عالم کے پاس آئے اور سب حال اون کفار نابکار کا بیان کیا اور کہا کہ تحقیق اللہ تعالے آپکو حکم دیتا ہے ہجرت کا اور کہا کہ آج آپ اپنی خوابگاہ مین جہان رفقا استراحت فرماتے تھے استراحت نکیجیے اور کل ہجرت کا سامان کرکے مدینہ کیطرف ہجرت فرمایئے الغرض جب رات ہوئی کفار موافق اپنے مشورہ کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر جمع ہوے اور منتظر تھے کہ حضرت رسولکریم سوجاوین تو اپنی غرض کو پورا کرین نبی کریم اس حال سے مطلع ہوے اور سیدنا علی مرتضی علیہ السلام سے فرمایا کہ کفار میرے قتل کا ارادہ کرتے ہین

مین یہانسے جاتاہون تم میری بستر پر آج لیٹ رہو اور سبز چادر میری اوڑھ لو اور وہ چادر ردہ تھی
کہ حضرت ہمیشہ شب کو اوسے اوڑھکر استراحت کرتے تھے اور فرمایا حضور نے کہ اے علی قوی دل رہنا وہ کسی
قسم کی تکلیف تجھکو نہ پہونچا سکینگے اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مجھکو مدینہ کیطرف ہجرت کا اذن دیا گیا مین کل سامان سفر کرونگا اور مدینہ جاؤنگا اور لوگونکی
جو امانتین حضرت کے پاس تہین وہ سب حضرت نے جناب امیر کو دیدین تاکہ اونکی مالکونکو پہونچادین
اور آپکے پیچھے مدینہ کو آوین جناب ولایت مآب حضرت سیدنا علیہ السلام بستر مبارک پر لیٹے اور ردائی شریف
حضور کی اوڑھ لی رسول کریم گھر سے باہر نکلے اور اول سورۂ یٰس آیۂ کریمہ وجعلنا من بین
ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا الی آخر الآیۃ پڑہتے جاتے تھے اور مشت خاک اونپر ڈالتے ہوئے
اونپر سے گذرتے تھے اور وہ ذین دنیا کے اندھے اللہ کے حبیب کو دیکھہ نہ سکتے تھے مروی ہی کہ
جس رات کو سیدنا علی مرتضی نے اپنی نفس کو اللہ کے رسول پر فدا کیا اور حضور کے بستر مبارک پر
لیٹ رہے اللہ تعالے نے وحی کی طرف جبرئیل اور میکائیل کے کہ تمہارے دونونکی درمیان مین نے
عقد مواخات کا باندھا اور ایک کی عمر کو دوسرے کی عمر سے دس گنا کردیا ہے کون تم مین سے اپنی
عمر دوسرے کی عمر پر بخشش کرتا ہی دونو نے کہا ہم نہین بخشتے ہین اپنی حیات کو کسیکی حیات پر ہم
اپنی زندگی کو دوست رکھتے ہین اللہ تعالے نے وحی کی اونکی طرف کہ کسواسطے مثل علی ابن ابیطالب
کے نہین ہو تم کہ مواخات یعنی بھائی چارہ کیا مین نے اوسکی اور محمد کے درمیان مین اوسنے اپنی نفس کو
محمد پر فدا کیا اور اپنی حیات کو اوسکی حیات پر ایثار کیا اور حکم ہوا دونو فرشتونکو کہ جاؤ زمین پر
اور شر اعدا سے اوسکی حفاظت کرو وہ دونو فرشتے اللہ کے حکم سے زمین پر آئے جبرئیل حضرت
امیر کے سرہانے بیٹھے اور میکائیل پائین کیطرف اور جبرئیل نے کہا کون ہے تیرا سا اے
علی ابن ابیطالب اللہ تعالے جل شانہ مباہات کرتا ہی ساتھ تیرے ملائکہ پر پس کہا کسی شخص نے

ہر آنکہ بہر خدا راہ نفس بر بندد	ملک ز عرش بفرمان او کمر بندد

اور کہتے ہین کہ آیہ کریمہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ہ
اسی بارہ مین نازل ہوئی ہے منقول ہے کہ جب سرور عالم گھر سے خیریت کے ساتھ تشریف لیگئے
اور کفار پیچھے سے گھر مین اندر گئے اوسکی تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص اونپر ظاہر ہوا اور اوسنے کہا کہ یہان
کس کا انتظار کررہے ہو اونھون نے کہا ہم محمد کے منتظر ہین اوسنے کہا خدا کی قسم محمد گھر سے باہر نکلے
اور تم پر سے گذرے اور خاک تمہارے سرونپر ڈالی اونھون نے سرونپر ہاتھ پھیرا سرونکو خاک آلودہ
دیکھا اور خاک سر سے جھاڑنی اور کہتے تھے کہ جنکے سر پر وہ خاک پڑی تھی وہ سب جنگ بدر مین
ہلاک ہوگئے القصہ کفار اوٹھے اور دروازے کی درز سے دیکھا آنحضرت کی خوابگاہ مین کوئی شخص
لیٹا ہے سمجھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین کہنے لگے واللہ محمد یہہ ہین اپنی چادر اوڑھے ہوے سوتے
ہین اور حضور کے گھر مین آئے اور چاہا کہ حملہ کرین جناب ولایت مآب اوٹھ کھڑے ہوے
رضی اللہ تعالے عنہ پوچھا اونھون نے کہ محمد کہا ہین آپنے فرمایا مین نہین جانتا ہون اونھون نے
حضرت امیر کیطرف التفات نکیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگے اور مروی ہے
کہ جناب سرور عالم گھر سے نکلکر حضرت صدیق اکبرؓ کے مکانپر تشریف لیگئے اور فرمایا جو کوئی
تمہارے پاس ہو اونکو باہر کردو حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی
نہین ہے سوا میری لڑکیون کے ایک اونمین سے آپکی زوجہ ہے یعنی عائشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای ابوبکر تمکو معلوم ہو کہ اللہ تعالے نے مجھکو ہجرت کا حکم دیا ہے صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ
مین چاہتا ہون کہ آپکا مصاحب رہون حضرت نے فرمایا ہان تو مصاحب ہوگا اور ایک روایت
مین ہے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے باپکو دیکھا کہ بسبب خوشی کے رونے لگے اور
اوسوقت تک مین یہہ نجانتی تھی کہ خوشی مین بھی رونا آتا ہے ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ

آپ میری اِن دونوں اونٹوں میں سے ایک اونٹ کو قبول کریں حضرت نے فرمایا قبول کیا میں نے ساتھ
قیمت کے اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا جو اونٹ میری ملک میں سے نہیں ہے اوسپر
میں سوار نہیں ہوتا ہوں صدیق اکبرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ آپ ہیکی ملک ہے حضرت نے فرمایا نہیں
لیکن جس قیمت پر تمنے خرید کیا ہے مول لیتا ہوں صدیق اکبرؓ نے عرض کیا اگر یہی مرضی مبارک ہے
بعوض قیمت کے لیجیے حضرت عائشہ کہتی ہین کہ ہمنے جھٹ پٹ سامان سفر مہیا کیا اور عبد اللہ
بن ابو بکر کہ جوان عقلمند اور صاحب ادب تھے اونکو اس کام پر مقرر کیا کہ دنکو قریش میں
رہیں اور شب کو غار ثور میں اگر خبر کفار کی حضرت کو پہونچادیں اور عامر بن فہیرہ کہ صدیق اکبر کے
غلام آزاد تھے اونسے کہا کہ شب کو دودھ لادے تاکہ حضور اور صدیق اکبرؓ تناول فرماویں اور
ایک راہ بتانیوالا قبیلہ بنی دیل سے کہ اوسکو عبد اللہ اریقط دیلی کہتے تھے اجرت دیکر راہ بتانے
کیواسطے مقرر کر لیا اور اوسکو امان دی اور دو اونٹ اوسکے سپرد کیے تاکہ تین شبانہ روز کے بعد غار ثور
مین لائے اسماء بنت ابو بکر روایت کرتی ہین کہ صدیق اکبرؓ کے پاس پانچہزار درم نقد موجود تھے
اونہون نے اوسکو اپنے ساتھ لیا اور صفر کی اٹھائیسوین شب کو یا غرہ ربیع الاول کو کوٹھے پر
ایک روزن تھا اوسمین سے باہر گئے اور مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں
جاتے وقت نعلین مبارک اوتار ڈالے تھے اور پنجے کے بل چلتے تھے تاکہ پیرونکا نشان زمین پر نہ پڑے
راہ مین حضور کا پائے مبارک مجروح ہو گیا صدیق اکبرؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر
سوار کر لیا اور غار کے دروازے پر پہونچا دیا اور عرض کیا یارسول اللہ آپ تھوڑی دیر یہان توقف
فرمائیے تاکہ اول مین اس غار مین جاؤں اگر کوئی آفت ہو مجھکو پہونچے آپ محفوظ رہیں اور وہ غار
مشہور تھا کہ اوسمین سانپ بہت رہتے ہین پس حضرت صدیق اکبرؓ غار کے اندر گئے دیکھا کہ وہ غار
بالکل تاریک ہے صدیق اکبر اوسمین بیٹھ گئے اور ہاتھ سے ٹٹولنے لگے جو سوراخ دیکھتے تھے ایک ٹکڑا

اپنے جامہ سے پھاڑکر اوسمین بھر دیتے تھے ایک سوراخ باقی رہگیا اور کپڑا نہ رہا صدیق اکبرؓ نے اپنے
پیر کی ایڑی سے خوب مضبوط اوس سوراخ کو بند کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
کہ اب حضور تشریف لاوین نبی کریم غار مین تشریف لیگئے اور شب اوس غار مین بسر کی
جب صبح ہوئی حضرت صلے علیہ وسلم نے صدیق اکبرؓ کو برہنہ دیکھا پوچھا ای ابوبکر جامہ تمہارا کیا ہوا
اونہون نے جو حال گذرا تھا عرض کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعاء خیر اونکو دی اور
مروی ہے کہ سانپ اور بچھو حضرت صدیق اکبرؓ کو کاٹتے تھے اوسکی تکلیف اور شدت سے آنسو اونکے
نکلے تھے حضور نے فرمایا ای ابوبکر غمگین نہو تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ تعالے جلشانہ نے
سکینہ نازل کیا اور ایک آرام اونکی دلکو حاصل ہوا اور اوسوقت سے جانور اونکو ضرر نہ پہونچا سکتے تھے
اور نقل کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے ایک درخت ببول کا غار کے دروازے پر پیدا کر دیا اور ایک وحشی کبوتر
کے جوڑے کو الہام ہوا اوسنے بحکم خدا وہان پر آشیانہ بنایا اور رات ہی کو انڈے دیے اور ایک مکڑی کو
حکم خدا ہوا اوسنے وہان جالا لگایا انس ابن مالک اور دوسرے صحابہ سے مروی ہے اللہ تعالے نے اوس
رات کو ایک درخت کو حکم دیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک کے سامنے نکلے اس طرح
کہ حائل ہوجاوے حضور کے اور اوس شخص کے درمیان مین جو غار کے باہر ہو یعنی آپکو دیکھ نسکے اس
حدیث کو بہت اہل سیر نے نقل کیا ہی لیکن بعض محدث متاخرین مین سے قائل ہوے ہین اسکے راوی
ضعف کے واللہ اعلم مروی ہے کہ مشرکین چونکہ صدیق اکبرؓ کو سچا دوست حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا
جانتے تھے حضور کو تلاش کرتے ہوے اونکے دروازے پر گئے تاکہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوم ہو
اسماء بیت ابوبکر کو دیکھکر اوسنے پوچھا کہ تمہارے باپ کہان ہین اونہون نے فرمایا مجھکو نہین معلوم
ہے ابوجہل لعین نے اونکو تھپڑ مارا اور مشرکین اپنے ساتھ ایک شخص پتا لگانیوالیکو لائے تھے
تلاش کرنے لگے آخرکار اثر پیر ونکا پایا اوسکے نشان پر چلے اور دست چپ بند تھے جب کوہ ثور کے پاس پہونچے

اثر پیرونکا نکلا پتا لگانیوالے نے کہا اب مین نہین جانتا ہون کہ اور کدہر گئے اور جب دشمن غار کے پاس
پہونچے پتا لگانیوالے نے کہا کہ تمہارے مقصود نے یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی یار نے اس غار
سے تجاوز نہین کیا ہے اوسوقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے شب مین
اپنے دونو قدم پر نگاہ کرے تو ہمارے تئین ہمکو دیکھ لے حضرت نے فرمایا کیا گمان تیرا ہے ایسے
دونون کے ساتھ کہ اللہ تعالے تیسرا ہے اونکا یعنی ہم اور تم دو ہین تیسرا ہمارے ساتھ اللہ تعالے
خود ہے پس جب اللہ ساتھ ہے تو کیا ڈر ہے منقول ہے کہ جب کفار غار کے دروازے پہ پہونچے کبوتر اپنے
آشیانہ سے اوڑے جب اونہون نے کبوتر کے انڈے اور مکڑی کا جالا دیکھا آپسمین کہنے لگے کہ اگر وہ
غار مین جاتے کبوتر کے انڈے ٹوٹ جاتے اور جالا جاتا رہتا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سمجھہ گئے
کہ اللہ تعالے نے بسبب اس کید کے کفار کو ہماری طرف سے پھیر دیا اور کہا ہے کہ وہ جالا ایسا تھا
کہ کفار آپسمین کہتے تھے کہ یہ جالا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پیشتر کا لگا ہوا ہے اور لکھا ہے
کہ کبوتر جو حرم مکہ مین کثرت سے ہین یہ سب اونہین دو کبوترون کی نسل ہے نبی کریم نے اونکو دعا دی
ہے اللہ تعالے نے اونکی نسل مین برکت کی ہے اور دار الامن مین اپنے گھر کے حوالے مین اونکو
جگہ دی ہے اور مکڑی کی نسبت مین حضور نے فرمایا ہے کہ ایک لشکر ہے خدا کے لشکرونسے اور اوسکے
مارنیکی حضور نے ممانعت کی ہے القصہ کفار بدشعار وہانسے نادم ہو کر پلٹے اور ابوجہل ملعون نے منادی کرادی
تمام آبادی مکہ مین کہ جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر کے ساتھ لے آوے یا اونکا پتہ لگادے اوسکو
سو اونٹ ہم دینگے سب کفار اس سبب سے حضرت کی تلاش مین سرگرم تھے لیکن اللہ تعالے آپکا خود
حافظ اور نگہبان تھا اس تلاش سے اونکو بجز دنیا کی ذلت اور عذاب آخرت کے کچھ حاصل نہوا
منقول ہے کہ جب تین راتین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غار مین گذر گئین تیسری شب کی صبح کو
عبد اللہ بن اریقط دیلی وعدہ کے موافق اونٹون کو غار کے دروازہ پہ لایا اور عامر بن فہیرہ بھی

حاضر ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے یار غار ایک اونٹ پر سوار ہوئے اور عبداللہ اور عامر ایک اونٹ پر اور بحر کے کنارہ کی راہ لی ایک رات دن برابر چلے اور دوسرے روز بھی چلے یہانتک کہ دھوپ پڑ رہی اور گرمی کا وقت آیا صدیق اکبر فرماتے ہین کہ مین دیکھنے لگا کہ کوئی طالب تو ہمارے پیچھے نہین آتا ہے ناگاہ ایک پتھر مین نے دیکھا اوسکی طرف متوجہ ہوا اوس پتھر کے نیچے تھوڑی زرا سا سایہ دار تھی اوسکو مین نے حضرت سرور عالم کیواسطے برابر کیا اور تکیہ پوستین کا حضرت کیواسطے مین نے بچھا دیا اور عرض کیا کہ حضور ذرا یہان استراحت فرمالین حضور لیٹ رہے اور سو گئے اور مین اوس صحرا کے اطراف مین پھرتا رہا ناگاہ ایک چرواہے کو مین نے دیکھا اور اوس سے پوچھا کہ تو کسکا غلام ہے اوسنے کہا مین ایک مرد قریشی کے ملک سے ہون اور ایک شخص کا نام لیا مین اوسکو جانتا تھا مین نے اوس سے تھوڑا دودہ مانگا اوسنے ایک پیالہ مین دودہ مجھکو دیا میرے پاس تھوڑا پانی تھا اوسمین ملا دیا کہ سرد ہو جاوے اور حضرت کے سامنے لایا آپ بیدار ہو چکے تھے مین نے عرض کیا کہ حضرت اسکو نوش کرین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا اوسمین سے پی لیا پھر مین نے عرض کیا کہ وقت کوچ کا آگیا الغرض ہم سوار ہوئے اور چلے مروی ہے کہ نبی کریم راہ مین منزل قدید مین پہونچے اور ام معبد عاتکہ بنت خالد کے خیمہ مین تشریف لیگئے ام معبد ایک عورت تھین عاقلہ اور ضعیفہ اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھی رہتی تھین اور جو کوئی مسافر آتا تھا اوسکی خدمت کرتی تھین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے خرما اور گوشت طلب کیا اونھون نے کہا اس سال ہمارے یہان قحط اور تنگی بہت ہے اگر میرے یہان کچھ بھی ہوتا تو مین پیش کرتی حضرت نے جو اونکے خیمہ مین نظر کی ایک بکری دیکھی خیمہ کے گوشہ مین فرمایا یہ گوسفند کیسی ہے ام معبد نے کہا یہ بسبب لاغری کی جگہ سے ہل نہین سکتی ہے حضرت نے پوچھا اسکے دودہ ہے اونھون نے کہا کہ یہ ایسی لاغر ہے

کہ اسکا گمان ہی نہین ہو سکتا ہے حضرت نے فرمایا تم اجازت دیتی ہو مین اسکو دوہون ام معبد نے
کہا میری مالن باپ آپ پر فدا ہون اگر آپسے ہو سکی آپ دوہ لین پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اوس گوسفند کو اپنی سامنے بلایا اور دست مبارک اوسکی تہنون پہ لگایا اور اللہ تعالی کا نام لیا
اور فرمایا ای اللہ برکت دے اوسکی واسطے اوسکی بکریا مین فی الحال اوس گوسفند نے اپنی پیر
پہیلا دیے اور تہن اوسکی دودہ سے بہر گئی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام معبد سے ظرف منگایا
اور اپنی دست مبارک سے دودہ دوہا اور اول اہل خیمہ کو پلایا بعدہ اپنی ہمراہیونکو پلایا اوسکی بعد
خود پیا اور اسقدر دودہ اوس گوسفند کا دوہا کہ سب حاضرین نے مکرر اوسکو پیا اور ام معبد کی
برتنون کو حضور نے دودہ سے بہر دیا اور اونکے پاس چہوڑ دیا اور روانہ ہوی تہوڑی دیر
گذری تہی بعد ابو معبد اکثم بن ابی الجون شوہر ام معبد کی آئے اور گہر مین برتنون کو دودہ سے بہرا ہوا
پایا پوچہا یہ دودہ کہانسے آیا ہماری بکریان دودہ دینی والی یہانسے بہت فاصلہ سی ہین ام معبد نے
کہا واللہ ایک مرد نہایت مبارک ہم پر گذرا چہرہ اوسکا نہایت دلکش باتین بہت اچہی
زبان نہایت فصیح تہی اور تمام اوصاف اور اخلاق اور شکل اور شمائل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
بہت عمدہ طور سے بیان کیے ابو معبد نے جب اوصاف جناب سرور کائنات خلاصہ اولاد عبد مناف
اپنی زوجہ سی سنے کہا واللہ یہ وہ شخص صاحب قریش ہی کہ جسکو دہونڈتے ہین اور ہمنی اوازہ
اوسکا سنا ہی اگر مین اوس تک پہونچتا اوسکی صحبت مین حاضر رہنیکا التماس کرتا اور امید ہے
کہ اوس تک پہونچونگا اور تدارک اسکا کرونگا اور مروی ہی کہ بعدہ وہ دونو حضرت کی حضور مین
حاضر ہوی اور اسلام قبول کیا اور نقل کرتے ہین کہ وہ گوسفند کہ جسکی تہنون کو حضور کے دست مبارک
نے مس کیا تہا حضور کے دست شریف کی برکت سے اٹہارہ برس زندہ رہی اور دودہ دیتی تہی
صبح اور شام اور حضرت خلیفہ دویم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت مین وہ گوسفند مری اور صحیح بخاری شریف

میں عبدالرحمن بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھسے کہا کہ سراقہ کہتا تھا کہ
قاصد قریش کے چند ہمارے قبیلہ میں آئے اور کہا کہ قریش کہتے ہیں کہ جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو
یا اونکے صاحب ابوبکر کو قتل کرے یا قید کرے ہر ایک کے عوض میں ہم سو اونٹ دینگے ایک روز
میں بیٹھا ہوا تھا اپنی قوم میں کہ ایک شخص نے بیان کیا کہ اسوقت ایک جماعت کو میں نے دیکھا
کہ ساحل کی راہ سے جاتی تھی گویا کہ محمد اور اونکے اصحاب تھے سراقہ کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ وہی ہیں
لیکن میں نے چاہا کہ اوسکو دھوکا دوں اور کہا میں نے کہ فلان فلان تھے میرے سامنے سے گئے
اور میں نے اونکو دیکھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب نہیں ہیں اور تھوڑی دیر میں نے
قوم میں توقف کیا اور بعد اوسکے گھر میں گیا اور لونڈی سے کہا اوسنے میرا گھوڑا اکینچا ٹیلہ کے
نیچے کھڑا کیا اور میں نے اپنا نیزہ اوٹھالیا اور زمین پر کھینچتا ہوا اوسکو چلا جسطرح کوئی
قضائے حاجت کو جاتا ہے اور جب ٹیلہ کے نیچے پہونچا گھوڑے پر سوار ہوا اور گھوڑا دوڑایا
یہانتک کہ حضرت کے قریب پہونچا گھوڑے نے ٹھوکر لی اور میں گر پڑا اور پھر میں اوٹھا اور
تیر قمار کے نکالے میں نے فال دیکھی کہ میں ضرر آپکو پہونچا سکونگا یا نہیں فال میری برخلاف
نکلی میں نے اوسپر چندان اعتبار نکیا اور گھوڑے پر سوار ہوا اور گھوڑا اونکی طرف دوڑایا
اور اسقدر قریب ہو گیا کہ آواز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قرات کی میں سنتا تھا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم متوجہ تھے یعنی خدا کی یاد میں اور التفات اپنی طرف نکرتے تھے اور ابوبکر رضی کثیر الالتفات تھے
ناگاہ میرے گھوڑے کی دونو ہاتھ زانو تک زمین میں دہنس گئے اور میں زمین پر کود گیا اور
گھوڑے کو میں نے زجر کیا کہ اوٹھے ہاتھ زمین سے نکال نہ سکتا تھا بعد جب گھوڑا نکلا پھر میں نے
قمار کے تیر سے تفؤل کیا بُری فال نکلی سمجھ گیا میں کہ آپ پر قابو نپاؤنگا اور حضرت صدیق اکبر رضی
فرماتے ہیں کہ جب سراقہ میرے قریب پہونچا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ دھونڈنیوالا ہمارا

آپہونچا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا سراقہ جب ہمسے ایسا قریب ہوگیا
کہ ہمارے اوسکے درمیان میں ایک دو نیزے سے زیادہ فاصلہ نہ رہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
ڈہونڈنیوالا اب ہمکو پا گیا اور میں رو دیا خواجہ عالم نے فرمایا کیون رویا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں اپنی نفس کیواسطے نہیں روتا ہون آپکے خیال سے روتا ہون حضرت نے سراقہ کیطرف دیکھا
اور کہا الٰہی اسنا اور پرستش کی ہمکو کفایت کر اسکے شر سے جسطرح تجھکو منظور ہو فوراً چارون
ہاتھ پیر سراقہ کی گھوڑے کے زانو تک زمین میں دہنس گئے سراقہ نے فریاد کی کہ یا محمد میرا گھوڑا
اس آفت سے چھوٹ جاوے میں عہد کرتا ہون کہ اب آپسے مخالفت نکرونگا بلکہ جو کوئی آپکے پیچہے آپکی
تلاش میں آتا ہوگا اوسکو پھیر دونگا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ اگر یہ سچا ہے تو اسکے
گھوڑے کو چھوڑ دے فوراً پیر سراقہ کے گھوڑے کے زمین سے نکل آئے سراقہ کہتے ہیں اوسی وقت
میرے دل میں یقین ہوگیا کہ جلد تر دین آپکا ترقی پا دیگا پس میں نے اسباب اور زاد راہ کو
پیش کیا حضور نے قبول نکیا اور ایک روایت میں ہے سراقہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک تیر اپنے
ترکش سے نکالکر پیش کیا اور کہا کہ حضور اسکو لے لیں راہ میں میرے اونٹ اور بکریاں آپکو
ملینگی جو کچھ آپکو حاجت ہو میرے چرواہوں سے لے لیجیگا حضرت سرور عالم نے فرمایا مجھکو کوئی حاجت
اونسے نہیں ہے فقط اسقدر مجھکو منظور ہے کہ تو میرے حال کو کسی سے کہنا نہیں سراقہ کہتے ہیں کہ میں نے
حضرت سے نامہ امان مانگا کہ میرے اور حضرت کے درمیان میں ایک نشانی رہے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا اونہون نے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر یا استخوان پر
نامہ لکھکر مجھکو دیا میں نے اوسکو لے لیا اور پلٹا اور نبی کریم جانب مدینہ طیبہ روانہ ہوئے سراقہ
راہ میں جو کوئی ملتا تھا اوس سے کہتے تھے کہ میں نے اس راہ کو خوب ڈہونڈ لیا اونکا نشان بھی
نہ پایا یہ کہکر لوگونکو پھیر دیتے تھے کیا اللہ تعالےٰ کی قدرت ہے کہ سراقہ آئے تھے حضرت سے مجادلہ کو

اور اللہ تعالے نے اونہی سے کام حفاظت کا لیا ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ہاور سراقہ بعد
فتح حنین کی جب جناب سرور عالم نے مراجعت کی ہمراہ مین حضرت سے آکر ملے اور مسلمان ہوگئے
رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رض چونکہ اوس راہ سے اکثر ملک شام کو آتے جاتے تھے
لوگ وہان کے اونکو پہچانتے تھے لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے واقف نتھے اور اس سفر مین حضرت
صدیق رض ردیف تھے حضرت کی یعنے آپکے پیچھے اونٹ پر سوار تھے اسوجہ سے جو کوئی آپکو دیکھتا تھا
پوچھتا تھا کہ یہ کون ہین صدیق اکبر کہتے تھے یہ وہ ہین جو مجھکو راہ دکھاتے ہین وہ لوگ اس قول کو
ظاہر پر قیاس کرتے تھے اور صدیق اکبر رض کا مطلب اور ہی تھا اور یہ ایسا حیلہ تھا کہ اظہار حقیقت
بھی کرتے تھے اور پھر پردہ بھی تھا کہ راز مخفی رہے اور نقل کرتے ہین کہ بریدہ بن حصیب الاسلمی نے سنا
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یار کے ساتھ مکہ سے نکلے ہین اور اہل مکہ نے اونکی قتل کرنے پر اور اسیر کرنے پر
سو اونٹ دینا قبول کیا ہے اونکو طمع پیدا ہوئی اور ستر سوار اپنی قبیلے کے ہمراہ لیکر حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی تلاش کو چلے یہانتک کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچ گئے حضور نے فرمایا
تو کون ہی اونہون نے کہا بریدہ حضرت نے صدیق اکبر رض سے متوجہ ہوکر فرمایا یا ابابکر برد امرنا
خوش ہوا ہمارا کام پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے پوچھا کہ کس قبیلہ سے ہو اونہون نے
کہا قبیلہ بنی اسلم سے حضرت نے فرمایا سلمنا سلامتی پائی ہمنے پھر اونسے پوچھا کہ کس قوم سے ہے
اونہون نے کہا بنی سہم سے حضرت نے فرمایا خرج سہمک باہر ہوا تیر تمہارا بریدہ نے جب کلام شیرین
جناب سید عالم کا سنا متعجب ہوکر کہا آپ کون ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین محمد ابن عبد اللہ خدا کا رسول ہون بریدہ نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور بکمال اخلاص کے ساتھ مسلمان ہوگئے اور جسقدر لوگ اونکے ہمراہ تھے
سب نے اسلام قبول کیا رضی اللہ عنہم بریدہ شب بھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملازمت

مین رہی جب صبح ہوئی اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ بے لوکے آپ مدینہ مین نجائیے
اور عمامہ اپنا کہولکر نیزہ پر باندہ لیا اور آگے آگے حضور کے چلنے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ
آپ میرے گہر مین قیام کرین گے نبی کریم نے فرمایا یہ اونٹ میرا مامور ہے یعنے اللہ کیطرف سے
جہان یہ جاویگا وہان مین اوترونگا اور صحیح روایات مین مروی ہے کہ جب خبر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ سے ہجرت کرنیکی مدینہ منورہ کیطرف اہل مدینہ نے سنی ہر روز
باہر آتے تھے اور حرہ کی اوپر پتھرون کے سایہ مین بیٹھتے تھے اور جناب سید عالم کی تشریف آوری کا
انتظار کرتے تھے جب دہوپ چڑہتی تھی اور گرمی ہوتی تھی اپنے گہرونکو پلٹ جاتے تھے جس روز
نیر برج رسالت کا اوس بلدہ پاک مین نزول اجلال ہونیوالا تھا حسب عادت اوس روز
بہی اہل مدینہ بہت انتظار کرکے گہرونکو پلٹ گئے ایک یہودی ایک حصار پر کسی کام کو
گیا تھا ناگاہ دور سے جناب سرور عالم اور اونکے یارونکو اوسنے دیکہا اور بے اختیار ہو گیا
اور پکارا اے اہل عرب اے بنی قیلہ جس دولت اور سعادت کا تمکو انتظار تھا وہ آپہونچی اور
ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو انصار کے پاس بہیجا اوسنے انصار کو
اطلاع دی تمام مسلمان مدینہ منورہ کا اللہ کے محبوب کی خبر تشریف آوری سنکر ہتیار لگاکر جوان
اور لڑکے اور مرد اور عورت سب استقبال کو شہر سے نکلے اور حرہ پر حضرت سرور عالم سے اکر سبنے
ملاقات کی اور مبارکباد دی اور بڑی خوشی کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ
تعالے عنہ سے کہتے تھے اُدْخُلَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ اور ایک روایت مین ہے کہ عورتین اور لڑکے
مدینہ کے خوش ہو ہوکر کہتے تھے جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ آئے اللہ کے نبی آئے اللہ کے رسول اور
بعض روایت مین ہے کہ عورتین مدینہ طیبہ کی دف بجاتی تہین اور یہ شعر پڑہتی تہین

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ	وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ

اَیُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

اور ایک روایت مین ہی کہ جناب سید عالم جسوقت مدینہ منورہ مین پہونچے ہین انصار کی جاریوں کی
ایک جماعت پر گذرے وہ عورتین یہ گاتی تھین نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ وَحَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ
اور سید المرسلین فرماتے تھے کہ حق تعالے جانتا ہی کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون اور
اتفاق ہی اہل سیر کا کہ حضرت رسول کریم مدینہ منورہ مین ماہ ربیع الاول مین پیر کے دن
جلوہ افروز ہوے لیکن تاریخ مین اختلاف ہے اور مروی ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
مہار اونٹ کی پھیری اور دہنی جانب مدینہ سے محلہ قبا مین توجہ کی اور قوم بنی عمرو بن عوف
مین اور بروایتے سعد بن خثیمہ کے پاس نزول فرمایا اور صدیق اکبر محلہ سنح مین خبیب
بن یساف یا خارجہ بن زید کے پاس ٹھیرے چودہ دن یا کم زیادہ اس سے قوم بنی عمرو بن عوف
مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا اور اہل سیر نے لکھا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
قیام کے زمانہ مین مسجد قبا کی نیو دیگئی اور تعمیر اوسکی شروع ہوئی اور وہ اول مسجد ہے
مدینہ طیبہ مین کہ جسمین رسول کریم نے نماز پڑھی ہی اور اللہ تعالے نے اوس مسجد شریف کو وہ
فضل دیا ہے کہ قرآن مجید مین خود اوسکی تعریف فرماتا ہی اور منقول ہے کہ جناب سیدنا علی مرتضے
کرم اللہ وجہہ نے بعد نبی کریم کے تین روز مکہ مین قیام کیا اور امانتین سبکی حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی طرف سے اونکو پہونچا دین بعدہ جناب ولایت مآب بھی مکہ سے مدینہ کیطرف
روانہ ہوے رات کو آپ پیادہ پا چلتے تھے اور دن کو چھپ جاتے تھے ہنوز جناب سرور کائنات
قبا مین قیام پذیر تھے کہ مولای مومنان سیدنا علی مرتضی بھی پہونچگئے اور آپکے پیرون مین
پیادہ پا چلنے کی وجہ سے آبلے پڑگئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محبت کیوجہ سے اپنے دست مبارک
اونکے پیرون پر ملے اور دعائے شفا دی بھی فوراً حضرت امیر صحیح ہوگئے اور پھر کبھی آپکے پیر مین

در زمین ہوا مروی ہی کہ جناب سید المرسلین جمعہ کے دن قبا سے باہر تشریف لائے تاکہ
مدینہ منورہ مین تشریف لیجاوین آنحضرت اونٹ پر سوار تھے جب بنی سالم بن عوف مین پہونچے
وقت نماز جمعہ کا آگیا مقام بطن وادی مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کمال فصاحت
اور بلاغت کے ساتھ پڑہا اور لوگونکو تقویٰ اور نیکی کرنے پر تحریص کی اور نماز جمعہ یہی
اول نماز اور خطبہ اور جمعہ تھا جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہا اور جب حضور وہانسے سوار ہوئے
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم مین تشریف رکھیے اور ایک روایت مین ہے کہ جس قبیلے کے
محلہ مین حضرت سرور عالم پہونچتے تھے اشراف اوس قبیلہ کے آتے تھے اور مہار حضور کا اونٹ کی پکڑ لیتے تھے
اور کہتے تھے یا رسول اللہ آپ ہمارے یہان اترین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک سے
فرماتے تھے میرے اونٹ کو چہوڑ دو وہ مامور ہے یہانتک کہ پہونچے سرور عالم اوس مقام پر کہ
اب مسجد نبوی ہے اونٹ حضرت سرور عالم کا وہان بیٹھ گیا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ جگہ ہے ہمارے اترنے کی ہے انشاء اللہ تعالےٰ ایک جماعت انصار کی جمع ہوئی اور عرض کیا
کہ ہمارے گھر مین تشریف لیچلیے حضرت نے فرمایا میری ناقہ کو چہوڑ دو وہ مامور ہے پس
ناقہ مبارک اوٹھا اور چند قدم چلا اور جہان اب منبر شریف حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے
وہان بیٹھ گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوترپڑے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے آگے آکر
عرض کیا یا رسول اللہ میرا گھر یہانسے قریب تر ہے اذن دیجیے کہ اسباب آپکا اپنے گھر مین لیجاؤن
حضرت نے فرمایا اچھا ایسا ہی ہوگا ابو ایوب انصاری فوز عظیم سمجھ کر اسباب وغیرہ حضور کا اپنے
گھر مین لیگئے اور ناقہ حضور کا وہانپر بٹھا دیا انصار نے بسبب غلبہ شوق کی استدعا کی کہ یا رسول اللہ
اسباب وغیرہ آپکا ابو ایوب کے مکان مین گیا حضور اگر ہمارے گھر مین تشریف لیچلین رحمت
اور برکت ہی بعید ہوگا حضور نے فرمایا آدمی اپنے اسباب کے ساتھ ہے اور ایک روایت مین ہے

کہ جب ناقہ حضور کا مقام مسجد شریف پر بیٹھ گیا حضرت رحمت عالم نے فرمایا یہاں کسکا گھر
ہماری اہل کے گھرونسے قریب ترہی ابو ایوب انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گھر قریب
ہے یہ میری گھر کی دیوار ہے اور یہ دروازہ ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور گھر کو ہمارے قیلولہ
کیواسطے مہیا کرو ابو ایوب نے عرض کیا ایک لحظہ بعد حضور توقف فرماوین اور اپنے گھر مین گئے
اور گھر کو صاف کیا اور مقام قیلولہ کیواسطے درست کیا اور آکر حضور کو اپنے گھر مین لیگئے اور
جناب سرور عالم سات مہینہ اونکی مکان مین رہے اور اسی سال مین عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ
کہ علمائے یہود سے تھی مسلمان ہوے اور وہ خود بیان کرتی ہین جب سید عالم مدینہ منورہ مین
جلوہ افروز ہوی اہل مدینہ حضرت کی حضور مین حاضر ہوے مین بھی گیا جب چہرہ پرانوار کو دیکھا
مین نے سمجھ گیا مین کہ یہ چہرہ انور جھوٹونکی صورت سے تو مشابہت نہین رکھتا ہی اور مین نے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھی اَیُّھَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا
الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ اے لوگون ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور ملاؤ رحم
کرو اور نماز پڑہو شبکو درحالیکہ آدمی سوتے ہون داخل ہو تم جنت مین ساتھ سلامتی کی اور کہتی ہین
کہ یہ اول نصیحت ہی جو نبی کریم نے مدینہ منورہ مین فرمائی عبد اللہ ابن سلام نے یہ نصیحت سن
اور گھر کو مراجعت کی اور جب نبی کریم کو خلوت مین پایا پھر حاضر ہوی اور کہا یا محمد مین
تین سوال آپسے وہ کرتا ہون کہ جسکا جواب سوای پیغمبر کے کوئی نہین جانتا ہی ایک یہ کہ اول
علامت قیامت کی علامتونسے کیا ہوگی دوسری یہ کہ اول طعام اہل بہشت کا کیا ہوگا
تیسری یہ کہ کیا وجہ ہے کہ لڑکا کبھی مان سی مشابہت رکھتا ہے اور کبھی باپ سی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسوقت تک مین [illegible] نہ جانتا تھا ابھی جبرئیل نے مجھکو بتلادیا
عبد اللہ ابن سلام نے کہا ہی یہ یعنی جبرئیل دشمن یہود ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آیت یہ پڑھی مَنْ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِیْنَ
بعدہ فرمایا اول علامت قیامت کی ایک آگ ہوگی دود آمیز مشرق سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو
مغرب کیطرف بھگادیگی جیسے چرواہا بکریون کو بھگاتا ہے اور وہ مچھلی جسکی پشت پر زمین ہے
ایک ٹکڑا منفردہ اسکے جگر کے ساتھہ متعلق ہے اول طعام اہل بہشت کا وہ ٹکڑا ہوگا اور وہ کھانا نہایت
لذیذ ہے اور لڑکا جو کبھی ماں سے اور کبھی باپ سے مشابہ ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ نطفہ مرد کا اگر سابق اور زیادہ
ہوتا ہے لڑکا باپ اور دادہیال والونکی مشابہ ہوتا ہے اور اگر نطفہ عورت کا سابق اور زیادہ ہوتا ہے
تو لڑکا ماں سے اور نانہال والونسے مشابہ ہوتا ہے عبد اللہ ابن سلام نے جب یہ جوابات سنے کہا اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور مسلمان ہوگئے رضی اللہ تعالے عنہ بعدہ عرض کیا یارسول اللہ
یہودی مجھپر بہتان لگاوینگے حالانکہ جانتے ہین کہ مین اونکا سید ہون اور اونکے سید کا لڑکا ہون
اور بہت بڑا عالم ہون اونمین اور اونکے بڑے عالم کا لڑکا ہون اگر اونکو میرا مسلمان ہونا معلوم
ہوجاویگا ایسی باتین میری نسبت مین کہینگے کہ جسکی مجھکو خبر بھی نہوگی میری یہ ایک عرض ہے
کہ قبل اسکے کہ اسلام میرا ظاہر ہو آپ یہود کو طلب فرماوین اور حال میرا اونسے پوچھین حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ ابن سلام کو ایک مقام پر چھپا دیا اور یہود کو بلایا اور فرمایا افسوس
ہے تمپر ڈرو اوس خدا کی عذاب اور عقاب سے کہ سوا اوسکے سزاوار پرستش کے کوئی نہین ہے تم جانتے ہو
کہ مین خدا کا رسول ہون اور تمہاری طرف آیا ہون ساتھہ حق اور راستی کے مسلمان ہوجاؤ
وہ کافر کہنے لگے کہ ہم نہین جانتے ہین کہ تم خدا کے رسول ہو حضرت نے ارشاد کیا کہ عبد اللہ ابن سلام
تم مین کیسا آدمی ہے اونہون نے جواب دیا ہمارا پیشوا ہے اور ہمارے پیشوا کا لڑکا اور بہت بڑا عالم ہے
ہم مین اور بڑے عالم کا لڑکا ہے حضرت نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوجاوے تو تم کیا کہو گے وہ کہنے لگے
حاشا کہ وہ مسلمان ہو اللہ اوسکو اس سے بچاوے تین بار حضور نے یہی کلمات ارشاد کیے اور اونہون نے

یہی جواب دیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعد اوسکے فرمایا ای ابن سلام باہر آؤ اور اپنی دین اونکو دکھاؤ عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ تعالےٰ عنہ باہر نکلے اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور یہود سے کہا انہون نے ڈرو خدا سے اور ایمان لاؤ انپر اسواسطے کہ تم ضرور جانتے ہو کہ یہ خدا کے رسول ہین وہ کافر عبد اللہ ابن سلام سے کہنے لگے تم جھوٹے ہو اور ایک روایت مین ہے کہ اون ظالمون نے اونکے حق مین کہا وہ شریر ہے ہمارا اور شریر کا لڑکا ہے اور جاہل ہے ہم مین اور جاہل کا لڑکا ہے ابن سلام نے کہا یا رسول مین اسیسے ڈرتا ہون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون بے انصاف جھوٹونکو اپنی پاس سے نکال دیا اور اوسی سال مین مسجد نبوی حضرت نے بنا فرمائی اور قبل اوسکے یہ طریقہ تھا کہ جہان نماز کا وقت آجاتا تھا حضور نماز پڑھ لیتے تھے مروی ہے کہ جہان پر اونٹ حضرت سرور عالم کا بیٹھا تھا وہ ایک میدان تھا اور گرد اوسکے حائط اور وہ زمین دو یتیم سہل اور سہیل پسران رافع بن عمرو کے ملک مین تھی اور حضرت اسعد بن زرارہ اونکو تربیت کرتے تھے اور اوس جگہ حضرت اسعد بن زرارہ قبل از تشریف آوری جناب سید عالم امامت اپنی اصحاب کی کرتے تھے اور جمعہ کو بھی وہین پڑھتے تھے حضرت نے پوچھا کہ یہ زمین کسکی ہے عرض کیا گیا دو یتیم لڑکونکی ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خریدنا چاہا بنی نجار نے کہا کہ ہم قیمت اسکی دیدینگے اور ایک روایت مین ہے کہ اون لڑکون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم قیمت اوسکی آپسے نہ لینگے بلا قیمت نذر کرتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نکیا اور دس مثقال طلا پر حضور نے اوسکو خرید کر لیا اور صدیق اکبر سے فرمایا کہ قیمت اسکی دیدو اونہون نے قیمت دیدی اور نبی کریم نے اوس زمین کو ہموار کر کے مسجد شریف کی بنیاد قائم کی اور تعمیر مسجد مین مشغول ہوے اصحاب رسول اللہ اینٹین اوٹھاتے تھے اور حضرت سرور عالم بھی اونکے ساتھ خود اینٹین اوٹھاتے تھے اور صحابہ کی ترغیب کیواسطے

فرماتے تھے هٰذَا الْجَمَّالُ لَا جَمَّالَ خَيْبَرْ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا اَطْهَرُ اور یہ رجز پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ الغرض مسجد شریف طیار ہوئی دیوارین اوسکی کچی اینٹونکی تھین اور چھت خرمی کی شاخونکی اور ستون اور محراب قبلہ اوسکی خرمی کی لکڑی سے اور تین دروازے اوسمین قائم کیے حضرت عمر کی زمانہ خلافت تک مسجد شریف اوسی ہیئت پر رہی جب مجمع اہل اسلام کا بست ہوا حضرت خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے اوسکو کشادہ کیا لیکن اصلی بنا کو نہین بدلا پھر حضرت خلیفہ سیوم رضی اللہ عنہ نے اوسکو زیادہ تر کشادہ کیا اور بنا اوسکی بھی متغیر کردی دیوارین سنگ منقش اور گچ سے بنائین اور ستون بھی سب منقوش پتھرون سی بنائے اور چھت ساج کی لکڑی سی بعدہ اور امراے اسلام نے اپنے اپنے وقتمین اوسکو کشادہ کیا اور تکلفات کیے اور اسی سال مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف مین باہم صحابہ مین عقد مواخات کا باندھا اسطرح پر کہ ایک کو دوسریکا بھائی قرار دیدیا اور باہم دنین تحریر بھی ہوئی کہ ایک دوسری کے ساتھ مساوات اور مواسات کرین اور مروی ہی کہ جناب ولایت مآب سیدنا علی مرتضی کا عقد مواخات کسی صحابہ کے ساتھ حضرت نے نہین باندھا سیدنا علی مرتضی نے کہا یا رسول اللہ آپنے یارون مین عقد بھائی چارہ کا باندھا میری واسطے کوئی بھائی تجویز نکیا میرا بھائی کون ہے حضرت نبی کریم نے فرمایا مین تیرا بھائی ہون اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضور نے تو میرا بھائی ہی دنیا اور آخرت مین اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ورضی اللہ تعالے عنہ وکرم اللہ وجہہ اور روایت کرتے ہین کہ ہوا مدینہ کی خراب تھی اور وبا وہان بہت ہوا کرتی تھی زمانہ جاہلیت مین وبا وہانکی مشہور تھی مہاجرین کو آب وہوا موافق نہوئی اور اکثر بیمار ہوگئے اور ایسی ضعیف ہوگئی کہ نماز کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکتی تھے حضرت صدیق اکبرؓ کو بھی تپ لاحق ہوئی اور حضرت بلال بھی اوسمین مبتلا ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حال بیمار یکا عرض کیا

جناب سرورِ عالم نے دعا کی ای خداوند سزاوار پرستش دوست کردے ہمکو مدینہ ایسی دوستی
کہ مکہ کے ساتھ تھی ہمکو یا اوس سے بھی زیادہ اور اوسکی ہوا صحیح کردی اور برکت کر ہمارے واسطے
اوسکے صاع میں اور مد میں اور مدینہ کی تپ کو مقام جحفہ میں منتقل کر اللہ تعالے نے دعا حبیب کی
کی قبول کی آب و ہوای مدینہ مہاجرین کی مزاجونکے موافق کردی اور وبا تپ کو
مقام جحفہ میں منتقل کردی اور اسی سال میں اذان کی ابتدا ہوئی کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور جماعت
قائم کیا لوگونکو حاجت ہوئی کہ نماز کیواسطے کوئی علامت ٹھہرائیجاوے کہ اوسکی
معلوم ہو اور مسجد میں حاضر ہون جناب سید المرسلین نے موافق آیہ کریمہ وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ
اکابر مہاجرین اور انصار سے اس بارہ میں مشورہ کیا بعضون نے کہا کہ بوق کی آواز سے اعلان
کیا جاوے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نکیا اسوجہ سے کہ یہ طریقہ یہود کا تھا وقت
نماز کیواسطے بعضون نے کہا کہ وقت نماز کے ناقوس بجایا جاوے حضور نے اسکو بھی رد کیا
کیونکہ یہ طریقہ نصارا کا تھا بعضون نے کہا کہ آگ روشن کیجاوے حضرت سید عالم نے اسکو بھی
ناپسند کیا اور یہ فرمایا کہ یہ آداب مجوس کا ہے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ
ایک شخص کو کیون نہین تعین فرما دیتے ہین کہ وہ ندا کیا کرے کہ وقت نماز کا آیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکی تجویز کو پسند کیا اور حضرت بلال کو حکم دیا کہ وقت نماز کے پکارا کرو اور ابتدا میں
کلمات ندا کے یہ تھے اَلصَّلوٰۃُ جَامِعَۃٌ بعدہ عبداللہ بن زید انصاری خزرجی نے خواب میں دیکھا
کہ ایک مرد اونکی طرف سے سبز کپڑے پہنے ہوئے نکلا اور ایک ناقوس اوسکے ہاتھ میں تھا عبداللہ
ابن زید نے اوس سے کہا ناقوس کو بیچتا ہے اوسنے کہا تو کیا کریگا عبداللہ نے جواب دیا کہ بجاکر
اعلام کرون اوس سے لوگونکو یا کہ نماز کا وقت معلوم ہو اوس مرد نے کہا عبداللہ بن زید سے

مین تجکو اس سے بہتر چیز بتلا دیتا ہون اور وہ مرد کھڑا ہوا اور کلمات اذان کے پڑھکر کہے اور ایک روایت
مین ہے کہ وہ مرد مسجد کی چہت پر چڑہا اور اذان کہی اور ایک لحظہ بعد بیٹہا بعد بیٹہنے کے کہڑا ہوا اور اقامت
یعنے تکبیر کہی عبداللہ ابن زید جب جاگے مجلس شریف مین جناب سید موجودات کی حاضر ہوئے اور حال خواب
کا بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ یہ خواب حق ہی اور یہ تیرا سپنا ہے نماز کو بلانا انہی کلمات سی ہونا اور اس سبب
اور ایک روایت مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کلمات اذان کے
جیسا کہ عبداللہ ابن زید نے خواب مین سنے تھے بتلائے حضرت نبی کریم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو
حکم فرمایا کہ تو اذان کہہ کہ آواز تیری بلند اور بہت احسن ہی بلال اذان کہنے لگے کہتے ہین کہ حضرت
عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہی مثل عبداللہ ابن زید کے واقعہ مین دیکہا تہا جب آواز حضرت
بلال کی سنی گہر سے نکلکر دوڑے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حال اپنے واقعہ کا بیان کیا
اور کہتے ہین کہ سات صحابہ نے یہی خواب دیکہا تہا اور سنن ابن ماجہ مین مروی ہی کہ ایکمرتبہ
حضرت بلال صبح کی نماز کیوقت حجرہ مبارک کے دروازہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا الصلوۃ یا رسول اللہ
گہر والون نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرماتے ہین حضرت بلال نے آواز بلند کی اور کہا الصلوۃ
خیر من النوم الصلوۃ خیر من النوم بعد اسکے یہ کلمات صبح کی اذان مین مقرر کیے گئے اور ایک
روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود مقرر کیے اور ہجرت کی دوسری برس
کعبہ مکرمہ قبلہ مقرر ہوا قبل اوسکے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے تہے
چنانچہ صاحب روضہ نے لکہا ہی کہ ابن عباس اور ایک جماعت اسکی قائل ہین کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم مکہ معظمہ مین نماز بیت المقدس کیطرف پڑہتے تہے لیکن کعبہ شریف کیطرف پشت
نکرتے تہے بلکہ اسطرح کہڑے ہوتے تہے کہ کعبہ ایک طرف حضرت کے رہتا تہا اور یہی قول صحیح ہے
اور جب ہجرت فرماکر مدینہ طیبہ مین تشریف لائے وہان بیت المقدس کیطرف بالاتفاق نماز پڑہی

سولہ یا سترہ مہینے بعدہ خاطر شریف اسطرف متوجہ ہوئی کہ کعبہ کیطرف نماز پڑہین اسواسطے کہ آپکے
جدامجد ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ تھا چنانچہ بعض تفاسیر مین لکھا ہی کہ ایک مرتبہ حضرت سید عالم نے
جبرئیل سے کہا کہ مین چاہتا ہون اللہ تعالٰے کعبہ کو میرا قبلہ کردے جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ
مین بھی ایک بندہ ہون بندگان خدا سے آپ اپنے خدا سے دعا کرین وہ آپکی مراد کے موافق دیگا
آپکا مرتبہ بہت بلند ہی اللہ تعالٰے کے نزدیک یہ کہکر جبرئیل علیہ السلام پلٹ گئے اوسی وقت سے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آسمان کیطرف دیکھا کرتے تھے کہ کب جبرئیل آوین اور خبر دین کہ کعبہ قبلہ
مقرر ہوا ہجرت کے دوسرے برس رجب کے مہینہ مین دوشنبہ کے روز جبرئیل علیہ السلام آئے
اور یہ آیہ کریمہ لائے قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
دیکھتے ہین ہم پھر پھر جانا تمہارے منہ کا آسمان مین البتہ پھیرینگے ہم تمکو اوس قبلہ کو جسکو تم
پسند کیا پھیرلو اپنے منھ کو مسجد حرام کیطرف اہل سیر نے لکھا ہے کہ سرور عالم بشر بن براء
کے مکان مین مع جماعت صحابہ کے تشریف رکھتے تھے اور ظہر کی نماز کا وقت آگیا اوس
محلہ کی مسجد مین آپ جماعت کے ساتھ نماز پڑہنے لگے دوسری رکعت کے رکوع مین آپ
کعبہ شریف کیطرف پھر گئے سب مقتدی بھی آپکے ساتھ پھر گئے اور نماز پوری کی اور صحیح
بخاری شریف مین براء بن عازب رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ اول
نماز جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کیجانب پڑھی ہے وہ نماز عصر تھی صاحب
روضۃ الاحباب نے لکھا ہے کہ یہ روایت صحیح بخاری کی ظاہر اروایت ارباب سیر کی ساتھ
منافات رکھتی ہے لیکن احتمال ہے کہ مراد براء بن عازب کی یہ ہو کہ اول نماز جو پوری اور کامل
یعنے ابتدا سے آخر تک جانب کعبہ شریف کے پڑھے ہے حضور نے وہ نماز عصر ہے اور بیت اللہ کے
قبلہ ہونے مین کمال محبوبیت نبی کریم کی اللہ تعالٰے نے ظاہر کی اسواسطے کہ آیہ کریمہ جسمین

بیت الحرام کیجانب منھ پھیرنیکا اپنے حبیب کو حکم فرمایا ہے اور اوس پرندکور ہوئی ہے اوسمیں یہ
ارشاد کرتا ہے ایسا قبلہ جسکو تمنے پسند کیا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیت اللہ بسبب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پسندیدگی کے قبلہ ہوا اور اوسکی تعظیم فرض کی گئی تو سمجھ لینا
چاہیے کہ ذات پاک سید عالم خود کیسی محبوب خدا ہوگی اور اوسکی تعظیم کسقدر ہمکو لازم ہے
فی الحقیقت کعبہ قبلہ جسمانی ہے اور ذات شریف جناب نبوت قبلہ روحانی ہے بس جسطرح
بیت اللہ کیطرف جسم کا متوجہ کرنا فرض ہے اوسی طرح حضرت حبیب اللہ رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کیجانب متوجہ کرنا روح کا لازم ہے بیت اللہ کیطرف
توجہ کرنا علامت ایمان ہے اور سبب نجات کا عذاب سے اور حصول
ثواب کا عند اللہ اور اللہ کے حبیب کی جانب توجہ کرنا
نشانی ہے عرفان کی اور سبب ہے نجات کا
حرمان سے اور حصول تقرب الی اللہ کا
اَللّٰھُمَّ حَرِّقْ قَلْبِیْ بِنَارِ عِشْقِكَ
وَعِشْقِ حَبِیْبِكَ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ
وَبَارِكْ
عَلَیْهِ

تمت

اعلان واجب البیان

واسطے اطلاع خاص و عام کے فہرست کتب جنکا حق تالیف محفوظ ہے اور مطبع نامی لکھنؤ مین اکثر مرتبہ بعد اخراے طبع ہو کے شائقین کی خدمت مین عندالطلب مطبع سے ارسال ہوتی ہین درج ہین۔ قیمت عندالاستفسار بحیثیت تعداد خریداری عرض کیجاویگی فقط

خیرالاذکار فی ذکر سید الاخیار	نورالابصار فی ذکر سید الابرار	نجم الہدیٰ فی ذکر سید الورےٰ	مصباح الظلام فی ذکر سید الانام	سفینۃ النجات فی ذکر سید الموجودات	کحل الابصار فی ذکر نبی المختار
شمس الہدیٰ فی ذکر خیر الورےٰ	نورالعینین فی ذکر رسول الثقلین	مصدر الخیرات فی ذکر سید الکائنات	معدن البرکات فی ذکر صاحب المعجزات	کحل العینین فی ذکر احوال سید الکونین	سکینۃ القلوب فی ذکر المحبوب
نبع الاحزان فی ذکر وفات نبی آخر الزمان	تقویۃ القلوب فی تذکرۃ المحبوب	کحل البصر فی ولادت خیر البشر	وسیلۃ المعاد	میلاد شریف قلق	دیوان حضرت علی مع ترجمہ فارسی
نقش سلیمانی	مجربات سلیمانی	بیاض سلیمانی	باقیات الصالحات	تعویذ سلیمانی	اندرجال
بحر طلسم	دریای طلسم	اعجاز عیسوی	آفتاب نجوم	علاج الغربا اردو	خلاصۃ الامراض
بوستان مترجم	گلستان مترجم	ہنس جواہر	مثنوی عالم	دیوان عالم	دیوان صبا
مفردات ناصری	تعلیم حبیبی	تقریب التجوید	نامہ العاشقین	دستور پارسی آموز	فضائے چمنستان
مجموعہ خطب علمی	نقل محفل	نقل مجلس	مجلس گیارہوین	فضائل چاریار	کلیات نادرہ
مجموعہ ذطائف	طلسم الفت	تریاق اکبر	طلسمات عجائب	[illegible]	رسالہ رنگ

سوائے انکے اور بھی ہر قسم کی کتابین مطبع مین موجود ہین اور ہر قسم کا کام مطبع مین طبع ہوتا ہے نرخ چھپائی وغیرہ صاحب فرمائش کو خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے اور جس قسم کا مال خصوصاً لکھنؤ یا دہلی یا کلکتہ و بمبئی و ڈھاکہ و چاٹگام وغیرہ کی ضرورت ہو وہ بھی مطبع سے روانہ کیا جاسکتا ہے —

العبد

قطب الدین احمد مالک مطبع نامی لکھنؤ کٹرہ ابو تراب خان

اشتہار برکت آثار

اس زمانہ میمنت آوان مین یہ مجموعہ لاجواب خزینہ برکات مجمع الحسنات فی ذکر اشرف الکائنات جسے عالیجناب مولوی حافظ حاجی (غلام محمد بادل علی خان) صاحب نے کتب معتبرہ سے انتخاب کر کے لکھا ہے روایات صحیحہ کو اس مجموعہ مین جمع کیا ہے پہلی تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول سے بارہوین تاریخ کیواسطے ایک ایک رسالہ علیحدہ علیحدہ میلاد شریف کا کیسی خوبی سے تحریر فرمایا ہے اور تیرہوین رسالہ مین حال پر ملال وفات خلاصہ کائنات ہے بفضلہ تعالے بارہ رسالے یکے بعد دیگرے طبع ہو رہے ہین - اب رسالہ نہم بھی جسکا نام (مصدر الخیرات فی ذکر سید السادات) ہے مطبع نامی لکھنو مین بعد اخذ حق تالیف وصحت مصنف ماہ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ ہجری مین طبع ہو گیا ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت مطبع قصد طبع نفرمائین راقم سے طلب کرلین -

العبد قطب الدین احمد عفا عنہ مالک مطبع نامی لکھنو - کٹرہ ابو تراب خان